ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

حدائق بخشش کی عروضی پیمائش

مصنف

محمد مشاہد رضا عبید القادری مصباحی



ناشر

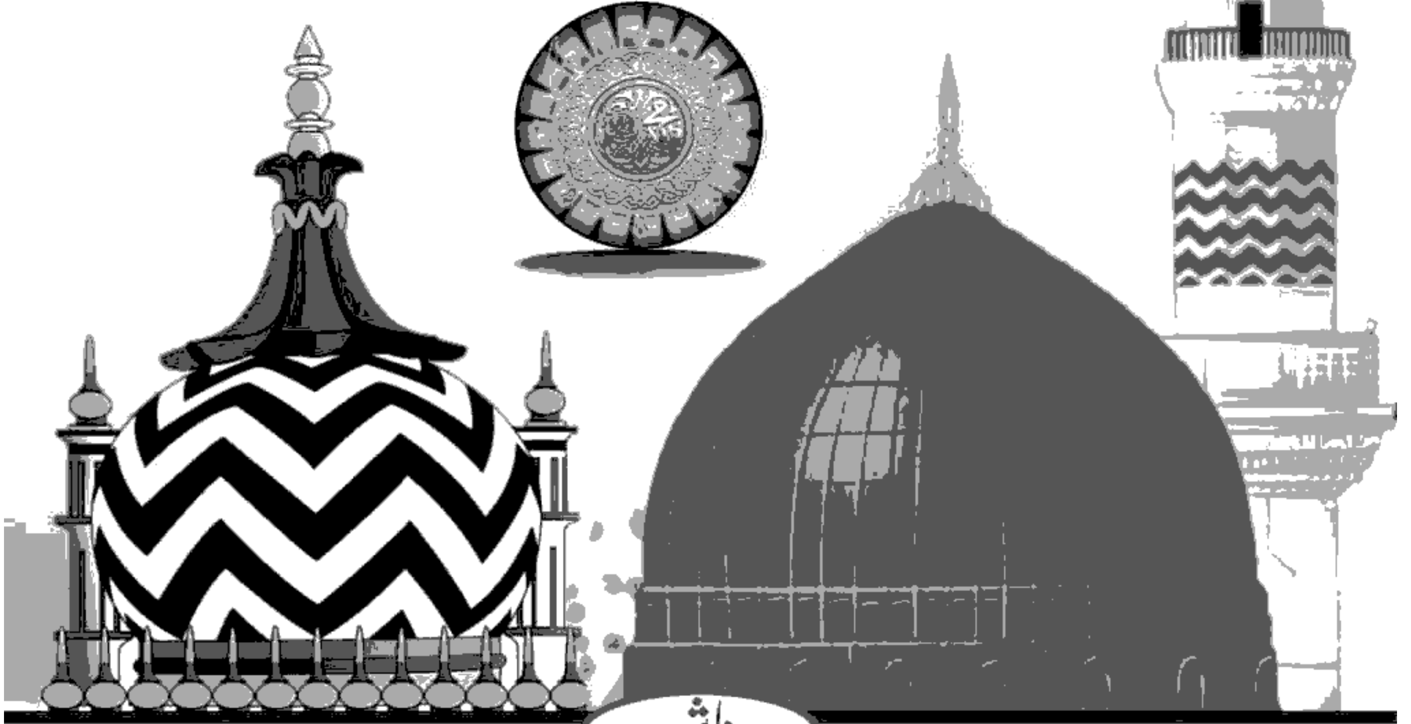
شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ ام الخیر سعد اللہ نگر بلرامپور یوپی

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

حدائق بخشش کی عروضی پیمائش

مصنف

محمد مشاہد رضا عبید القادری مصباحی



ناشر

شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ ام الخیر سعد اللہ نگر بلرامپور یوپی

باسمہ تعالیٰ

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

حدائق بخشش کی عروضی پیمائش

مصنف

محمد مشاہد رضا عبید القادری مصباحی
استاذ جامعہ اہلِ سنت اشرفیہ مظہر العلوم نئی مسجد چوک بازار دھانے پور
ضلع گونڈہ یو پی الہند

ناشر

شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ ام الخیر سعد اللہ نگر بلرامپور یو پی

نام کتاب : حدائق بخشش کی عروضی پیمائش
مصنف : محمد مشاہد رضا عبید القادری مصباحی
کمپوزنگ : حافظ محمد نعمان رضا بلرامپور یوپی
تصحیح ونظر ثانی : ڈاکٹر ناظم فاروق قادری بریلوی
طباعت : قادری پریس لکھنؤ 8534041142
سنہ اشاعت : باراول اکتوبر ۲۰۱۹ء
صفحات : ۱۱۱
تعداد : ۱۱۰۰
قیمت : ۶۰ روپے
ناشر : شعبۂ نشر واشاعت جامعہ ام الخیر سعد اللہ نگر بلرامپور یوپی

ملنے کے پتے

۱۔محمد مشاہد رضا عبید القادری پورب گلی دھانے پور، گونڈہ رابطہ نمبر:9565233209
۲۔جامعہ ام الخیر سعد اللہ نگر بلرامپور یوپی
۳۔جامعہ اہل سنت اشرفیہ مظہر العلوم دھانے پور، ضلع گونڈہ یوپی
۴۔قادری کتاب گھر دھانے پور، ضلع گونڈہ یوپی

فہرستِ مضامین

فہرست کلام حدائق بخشش اول و دوم

شرف انتساب

ناچیز اپنی اس تالیف کو
اپنے والدین کریمین غفر لھما اللہ کی
جانب منسوب کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ان
کی برکتوں سے اس کتاب کو مقبول خاص وعام فرمائے۔
اللھم آمین بجاہ حبیبک محمد و اٰلہ و صحبہ
اجمعین علیہ و علیھم الصلاۃ
و السلام الی یوم الدین

عرض حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی جعل لنا حدائق الغفران مع أننا کنا علی شفا جرف ھار من النیران بسبب ھجومنا علی المعصیة والعدوان، الذی قطع اسباب القنوط و اوتادہ بفاصل القرآن، الدال عروض من کلامہ علی فوز کل مؤمن بالجنان، والصلوۃ والسلام الأتمان الأکملان علی سیدنا محمد و آلہ ماتعاقب الملوان أما بعد:

اللہ کا کروڑہا کروڑ شکر ہے کہ اس نے ایمان وسنیت سے مالا مال کیا، اپنے خاص بندے امام احمد رضا قدس سرہ کے ذریعے اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ومعرفت عطا فرمائی، بزرگانِ دین کے ادب کی میراث بخشی، بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر شفقت کا حوصلہ دیا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا دیوان حدائق بخشش عشق وعرفان کا وہ عطرِ مجموعہ ہے جس کی خوشبو سے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشامِ جان معطر ہے، اثر انگیزی میں اس کا ہر کلام اپنی نظیر آپ ہے۔ناچیز کو بچپن سے ہی اس کے ساتھ ایک غیر معمولی شغف رہا ہے جب بھی والدِ بزرگوار حضرت مولانا اسماعیل شاہد علیہ الرحمہ کے داغِ مفارقت دینے کا خیال دل ودماغ پر چھاتا یا کارگاہِ ہستی میں دنیوی رنج والم کا سیلاب آتا تو حدائقِ بخشش کا کوئی نہ کوئی شعر زبان پر جاری ہوجاتا اور تمام حوصلہ شکن حالات میں اِس عاجز کی ڈھارس بندھاتا تھا۔اِس عاجز نے 2000ء میں حدائقِ بخشش کا وظیفہ شروع کیا اور مکمل دو برس تک (باِستثنائے چند فارسی کلام) اس کے سارے کلاموں کا وظیفہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس کا ہر کلام زبانی یاد ہوگیا اور اس کے دقت طلب اشعار کے معانی سمجھنے کے لیے اکابر علما سے رجوع کے ساتھ روحِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان سے بھی مدد کی بھیک مانگتا رہا۔ بالآخر حدائقِ بخشش کی تھوڑی بہت سمجھ آ گئی اور اس کی برکتوں سے خود نعتِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کا آغاز کر دیا۔حدائقِ بخشش شریف کی معیت نے ہر ہر قدم

پر خضرِ راہ کا کام دیا اور دلِ ناتواں کو مستانہ امنگوں سے بھر دیا۔

پیا ہے جس نے بھی جام حدائق بخشش ہے اس کے ہونٹوں پہ نام حدائق بخشش
یہ خود ہی عشق کی وارفتگی بتائے گی بلند کتنا ہے بام حدائق بخشش
پیام دیتی ہے عشقِ نبی کا دنیا کو زمانہ باد بکام حدائق بخشش
صدا یہ دیتی ہے عشقِ حبیب کی مستی پڑھو مچل کے کلام حدائق بخشش
عجب نہیں ہے کہ کہہ دے یہ لطفِ گویائی کہ ریختہ ہے غلام حدائق بخشش
ہماری فکر ہے کوتاہ المدد اللہ! بیاں ہو کیسے مقام حدائق بخشش
عبید رضوی کو خیراتِ نعت گوئی کی ملی طفیلِ کلام حدائق بخشش

منقبت در شانِ نشانِ قادریت حضور سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان

سر پر ہمارے آج بھی سایہ رضا کا ہے ہم کو قدم قدم پہ سہارا رضا کا ہے
پیارے نبی سے ربط کچھ ایسا رضا کا ہے وہ عاشقِ نبی ہے جو شیدا رضا کا ہے
قلب و جگر پہ میرے حکومت رضا کی ہے ایمان و اعتقاد پہ پہرا رضا کا ہے
کیوں کر نہ آئے مجھ پہ مرے مصطفیٰ کو پیار ہاتھوں میں میرے دامنِ والا رضا کا ہے
پھیلی ہے چاروں سمت ہدایت کی روشنی اے صبحِ نو! یہ مہرِ تجلا رضا کا ہے
جلوہ جھلک رہا ہے خدا اور رسول کا آئینہ نورِ حق کا سراپا رضا کا ہے
چھیڑو نہ مہر و مہ کے اجالوں کا تذکرہ میری نظر میں جلوۂ زیبا رضا کا ہے
ہم رخ نہیں کریں گے کسی اور کی طرف یہ در ہمارے قبلہ و کعبہ رضا کا ہے
بستر جما دیا ہے کرم کے یقین پر منگتا ہے اور سامنے باڑا رضا کا ہے
دنیا کے تاجداروں کے ٹکڑوں سے کیا غرض اپنے لیے تو "سفرۂ یغما" رضا کا ہے
کتنی بلند "جا" ہے کہاں پہنچے زائرو! ہے بامِ خلد یا درِ والا رضا کا ہے
قلب و نظر کو ملتی ہے خیراتِ نور کی مرکز تجلیات کا روضہ رضا کا ہے
دو چار قرن دیکھ لو اُن سا کوئی نہیں سب حضرتوں میں مرتبہ اعلیٰ رضا کا ہے
یارب! کبھی وہ خیر سے آجائیں گھر مرے تاجِ شرف مرے لیے تلوا رضا کا ہے

میری نیاز مندی کے جذبات دیکھیے — صبح و مسا زبان پہ چرچا رضا کا ہے
نامِ رضا اگر نہ جپیں ہم تو کیا کریں — دونوں جہاں میں ہم کو سہارا رضا کا ہے
ایمان اُن کے صدقے میں مجھ کو عطا ہوا — ہر کارِ خیر میں مرے حصہ رضا کا ہے
شیطان آس توڑ لے مجھ سے یہ دیکھ کر — دیوارِ قلب پر مرے طغریٰ رضا کا ہے
لاریب ولا کلام وہ آقا ہیں ہم غلام — نازاں ہیں ہم کہ ہم سے یہ رشتہ رضا کا ہے
مجھ پر جو بے سبب ہو عنایت تو کیا عجب — اِس میکدے میں ساغر و بادہ رضا کا ہے
سیراب ہو رہے ہیں سبھی تشنگانِ شوق — آٹھوں پہر شباب پہ دریا رضا کا ہے
وہ قلبِ نجدیت پہ قیامت ہیں آج بھی — سوہانِ روحِ نجدیہ نعرہ رضا کا ہے
قصرِ وہابیت کو زمیں بوس کر دیا — یہ برقِ بے اماں ہے کہ خامہ رضا کا ہے
اِس کے جلَو میں یادِ مدینہ کی چھاؤں ہے — رمزِ وفا شعاری یہ جھنڈا رضا کا ہے
غیروں کے آگے ہاتھ بڑھاتا نہیں عبید — اے صاحبو! یہ مانگنے والا رضا کا ہے

اظہارِ تشکر

اِس سال اپنے جامعہ میں اپنے کرم فرما استاذ و مُربی خیرالاذکیا بقیۃ السلف حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہم القدسیہ کی عربی عروض سے مخصوص کتاب ''معین العروض'' پڑھانے کا اتفاق ہوا جس سے متاثر ہو کر اردو عروض میں یہ کتاب ترتیب دی گئی۔ تاکہ عزیز طلبہ عربی عروض کے ساتھ اردو عروض سے بھی روشناس ہو سکیں۔

زیر نظر کتاب میں حدائق بخشش اول و دوم کا عروضی تجزیہ کرتے ہوئے اکثر مقامات میں بحر الفصاحت پر اعتماد کیا گیا ہے۔ اور بڑی مسرت کی بات یہ ہے کہ اس عاجز کے انتہائی مخلص استاذ سلطانِ علمِ عروض ماہر شعر و سخن حضرت علامہ ڈاکٹر ناظم فاروق صاحب قبلہ بریلوی اعانہ اللہ القوی نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود اس کتاب پر نظر ثانی کر کے اہل علم کے درمیان اسے پایۂ اعتبار عطا کر دیا ہے۔ اگر ان کی مشفقانہ رہنمائیاں اور کرم فرمائیاں نہ ہوتیں تو شاید یہ کتاب منظر عام پر آنے کے لائق نہیں ہوتی۔ اس عاجز کی طرف سے اللہ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اخیر میں ہم اپنے کرم فرما عالی جناب محترم

حاجی منظوم احمد ابن مرحوم منیر احمد گوا اور عالی جناب محترم حنیف بھائی کاغذ والے اور ان تمام قابلِ قدر اہلِ خیر اور محبین کا شکریہ ادا کرتے ہیں جن کے مخلصانہ تعاون سے یہ کتاب چھپ کر منظرِ عام پر آئی دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے انھیں دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرما کر ان کی اور ان کے والدین کی بے حساب مغفرت فرمائے۔ آمین بحرمۃ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اہل علم اگر اس میں کوئی غلطی دیکھیں تو براہ مہربانی آگاہ فرمائیں اور اگر خوبی پائیں تو اللہ کی حمد بجالائیں۔

عقیدت کیش

محمد مشاہد رضا عبید القادری مصباحی

تقریظ جلیل

خلیفۂ تاج الشریعہ عمدۃ الفصحا نخبۃ البلغا تاج الشعراء حضرت علامہ محمد سلمان رضا فریدی صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ

نحمدہ و نصلي علی رسوله الکریم

محققین کے مقرر کیے ہوئے اَوزان و بحور کے مطابق شعر کے اندروزن و تقطیع اور قافیے سے بحث کرنا فنّ عروض کہلاتا ہے جو نہایت باریک اور مشکل فن ہے اس کے جاننے والے کو عروضی کہتے ہیں مگر شعر کس مفہوم کا ہو، الفاظ کا انتخاب کیسا ہو، موضوع کیا ہو عروض میں اس سے کوئی بحث نہیں ہوتی چونکہ عروض شعر کہنے سے ہٹ کر ایک دوسرا فن ہے، اور اہل عروض کا زیادہ زور شعر گوئی کے بجائے شعر کی پیمائش پر ہوتا ہے اس لیے ذہن انتہائی موزوں ہونے کے باوجود بھی وہ اعلیٰ شاعر کے طور پر نہیں جانے جاتے، کم ہیں جنھیں اللہ نے دونوں میں یکساں شہرت و مہارت عطا فرمائی ہو۔ میرے محبّ گرامی حضرت مولانا محمد مشاہد رضا عبید القادری جن کی شاعری بھی اعلیٰ درجے کی ہے اور عروض میں درک بھی بہت اچھا ہے میری نظر میں ایک باصلاحیت مدرس، شائستہ خطیب، باذوق اور سخن شناس شاعر ہیں پھر بھی اپنے بڑوں سے استفادے اور مشورے کے ہمیشہ طالب رہتے ہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے شعری محاسن اور مفاہیم و مضامین کی توضیح و تشریح میں بہت کچھ لکھا گیا مگر عروضی پیمائشوں پر بہت کم قلم اٹھایا گیا، امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنے اشعار میں عروضی حوالوں کی ہر طرح رعایت فرمائی ہے اور شعر میں تنوُّع، کشادگی اور حسن پیدا کرنے والی باریک سے باریک باتوں کا بھی خیال فرمایا ہے جہاں تسکین، تخنیق، تسبیغ اور دیگر زحافات کے ذریعے شعر کے ارکان میں تخفیف و تبدیل کی گنجائشیں نکل سکتی ہیں ان سے بھی آپ نے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے اور آپ نے ہر بحر میں پوری مہارت کے ساتھ فن کا صحیح استعمال کر کے دکھایا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ آپ فن عروض کے بھی امام ہیں۔

یہ کتاب پڑھ کر آپ بھی اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں، مؤلف نے فیضِ رضا کے

سہارے اس کام کی ابتدا کی اور نہایت مشکل مراحل سے گزرتے ہوئے اسے انجام تک پہنچایا۔ جدید میڈیا کے اس دور میں جبکہ عوام کے علاوہ پڑھے لکھے لوگوں کی اکثریت بھی واٹس ایپ اور فیس بک وغیرہ کے اندر فضول کاموں اور بحثوں کے اندر اپنا سارا وقت اور توانائی برباد کررہی ہے، عزیز موصوف اس میڈیا سے صرف ضروری تعلق رکھ کر ساری توجہ اور توانائی کام پر لگاتے ہیں جس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے یہی نہیں بلکہ اور بھی کئی موضوعات پر وہ تصنیفی وتالیفی کام کررہے ہیں مثلاً مجانی وازہار کے اشعار کے بحور واوزان کی نشاندہی اور سلیس عربی میں ان کے مشکل مقامات کی تفہیم، اجراء النحو، الجوہر المنطقی لحل حواشی المیر علی القطبی، عربی میں تیسیر اُصول الشاشی، احساس ذمہ داری وغیرہ۔

اس لیے موصوف کی زندگی قوم کے لیے اور خاص کر نوجوان علما، خطبا اور شعرا کے لیے مشعل راہ ہے۔ اس فن کو سمجھنے کے لیے موصوف نے جہاں اپنے بڑوں سے استفادہ کیا ہے وہیں اپنی ذاتی محنت میں بھی کوئی کمی نہیں چھوڑی ہے اور اس کتاب میں حدائقِ بخشش کی عروضی پیمائش کرتے ہوئے انھوں نے اپنے مطالعے سے حاصل شدہ تجربات کو نہایت سہل طریقے سے بیان کیا ہے امید ہے کہ طالبان وشائقینِ علمِ عروض ضرور محظوظ ہوں گے۔

یقیناً کسی چیز کو سمجھنے کے لیے خود سے کی گئی محنت کبھی رایگاں نہیں جاتی بلکہ اس سے خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور کسی بھی شعبۂ حیات میں کامیابی کے لیے خود اعتمادی سب سے اہم اور ضروری چیز ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو نافع تر بنائے، بارگاہِ رضا میں یہ ہدیہ قبول ہو، مؤلف کے قلم سے یوں ہی علمی وتحقیقی مضامین اشاعت پذیر ہوتے رہیں، قوم وملت کو ان کی ذات سے کثیر فائدہ حاصل ہو، ان کے والدین کریمین اور اساتذہ کو اجرِ عظیم ملے۔

ہر رخ سے یہ کتاب ہے پُرنور وخوش جمال   اُترا ہے جیسے صفحۂ قرطاس پر ہلال

پیمائشِ کلامِ رضا ہے عروض سے   جن کے نقوشِ فکر ہیں بے مثل ولازوال

یہ کاوشِ عبید ہو مقبولِ خاص وعام   بڑھتا رہے فریدی یونہی دن بدن کمال

از: محمد سلمان رضا فریدی صدیقی مصباحی بارہ بنکوی

نوری جامع مسجد مسقط عمان

مقدمہ

(زیرِ نظر کتاب میں حدائقِ بخشش اوّل و دوم کی عروضی پیمائش کی گئی ہے بیانِ مقصود سے پہلے بصیرت کے لیے علم عروض کی کچھ اصطلاحات کا ذکر کیا جارہا ہے محترم طلبہ اور قارئین انہیں ذہن نشین کرلیں)۔

علم عروض : ایسے اصول کا علم ہے جن کے ذریعے شعر کے صحیح و فاسد اوزان کی پہچان ہوتی ہے۔

عروضی پیمائش: علم عروض کے اصولوں کے تحت شعر کے الفاظ ناپنے کو عروضی پیمائش کہا جاتا ہے۔

شعر: لغت میں شعر کے معنی "احساس کرنا رجاننا" اور شاعر کے معنی "احساس کرنے والا رجاننے والا" ہیں۔ اور اصطلاح میں شعر وہ کلام ہے جسے قصداً کسی خاص وزن پر مقفّٰی اور موزون کیا گیا ہو اور قصداً کسی خاص وزن پر کلام کو مقفّٰی اور موزون کرنے والے کو شاعر کہتے ہیں۔

قافیہ: اس کے لغوی معنی پیچھے آنے والا اور اصطلاح میں قافیہ اس لفظ کو کہتے ہیں۔ جو مطلع کے دونوں مصرعوں اور بقیہ اشعار میں مصرعِ ثانی کے آخر میں ایک متعین وزن پر کسی خاص حرف کی پابندی کے ساتھ آتا ہے۔

فائدہ: اہلِ فن اس خاص حرف کو ہی اصل قافیہ کہتے ہیں۔

مقفّٰی : قافیہ دار کلام کو کہتے ہیں نثر میں عام طور پر قافیہ کو سَجْع اور مقفّٰی کو مُسَجَّع اور قرآنی آیات میں سجع کو فاصلہ کہا جاتا ہے

ردیف : اس کے لغوی معنی " کسی سوار کے پیچھے بیٹھنے والا " اور اصطلاح میں ردیف مصرع کے اس لفظ کو کہتے ہیں جو قافیے کے بعد آتا ہے۔

مُرَدَّف : اس کلام کو کہتے ہیں جس میں ردیف ہو۔

مصرع : ایک شعر کے برابر برابر دو حصوں میں سے ہر حصے کو (بلفظِ دیگر آدھے شعر) کو مصرع کہتے ہیں۔ ہر ایک کی مثال درج ذیل ہے۔ مثلاً:

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیے ہیں

(مضارع مثمن اخرب مکفوف مخنق سالم)

وضاحت: اس مثال میں "ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں" ایک مصرع ہے اور "جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیے ہیں" دوسرا مصرع ہے اور دونوں مصرعوں کا مجموعہ ایک شعر ہے۔ شعر کے لیے کم از کم دو مصرعے ضروری ہیں۔

پہلے مصرع میں " کھلا " اور دوسرے مصرعے میں "بسا" قافیہ اور دونوں مصرعوں میں "دیے ہیں" ردیف ہے۔ چوں کہ دونوں مصرعوں میں ردیف بھی ہے قافیہ بھی ہے اس لیے دونوں مصرعے مقفّیٰ و مردف ہیں۔ بعض نظمیں صرف مقفّیٰ ہوتیں ہیں، مردف نہیں ہوتی ہیں انھیں "مقفّیٰ غیر مردف" کہتے ہیں جیسے:

گریئہ کن بلبلا! از رنج و غم
چاک کن اے گل گریباں از الم

(رمل مسدس محذوف الآخر)

اس میں مصرع اول میں "غم" اور مصرع ثانی میں "الم" قافیہ ہیں۔

شعر کے مصرع اول کے رکن اول کو **صَدْر** اور مصرع ثانی کے رکن اول کو **ابتدا** کہا جاتا ہے۔ پہلے مصرع کے آخری جز کو **عروض** اور دوسرے مصرع کے آخری جز کو **ضرب** کہا جاتا ہے۔ بقیہ اجزا **حشو** کہلاتے ہیں اور کبھی مصرع اول کو **صدر** اور مصرع ثانی کو **عجز** کہا جاتا ہے۔ جیسے:

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیے ہیں

اس شعر میں دونوں مصرعے چار چار جزوں (رُکنوں) پر مشتمل ہیں۔ مصرع اول کا پہلا جز ''ان کی مَ'' (مفعول کے وزن پر) صدر اور آخری جز ''لا دیے ہیں'' (فاعِ لاتن کے وزن پر) عروض ہے اور دوسرے مصرع کا پہلا جز ''جس راہ'' (مفعول کے وزن پر) ابتدا اور آخری جز یعنی ''سا دیے ہیں'' (فاعِ لاتن کے وزن پر) ضرب ہے۔ ان کے علاوہ

بیچ کے سارے اجزا حشو ہیں۔

اَجزا : (جز کی جمع) وہ کلمات جن کے ذریعے یا جن کے وزن پر اشعار کو موزون کیا جاتا ہے۔ اجزا کو ارکان، تفاعیل اور افاعیل بھی کہتے ہیں۔ مثلاً فَعُولُن، فاعِلُن اور مُستَفعِلُن وغیرہ۔

اجزا صورۃً آٹھ اور حکماً دس ہیں۔ جن میں دو خماسی (پانچ حرفی) ہیں اور چھ سباعی (سات حرفی) ہیں۔

فَعُولُن   فَاعِلُن   مَفاعِیلُن   مُفَاعِلَتُن

مُتَفَاعِلُن   مَفعُولَاتُ   فَاعِلَاتُن (متصل)

فَاعِ لَاتُن (منفصل) مُستَفعِلُن (متصل) مُستَفعِ لُن (منفصل)

یہ اَجزا سبب، وتد اور فاصلہ سے مرکب ہوتے ہیں۔

سَبَب: دو حرفی لفظ کو کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ سبب خفیف   ۲۔ سبب ثقیل

سَبَبِ خَفِیف : دو حرفی لفظ جس میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو جیسے: ہم، تم وغیرہ۔

سَبَبِ ثَقِیل : دو حرفی لفظ جس میں دونوں متحرک ہوں جیسے: ہمہ (باسقاطِ ہا) اور یہی، وہی (باسقاطِ یا)۔

وَتَد: تین حرفی لفظ کو کہتے ہیں۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وتدِ مجموع   ۲۔ وتدِ مفروق

وتدِ مجموع : تین حرفی لفظ جس میں دو متحرک کے بعد تیسرا ساکن ہو جیسے: یہاں، وہاں وغیرہ۔

وتدِ مفروق: تین حرفی لفظ جس میں دو متحرک کے بیچ میں ایک ساکن ہو جیسے: کام، شام وغیرہ۔

فاصلہ : ایسے چار حرفی اور پانچ حرفی لفظ کو کہتے ہیں جس میں آخری حرف

کے علاوہ سارے حروف متحرک ہوں۔ اگر تین متحرک کے بعد چوتھا حرف ساکن ہو تو فاصلۂ صغریٰ ہے جیسے: مَدَنِی اور اگر چار متحرک کے بعد پانچواں حرف ساکن ہے تو فاصلۂ کبریٰ ہے جیسے: عربی میں سَمَکَۃٌ (تنوین کے ساتھ)۔

محققینِ ریختہ کا رُجحان یہ ہے کہ غیر عربی میں فاصلہ کوئی چیز نہیں، جہاں صغریٰ ہے وہاں ایک سببِ ثقیل اور ایک سببِ خفیف کی جلوہ نمائی ہے اور جہاں کبریٰ ہے وہاں ایک سببِ ثقیل اور ایک وتدِ مجموع کی کارفرمائی ہے۔ اس لحاظ سے اجزا صرف سبب و وتد سے مرکب ہیں۔

بحر: مخصوص اجزا کا وہ مجموعہ جس کے وزن پر پورے شعر کو موزون کیا جاتا ہے جیسے: فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن ۲ بار

دونوں مصرعوں کے کل اجزا اگر آٹھ ہوں تو شعر کو مثمن اور ہشت رُکنی کہتے ہیں، چھ ہوں تو مسدس اور شش رکنی، چار ہوں تو مربع اور چہار رکنی کہتے ہیں۔ اگر ہشت رکنی کو سولہ رکنی کرلیں شش رکنی کو بارہ رکنی کرلیں اور چار رکنی کو آٹھ رکنی کرلیں تو انھیں علی الترتیب مثمن مُضَاعَف، مسدس مضاعف اور مربع مضاعف کہیں گے۔ مضاعف کو دو چند بھی کہا جاتا ہے۔

مثمن مُضَاعَف کی مثال جیسے:

سونا	جنگل	رات	اندھیری	چھائی	بدلی	کالی	ہے
فعلن	فعلن	فعلُ	فعولن	فعلن	فعلن	فعلن	فع
سونے	والو	جاگ	تے رہیو	چوروں	کی رکھ	والی	ہے
فعلن	فعلن	فعلُ	فعولن	فعلن	فعلن	فعلن	فع

اس کے دونوں مصرعوں میں سولہ رکن ہیں اس لیے یہ مثمن مضاعف ہے۔

مسدس مُضَاعَف کی مثال جیسے:

وصفِ رُخِ اُن	کا کیا کر	تے ہیں	شرحِ والشّمس	سِ ضُحیٰ کر	تے ہیں
فاعلاتن	فعِلاتن	فعلن	فاعلاتن	فعِلاتن	فعلن
ان کی ہم مد	ح وثنا کر	تے ہیں	جن کو محمو	د کہا کر	تے ہیں

فاعلاتن فعِلاتن فعلن فاعلاتن فعِلاتن فعلن

اس کے دونوں مصرعوں میں بارہ رکن ہیں اس لیے یہ مسدس مضاعف ہے۔

مربع مُضَاعَف کی مثال جیسے:

مصطفیٰ خیِ	رُالوریٰ ہو	سرورِ ہر	دوسرا ہو
فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن
اپنے اچھوں	کا تَصَدُّق	ہم بدوں کو	بھی نبا ہو
فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن

اس کے دونوں مصرعوں میں آٹھ رکن ہیں اس لئے یہ مربع مضاعف ہے۔

بحر کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ مفرد ۲۔ مرکب

بحرِ مفرد: وہ بحر ہے جو ایک ہی رکن کی تکرار سے حاصل ہو۔

بحرِ مرکب: وہ بحر ہے جو دو مختلف رکنوں کی تکرار سے حاصل ہو۔

بُحُورِ مفردہ سات ہیں:

۱۔ھَزَج: مفاعیلن ۴+۴=۸ بار (عربی میں چھ بار)

۲۔رَجَز: مستفعلن ۴+۴=۸ بار (عربی میں چھ بار)

۳۔رَمَل: فاعلاتن ۴+۴=۸ بار (عربی میں چھ بار)

۴۔کامِل: مُتَفاعلن ۴+۴=۸ بار (عربی میں چھ بار)

۵۔وافِر: مُفَاعَلَتُن ۴+۴=۸ بار (عربی میں چھ بار)

۶۔مُتَقَارِب: فعولن ۴+۴=۸ بار

۷۔مُتَدَارِک: فاعلن ۴+۴=۸ بار

بحورِ مرکبہ بارہ ہیں

۱۔مُنْسَرِح: مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات ۲ بار

(عربی میں مستفعلن مفعولات مستفعلن ۲ بار)

۲۔مُضَارِع: مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن ۲ بار

(عربی میں مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن ۲ بار)

۳۔ مُجتَثّ: مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ۲ بار

(عربی میں مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن ۲ بار)

۴۔ خَفِیف: فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ۲ بار

۵۔ طَوِیل: فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن ۲ بار

۶۔ مُقْتَضَب: مفعولاتُ مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن ۲ بار

(عربی میں مفعولات مستفعلن مستفعلن ۲ بار)

۷۔ مَدِید: فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن ۲ بار

۸۔ بَسِیط: مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن ۲ بار

۹۔ سَرِیع: مستفعلن مفعولات مستفعلن ۲ بار

۱۰۔ جَدِید: فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن ۲ بار

۱۱۔ قَرِیب: مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ۲ بار

۱۲۔ مُشَاکِل: فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن ۲ بار

اخیر کی تین بحریں یعنی جدید، قریب اور مشاکل فارسی اشعار کے ساتھ خاص ہیں

نوٹ: اِن بحور کے علاوہ بھی بحریں ایجاد ہوئیں لیکن وہ غیر مشہور اور غیر متداول ہیں اس لیے یہاں قصداً ان کے ذکر سے گریز کیا گیا۔

بیانِ تقطیع

تقطیع کے لغوی معنی :ٹکڑے ٹکڑے کرنا اور اصطلاحی معنی ''شعر کے اجزا (کلمات وحروف) کواجزائے بحر کے مقابل کرنا اس طرح کہ متحرک کے مقابل متحرک ہو اورساکن کے مقابل ساکن ہو''

نوٹ: تقطیع میں یہ شرط نہیں کہ ضمہ (پیش) کے مقابلے میں ضمہ،فتحہ (زبر) کے مقابلے میں فتحہ اور کسرہ (زیر) کے مقابلے میں کسرہ ہو،شرط صرف یہ ہے کہ حرکت یعنی ضمہ فتحہ اور کسرہ کے مقابلے میں حرکت ہوااور سکون کے مقابلے میں سکون لہٰذا بوقت تقطیع "مصطفیٰ" فاعلن کے ہم وزن ہے "شکر خدا" مستفعلن کے ہم وزن ہے "حبیبی" فعولن کے ہم وزن ہے "مصطفی کے" فاعلاتن کے ہم وزن ہےاور "میرا گھر "مفعولن کے ہم وزن ہے۔

☆ جوحروف بولنے میں نہیں آتے وہ بوقتِ تقطیع شمار میں نہیں آتے ہیں۔
مثلاً خودکاواو، بالکل کاالف اور "نہ" کی "ہ"وغیرہ

☆ تقطیع میں حروف علت (یعنی وہ حروف جوکبھی برقرار رہتے ہیں کبھی حذف کردیے جاتے ہیں) یہ ہیں: و،ا،ی،ے،ہ،ء۔

☆ لفظ "میں"، "ہیں" اور "ہے" کی "ے" بوقت تقطیع کبھی باقی رہتی ہے کبھی حذف کردی جاتی ہےاورلفظ "اور" کاواوبھی اسی طرح ہے۔

☆ یائے مخلوط مثلاً "کیا" استفہامیہ، "پیار" اور "پیاس" جیسے کلمات کی "یا" اور واوِمخلوط (المعروف بہ واوِمعدولہ) جیسے "خواب"، "خواہش" اور "خواجہ" جیسے کلمات کا ''واؤ'' اور ہائے مخلوط (دوچشمی ہا) جیسے ابھی،کبھی،اور جبھی وغیرہ کی "ھ" اورنون غنہ بوقت تقطیع کبھی شمار میں نہیں آتا۔

فائدہ: مانگنا، پھونکنا، چھینکنا، پھنکنا، کھنچنا، ہنسنا اورہمیں، تمھیں جیسی مثالوں میں جونون ہے وہ نون غنہ ہے عرفاً اسے نون نہیں کہا جاتا اوررنگ، جنگ، پتنگ، پنج، گنج، تند، کند، جنداور ہند سندھ، رند جیسی مثالوں میں جونون ہے وہ نون غنہ نہیں ہے۔

☆ تنوین ایک نون ساکن، کھینچ کر پڑھا جانے والا زیر مجہول "ے" ساکن، کھڑا زبر الف، کھڑا زیر "ی" ساکن اورالٹا پیش واوساکن شمار ہوتا ہے۔

☆ مُشَدَّد حرف (وہ حرف جس پر تشدید ہو) دوحرف شمار ہوتا ہے مثلاً "اللہ"

تقطیع میں "ال لاہ" فعْلانُ "کے ہم وزن ہوگا

☆ جب کسی لفظ میں دو ساکن حروف اکٹھا ہوجائیں تو ان میں دوسرا حرف موقوف کہلاتا ہے۔ جب وہ موقوف حرف مصرع کے درمیان واقع ہوتو بوقتِ تقطیع اسے متحرک مانا جاتا ہےاور مصرع کے آخر میں ہوتو ساکن مثلاً "کام پر" اس میں میم ساکن ہے لیکن تقطیع میں اسے متحرک مانا جائے گا اور فاعِلُن کے وزن پر قرار دیا جائے گا اور اگر لفظِ ''کام'' مصرع کے آخر میں ہوتو تقطیع میں اس کی میم ساکن ہوگی اور اسے فاعْ کے ہم وزن قرار دیا جائے گا۔

☆ جب کسی لفظ میں تین ساکن حروف اکٹھا ہوں تو ان میں دوسرا اور تیسرا حرف موقوف کہلاتا ہے۔ اگر تینوں ساکن مصرع کے آخر میں نہ ہوں تو بوقتِ تقطیع پہلا ساکن ،دوسرا متحرک اور تیسرا محذوف ہوجاتا ہے بشرطیکہ وہ لفظ بترکیبِ فارسی مضاف ،موصوف یا معطوف علیہ نہ ہو۔ بترکیب فارسی مضاف یا موصوف ہونے کی پہچان یہ ہے کہ اس کے آخری حرف پر کسرہ (زیر) ہوگا جیسے گوشتِ شتر (اونٹ کا گوشت) اور گوشتِ تازہ (تازہ گوشت) اور بترکیب فارسی معطوف علیہ ہونے کی پہچان یہ ہے کہ اس کے بعد کوئی لفظ واؤ کے سابقے کے ساتھ ہوگا جیسے گوشت ونمک، جب وہ واؤ ساکن اور اس کا ماقبل مضموم (مثلاً گوشتو نمک) پڑھا جائے تو اب تیسرا ساکن موقوف نہیں رہ جائے گا اور بوقت تقطیع شمار میں آئے گا اور اگر تینوں ساکن مصرعے کے آخر میں ہوں تو پہلے اور دوسرے کو ساکن چھوڑ کر تیسرے کو حذف کردیا جاتا ہے مثلاً "دوست گیا" تا کے حذف کے ساتھ مستَفعِلُن کے وزن پر ہے اور اگر "دوست" مصرعے کا آخری لفظ ہو تو اسے تا کے حذف کے ساتھ فاعْ کے ہم وزن قرار دیا جائے گا۔

کچھ اشعار کی تقطیع مع تطبیق اصول

مرے محبوب کو اللہ نے ایسا کیا یکتا زمانہ دنگ ہے ان کا نہ سایہ ہے نہ ثانی ہے

تقطیع

مرے محبو = مفاعیلن ــــــ ب کو ال لا = مفاعیلن

یوں تو "محبوب" کا "ب" موقوف ہے لیکن درمیانِ مصرع واقع ہونے کے سبب بوقتِ تقطیع اسے متحرک مان لیا گیا۔اور "اللہ" کا لام مشدد ہونے کی وجہ سے دو بار جوڑا گیا ایک بار ساکن دوسری بار متحرک۔اور اس کا کھڑا زبر ایک الف شمار کیا گیا ہے۔

ہ نے ایسا = مفاعیلن ــــــ کیا یکتا = مفاعیلن

اللہ کی "ہ" گو کہ موقوف ہے لیکن درمیانِ مصرع واقع ہونے کے سبب اسے متحرک مان لیا گیا ہے۔

زمانہ دن = مفاعیلن ــــــ گ ہے ان کا = مفاعیلن

"دنگ" کا "گ" موقوف ہے لیکن درمیانِ مصرع واقع ہونے کے سبب اسے متحرک مان لیا گیا ہے۔

نہ سایہ ہے = مفاعیلن ــــــ نہ ثانی ہے = مفاعیلن

"نہ" کی "ہ" بولنے میں نہ آنے کی وجہ سے ساقِط ہے۔

لطافت ہی نہیں سارے محاسن ختم ہیں ان پر　　تبھی تو میرے آقا کا نہ سایہ ہے نہ ثانی ہے

تقطیع

لطافت ہی = مفاعیلن ــــــ نہیں سارے = مفاعیلن

محاسن خت = مفاعیلن ــــــ م ہیں ان پر = مفاعیلن

ختم کی میم موقوف ہے لیکن درمیانِ مصرع واقع ہونے کے سبب اسے متحرک مان لیا گیا ہے اور "نہیں" کا "نونِ غنہ" شمار میں نہیں آیا،اسی طرح نون غنہ کہیں بھی شمار میں نہیں آئے گا۔

تبھی تو مے = مفاعیلن ــــــ رِ آقا کا = مفاعیلن

"میرے" کی دوسری "ے" بولنے میں نہ آنے کی وجہ سے ساقِط ہو گئی ہے۔

نَ سایہ ہے = مفاعیلن ــــــ نَ ثانی ہے = مفاعیلن

"نہ" کی "ہ" بولنے میں نہ آنے کی وجہ سے ساقِط ہے۔

مَرا سوزیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد　　کوئی کیا جانے کیا سوز و گدازِ خستہ جانی ہے

تقطیع: مَرا سوزے = مفاعیلن ــــــ س اندر دل = مفاعیلن

"سوزیست" کا لفظ نہ بترکیب فارسی مضاف ہے نہ موصوف نہ معطوف علیہ اور اس کی "ت" تین مسلسل ساکنوں میں تیسرے نمبر پر درمیانِ مصرع واقع ہے اس لیے اسے حذف کر کے اس کے ماقبل یعنی "س" کو متحرک مان لیا گیا۔

اگر گویم = مفاعیلن ــــ زباں سوزد = مفاعیلن

کُ ئی کیا جا = مفاعیلن ــــ نِ کیا سوزو = مفاعیلن

"کوئی" کا "واو" اور "جانے" کی "ے" بولنے میں نہ آنے کی وجہ سے ساقط ہے اور دونوں "کیا" کی "ی" یائے مخلوط ہونے کی وجہ سے ساقط ہے۔

گدازے زِن = مفاعیلن ــــ دگانی ہے = مفاعیلن

"گدازِ" کا زیر کھینچ کر پڑھے جانے کی وجہ سے "ے" شمار کیا گیا ہے۔

فدا کر اپنے سرکوان کے پائے ناز پر اے دوست   اگر تیری نظر میں کچھ بھی قدرِ زندگانی ہے

تقطیع

فدا کر اپ = مفاعیلن ــــ نِ سرکوان = مفاعیلن

"اپنے" کی "ے" بولنے میں نہ آنے کی وجہ سے ساقط ہے۔

کِ پائے نا = مفاعیلن ــــ ز پر اے دوس = مفاعیلان

"کے" کی "ے" بولنے میں نہ آنے کی وجہ سے ساقط ہے اور "ناز" کی "ز" موقوف ہے لیکن درمیانِ مصرع واقع ہونے کے سبب اسے متحرک مان لیا گیا ہے اور "دوست" میں تین ساکن اکٹھا ہیں مصرع کے آخر میں واقع ہونے کی وجہ سے تقطیع میں اس کی "ت" حذف کر دی گئی۔

اگر تیری = مفاعیلن ــــ نظر میں کچھ = مفاعیلن

بھِ قدرے زِن = مفاعیلن ــــ دگانی ہے = مفاعیلن

"بھی" کی "ی" بولنے میں نہ آنے کی وجہ سے ساقط ہے اور "قدرِ" کا زیر کھینچ کر پڑھے جانے کی وجہ سے "ے" شمار کیا گیا ہے۔

طلب کی پیاس اِنِّیْ ذَاھِبٌ کہلائے موسیٰ سے   خدا خود "اُدْنُ" فرمائے یہ شہ کی قدردانی ہے

تقطیع

طلب کی پیا = مفاعیلن ــــــ س اِنُ نی ذا = مفاعیلن

"پیاس" کی "ی" "مخلوط ہونے کی وجہ سے ساقط ہے اور اس کی "س" اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے موقوف ہے لیکن درمیانِ مصرع واقع ہونے کی وجہ سے اسے متحرک مان لیا گیا ہے۔

ہِبُن کہلا = مفاعیلن ــــــ ءِ موسیٰ سے = مفاعیلن

"ذاھبٌ" میں تنوین ہے جسے نونِ ساکن شمار کیا گیا ہے اور "کہلائے" کی "ے" بولنے میں نہ آنے کی وجہ سے ساقط ہے۔

خداخُد اُد = مفاعیلن ــــــ نُ فرمائے = مفاعیلن

"خود" کا "واو" بولنے میں نہ آنے کی وجہ سے ساقط ہے۔

بِے شہ کی قد = مفاعیلن ــــــ روانی ہے = مفاعیلن

"یہ" کی "ہ" بولنے میں نہ آنے کی وجہ سے ساقط ہے اور "قدر" کی "ر" جو کہ موقوف ہے درمیانِ مصرع واقع ہونے کی وجہ سے متحرک مان لی گئی ہے۔

بساط اتنی کہاں ہم میں کہ ناپیں اس کی گہرائی کلامِ اعلیٰ حضرت اصل میں بحرالمعانی ہے

تقطیع

بساطِتنی = مفاعیلن ــــــ کہاں ہم میں = مفاعیلن

"اتنی" کا الف ساقط کر کے اس کی حرکت اس کے ماقبل "ط" کو دیدی گئی ہے۔

کِ ناپیں اس = مفاعیلن ــــــ کِ گہرائی = مفاعیلن

"کہ" کی "ہ" اور "کی" کی "ی" بولنے میں نہ آنے کی وجہ سے ساقط ہے۔

کلامے اع = مفاعیلن ــــــ لَ حضرت اص = مفاعیلن

"کلامِ" کا زیر کھینچ کر پڑھے جانے کی وجہ سے "ے" شمار کیا گیا ہے اور "اعلیٰ" کا کھڑا زبر بولنے میں نہ آنے کی وجہ سے ساقط ہے۔

ل میں بحرُل = مفاعیلن ــــــ معانی ہے = مفاعیلن

"اصل" کا لامِ موقوف درمیانِ مصرع واقع ہونے کی وجہ سے متحرک مان لیا گیا ہے اور "بحرالمعانی" کا پہلا الف بولنے میں نہ آنے کی وجہ سے ساقط ہے۔

زِحافات کا بیان

ارکان شعر کے حروف میں کمی، زیادتی اور تبدیل وتسکین کو زحاف کہتے ہیں۔
جس رکن میں زحاف واقع ہو اسے مزاحف اور جو رکن زحاف سے خالی ہو اسے سالم کہتے ہیں۔

اولاً زحاف کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ زحاف منفرد ۲۔ زحاف مزدوج

زِحَافِ مُنْفَرِدْ: یہ ہے کہ کسی رکن میں ایک ہی تغیر واقع ہو اسے زحاف مفرد بھی کہتے ہیں۔

زِحَافِ مُزْدَوِجْ : یہ ہے کہ ایک رکن میں ایک سے زیادہ تغیرات (تبدیلیاں) واقع ہوں۔

جس زحاف کی تعبیر دو کلموں سے ہو اسے زحاف مؤلّف کہتے ہیں جیسے: مقبوض مسبغ اور جس زحاف کی تعبیر ایک ہی کلمے سے ہو (گو کہ حقیقۃً اس میں ایک سے زیادہ تغیّر ہو) اسے زحاف غیر مؤلّف کہتے ہیں جیسے: خبن کہ یہ زحاف منفرد ہے اور جیسے: خرب کہ اصل میں خرم وکف ہوتا ہے۔

زحافات منفردہ ۲۵ ہیں اور وہ یہ ہیں:

(۱) إِذَالَہ (۲) تَرْفِیْل (۳) تَسْبِیْغ (۴) تَشْعِیْث
(۵) ثَلْم (۶) حَذَذ (۷) حَذْف (۸) خَبْن
(۹) خَرْم (۱۰) صَلْم (۱۱) طَیّ (۱۲) قَبْض
(۱۳) قَصْر (۱۴) قَطْع (۱۵) کَفّ (۱۶) کَشْف
(۱۷) وَقْف (۱۸) جَبّ (۱۹) جَدْع (۲۰) رَفْع
(۲۱) إِضْمَار (۲۲) عَصْب (۲۳) عَضْب (۲۴) عَقْل
(۲۵) وَقْص

نوٹ: جب، جدع اور رفع تین زحافات عربی میں نہیں آتے ہیں۔

زحافات مزدوجہ ۱۸ ہیں اور وہ یہ ہیں:

(۱) ثَرْم (۲) خَبْل (۳) خَرْب (۴) خَلْع
(۵) رَبْع (۶) شَتْر (۷) شَکْل (۸) بَتْر
(۹) جَحْف (۱۰) زَلَل (۱۱) نَحْر (۱۲) هَتْم
(۱۳) جَمَم (۱۴) خَزْل (۱۵) عَقْص (۱۶) قَصَم
(۱۷) قَطْف (۱۸) نَقْص

نوٹ : بَتْر، جَحْف، زَلَل، نَحْر اور هَتْم یہ پانچ زِحافات عربی میں نہیں آتے ہیں سوائے اس بتر کے جو کہ حذف مع القطع کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: فعولن سے فع

زحاف مزدوج کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ **ثُنَائِي** : جس میں دو تغیرات واقع ہوں۔

۲۔ **ثُلاثِي** : جس میں تین تغیرات واقع ہوں۔

پھر زحاف کی دو قسمیں ہیں ایک زحافِ علت دوسری زحافِ غیر علت۔

زحافِ عِلَّتْ: وہ زحاف (تغیر) ہے جو عروض وضرب میں واقع ہو۔اس کی دو قسمیں ہیں ایک لازم، دوسرے غیر لازم۔

لازم کے معنی یہ ہیں کہ نظم میں ایک جگہ یہ زحاف ہو تو پوری نظم میں اس کا ہونا ضروری قرار پائے اور غیر لازم وہ ہے جو پوری نظم میں ضروری نہ ہو۔

جس عروض وضرب میں زحاف علت واقع ہوا سے معلول کہتے ہیں اور جو عروض وضرب زحاف علت سے محفوظ ہوا سے صحیح کہتے ہیں۔

نوٹ : اہل عرب کے نزدیک "علت" زحاف کی قسم نہیں بلکہ ضد (مقابل) ہے وہ صرف اس تغیر کو زحاف کہتے ہیں جو سبب کے دوسرے حرف کے ساتھ خاص ہو اور لازم نہ ہو اور علت اس تغیر کو کہتے ہیں جو عروض وضرب میں واقع ہو اور لازم ہو۔اگر عروض و ضرب میں واقع ہونے والا تغیر لازم نہ ہو تو وہ اسے جاری مجرائے زحاف (زحاف کا قائم مقام) کہتے ہیں۔

زِحَافِ غَیر عِلّت: وہ زحاف (تغیر) ہے جو عروض وضرب کے علاوہ کسی دوسرے رکن میں واقع ہو۔

بیان زحافات منفردہ

(۱) **اِذَالَہ**: رکن کے آخر میں واقع وتد مجموع میں ساکن سے پہلے ایک الف داخل کرنا جیسے: مستفعلن سے مستفعلا ن، متفاعلن سے متفاعلان، مفاعلن سے مفاعلان، فاعلن سے فاعلان۔

اذالہ کو تذییل بھی کہتے ہیں جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے مُذَال کہتے ہیں۔ یہ زحاف عروض وضرب میں بیشتر آتا ہے اور کبھی کبھی بحور شکستہ کے حشو اول میں بھی واقع ہوتا ہے اور صدر وابتدا میں کبھی نہیں آتا۔

(۲) **تَرْفِیل** : آخری رکن کے وتد مجموع پر سبب خفیف زیادہ کرنا جیسے: فاعلن سے فاعلاتن، مستفعلن سے مستفعلاتن، متفاعلن سے متفاعلاتن۔

یہ زحاف فارسی اور اردو میں نادر الوقوع (بہت کم پایا جانے والا) ہے اور یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے مُرَفَّل کہتے ہیں۔

(۳) **تَسْبِیغ** : رکن کے آخر میں واقع سبب خفیف کے بیچ میں الف زیادہ کرنا جیسے: مفاعیلن سے مفاعیلا ن (مسبغ)، مفاعلان (مقبوض مسبغ)، مفعولان (اخرم مسبغ)، فاعلان (اشتر مسبغ)، فعولان (محذوف مسبغ)۔

فاعلاتن سے فاعلا تان (اس کی جگہ فاعلیّان استعمال کرتے ہیں)۔

مس تفع لن سے مس تفع لان (مستفعلن متصل میں مستفعلا ن مذال کہلاتا ہے اور منفصل میں مسبغ)۔

فعولن سے فعولان (مسبغ)، فعْلان بسکون عین (اثلم مسبغ)

یہ زحاف عروض وضرب میں بیشتر آتا ہے اور کبھی کبھی بحور شکستہ کے حشو اول میں بھی واقع ہوتا ہے اور صدر وابتدا میں کبھی نہیں آتا اور جس رکن میں یہ زحاف واقع ہوا سے مسبغ کہتے ہیں۔

(۴) **تَشْعِیث**: رکن کے شروع سے وتدِ مجموع کے دوسرے متحرک کو گرانا جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے مُشَعَّث کہتے ہیں جیسے: فاعلاتن سے مفعولن۔ اس میں "علا" وتد مجموع ہے جب اس کا لام گرا تو فاعاتن ہو گیا پھر اسے مفعولن سے بدل لیا گیا اور جیسے مفاعیلن سے مفعولن اس میں "مفا" وتد مجموع ہے جب اس سے "ف" گرا تو ماعیلن ہو گیا اسے مفعولن سے بدل لیا گیا۔ اور جیسے: فعولن سے فَعْلن بسکون عین۔ یہ زحاف عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

فائدہ: کسی سببِ خفیف کے حرف ساکن کو حذف کرنے کے بعد جب اس کا حرفِ متحرک وتد مجموع سے مل کر ایک رکن میں تین حرف متحرک جمع ہو جائیں اور درمیان کے حرف متحرک کو (جو کہ وتد مجموع کا پہلا حرف ہوتا ہے) ساکن کیا جائے تو اسے تسکین کہتے ہیں۔ اگر کسی مُزاحَف متحرک الآخر رکن کے بعد ایسا رکن آجائے جس کے شروع میں وتدِ مجموع ہو اِس طرح دو رکنوں کے بیچ میں مسلسل تین متحرک حروف جمع ہو جائیں تو دوسرے رکن کے پہلے متحرک کے ساکن کرنے کو تخنیق کہتے ہیں اور رکن کو مُخنّق کہتے ہیں۔ (اِس تعریف سے پتا چلا کہ تخنیق کے لئے یہ شرط نہیں کہ وہ مُزاحَف رکن پر واقع ہو بلکہ یہ شرط ہے کہ اس کا ماقبل مزاحف اور متحرک الآخر ہو)

تخنیق میں وتدِ مجموع کا پہلا حرف جسے ساکن کیا جاتا ہے اسے اس کے ماقبل متحرک سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ صدر وابتدا میں تخنیق ممکن نہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ صدر وابتدا سے پہلے کچھ ہوتا ہی نہیں چہ جائیکہ اسے کسی متحرک سے ملایا جائے

تخنیق کی مثال: مثلاً بحرِ ہزج مثمن اخرب مکفوف الحشوَین محذوف الآخر کا وزن ہے: "مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن"۔ اگر ہم اس کے صرف چوتھے رکن میں تخنیق کریں تو یہ صورت بنے گی: "مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُف عولن" جسے ہم اس کے مناسب متفق الوزن "مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلن فَعْلن" سے بدل لیں گے۔ اور اگر صرف تیسرے رکن میں تخنیق کریں تو یہ صورت بنے گی: "مفعولُ مفاعیلم فاعیلُ فعولن" اسے "مفعولُ مفاعیلن مفعولُ فعولن" سے بدل لیں گے۔ اگر صرف دوسرے رکن میں تخنیق کریں تو یہ صورت بنے گی: "مفعولم فاعیلُ مفاعیلُ فعولن" اسے مفعولن مفعولُ مفاعیلُ

فعولن'' سے بدل لیں گے۔اگر تیسرے اور چوتھے رکن میں تخنیق کریں تو یہ صورت بنے گی: ''مفعولُ مفاعیلم فاعیلف عولن'' اسے ''مفعولُ مفاعیلن مفعولن فعْلن'' سے بدل لیں گے۔اگر تیسرے اور دوسرے رکن میں تخنیق کریں تو یہ صورت بنے گی: ''مفعولم فاعیلم فاعیلُ فعولن'' اسے مفعولن مفعولن مفعولُ فعولن'' سے بدل لیں گے۔اگر چوتھے اور دوسرے رکن میں تخنیق کریں تو یہ صورت بنے گی: ''مفعولم فاعیلُ مفاعیلف عولن'' اسے'' مفعولن مفعولُ مفاعیلن فعْلن'' سے بدل لیں گے۔اگر بیک وقت چوتھے، تیسرے اور دوسرے رکن میں تخنیق کریں تو یہ صورت بنے گی: ''مفعولم فاعیلم فاعیلف عولن'' اسے ''مفعولن مفعولن مفعولن فعْلن'' سے بدل لیں گے۔اس طرح تخنیق کے ذریعے ایک وزن کے سات مُتَبادِل اوزان تیار ہو گئے جنھیں ایک کلام میں جس طرح بھی چاہیں استعمال کرسکتے ہیں۔

یہاں ایک سوال یہ ہے کہ تخنیق کے عمل سے ارکان کی شکلیں اور اوزان بدل جاتے ہیں تو کیا مُتاَثّرہ ارکان کا نام بھی بدل جائے گا مثلاً ''مفاعیلُ (مکفوف) اور فعولن (محذوف)'' میں تخنیق کا عمل کیا جائے تو ان دونوں کی صورت یہ ہوگی: ''مفاعیلن فعلن'' تو کیا انھیں علی الترتیب سالم اور اخرم محذوف کہا جائے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ رکن کا نام نہ بدلا جائے البتہ جس رکن میں تخنیق کا عمل کیا گیا ہے اس میں اصل نام کے ساتھ ''مخنق'' بڑھا دیا جائے، مذکورہ مثال میں ''فعْلن'' کو محذوف مخنق اور مفاعیلن کو مکفوف ہی کہا جائے گا' اس کا لحاظ نہ کرنا عروض کے مُسلَّمہ اصولوں کی خلاف ورزی بلکہ پامالی ہے۔

حاشیہ: (تخنیق کو تحسبیق بھی کہا جاتا ہے لیکن اِس عاجز کے نزدیک (تخنیق اور تحسبیق) دونوں میں فرق کرنا چاہیے اور تخنیق کے ذریعے ساکن کیے گئے حرف کو ماقبل متحرک سے ملانے کے عمل کو تحسبیق قرار دینا چاہیے اور رکن کو مُخنَق کہنا چاہیے۔ ویسے تحسبیق کے معنیٰ ہی ''جمع کرنا'' ہیں اور ظاہر ہے کہ تخنیق کے ذریعے ساکن کیے گئے حرف کو ماقبل کے ساتھ جمع کر دیا جاتا ہے اسے مخنق رکن کے ساتھ باقی نہیں رکھا جاتا۔ ۱۲ منہ)

(۵) **ثَلْم**: فعولن میں خرم کر کے یعنی رکن اول سے اس کے وتد مجموع (فعو) کے پہلے حرف کو گرا کر فعلن کرنا۔ (اصل عولن) جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے اثلم کہتے

ہیں۔

(۶) **حَذَذْ** : رکن کے آخر سے وتد مجموع کو ساقط کرنا جیسے : مستفعلن سے فعْلن (اصل مستف ہے اس کی جگہ فعْلن بولتے ہیں)۔متفاعلن سے فعِلن (اصل متفا ہے اس کی جگہ فعِلن بولتے ہیں) اور فاعلن سے فع (اصل فا ہے اس کی جگہ فع بولتے ہیں)۔جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے احذ اور محذوذ کہتے ہیں ۔ اور یہ زحاف عروض و ضرب سے مخصوص ہے۔

(۷) **حَذْف**: رکن کے آخر سے سبب خفیف کو گرانا جیسے: مفاعیلن سے فعولن (اصل مفاعی)۔فاعلاتن سے فاعلن (اصل فاعلا)۔فاع لاتن سے فاع لن (اصل فاع لا) فعولن سے فعَل (اصل فعو) جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے محذوف کہتے ہیں ۔ یہ زحاف عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۸) **خَبْن** : رکن اول کے شروع سے سبب خفیف کے ساکن کو گرانا ۔جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے مخبون کہتے ہیں جیسے : فاعلاتن سے فعلاتن۔ مستفعلن سے مفاعلن (اصل مُتَفْعِلن)، مفاعلان (مخبون مذال) اور مفاعلاتن (مخبون مرفل) خبن کی وجہ سے مستفعلن مفاعلن ہو گیا اور ترفیل کے سبب آخر میں ''تن'' زیادہ ہو گیا۔اور جیسے مس تفع لن سے مفاعلن (اصل متفْعِلن)،فعولن (مخبون مقصور) اور مفعولات سے فعِلات (مخبون) فاعلن سے فعِلن ۔ یہ زحاف شعر کے ہر رکن میں آسکتا ہے۔

(۹) **خَرْم** :رکنِ اول میں واقع مفاعیلن سے پہلا حرف (میم) گرانا ۔مفاعیلن سے میم گرنے کے بعد فاعیلن بچتا ہے اسے اس کے مناسب متفق الوزن سے بدل کر مفعولن کہا جاتا ہے،جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے اخرم کہتے ہیں خرم صدر و ابتدا سے مخصوص ہے۔

(۱۰) **صَلْم**: وتدِ مفروق کو حذف کرنا جیسے: مفعولات سے فعلن (اصل مفعو) جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے اَصْلَم کہتے ہیں۔ یہ زحاف صرف مفعولات سے متعلق ہوتا ہے اور عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۱۱) **طَیّ** : رکن اول میں بلا فاصلہ واقع دو سبب خفیف میں سے چوتھے

ساکن کو گرانا جیسے: مستفعلن سے مُفتَعِلن (اصل مُستَعِلن)۔مفعولات سے فاعلات (اصل مفعُلات) جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے مطوی کہتے ہیں۔زحافِ طے شعر کے ہر رکن میں آسکتا ہے۔

(۱۲) **قَبْض**: رکن سے سبب کے پانچویں حرف ساکن کو گرانا جیسے: مفاعیلن سے مفاعلن اور فعولن سے فعولُ ۔جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے مقبوض کہتے ہیں ۔زحافِ قبض شعر کے ہر رکن میں آسکتا ہے۔

(۱۳) **قَصْر**: رکن کے آخر سے سبب خفیف کا حرفِ متحرک ساقط کرنا جیسے: مفاعیلن سے فعولان (اصل مفاعین) فاعلاتن سے فاعلان یا فاعلات ۔فاع لاتن سے فاع لان یا فاع لات ۔مس تفع لن سے مفعولن (اصل مس تفعن) فعولن سے فعولُ ۔جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے مقصور کہتے ہیں۔یہ زحاف عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۱۴) **قَطْع**: رکن کے آخر میں واقع وتدِ مجموع کے دوسرے متحرک کو حذف کرنا جیسے: مستفعلن سے مفعولن (اصل مستفعِن)،متفاعلن سے فعِلاتن (اصل متفاعِن) ،فاعلن سے فعْلن (اصل فاعِن) جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے مقطوع کہتے ہیں ۔یہ زحاف عروض وضرب کے ساتھ خاص ہے۔

(۱۵) **کَفّ**: سببِ خفیف کے حرفِ ساکن کو گرانا بشرطیکہ وہ رکن کا ساتواں حرف ہو جیسے: مفاعیلن سے مفاعیلُ، فاعلاتن سے فاعلاتُ، فاع لاتن سے فاع لاتُ، مس تفع لن سے مس تفع لُ جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے مکفوف کہتے ہیں۔یہ زحاف عروض وضرب کے علاوہ ہر رکن میں واقع ہوسکتا ہے۔عروض وضرب میں نہ آسکنے کی وجہ اس کا متحرک الآخر ہونا ہے

(۱۶) **کَشْف**: وتد مفروق کے دوسرے متحرک کو گرانا جیسے: مفعولات سے مفعولن (اصل مفعولا) یہ زحاف عروض وضرب کے ساتھ خاص ہے جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے مکشوف کہتے ہیں ۔عروضی کشف کی جگہ کسف اور مکشوف کی جگہ مکسوف بھی بولتے ہیں۔

(۱۷) **وَقْف**: وتدِ مفروق کے دوسرے متحرک کو ساکن کرنا بشرطیکہ وہ رکن

کا ساتواں حرف ہو جیسے: مفعولات سے مفعولاتْ یا مفعولانْ یہ زحاف عروض وضرب کے ساتھ خاص ہے۔

(۱۸) **جَبّ**: آخر کے دو سبب ساقط کرنا جیسے مفاعیلن سے فعَل (اصل مفا) جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے مجبوب کہتے ہیں۔ زِحافِ جبّ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۱۹) **جَذْع**: دو سبب خفیف ساقط کرکے وتد مفروق کا حرف آخر ساکن کرنا جیسے: مفعولات سے فاع جب ''مفعو'' ساقط ہوا تو ''لات'' بچا، اس کی تا ساکن کرکے لات کی جگہ فاع کر دیا گیا۔ جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے مجدوع کہتے ہیں۔ یہ زحاف صدر وابتدا سے خاص ہے۔

(۲۰) **رَفْع**: جس رکن کے شروع میں دو سبب خفیف ہوں ان میں سے ایک سبب خفیف حذف کر دینا جیسے: مستفعلن سے فاعلن (اصل تفعلن) مفعولات سے مفعول (اصل عولات) جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے مرفوع کہتے ہیں۔ یہ زحاف عام ہے کسی بھی مقام پر اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۲۱) **اِضْمَار**: سببِ ثقیل کے دوسرے متحرک کو ساکن کرنا بشرطیکہ وہ رکن کا دوسرا حرف ہو جیسے: متفاعلن سے مستفعلن جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے مُضمر کہتے ہیں۔ یہ زحاف بھی عام ہے۔

(۲۲) **عَصْب**: سببِ ثقیل کے دوسرے متحرک کو ساکن کرنا بشرطیکہ وہ رکن کا پانچواں حرف ہو جیسے: مفاعلتن سے مفاعیلن جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے معصوب کہتے ہیں۔ یہ زحاف بھی عام ہے۔

(۲۳) **عَضَب**: خرم کرکے مفاعلتن کی میم گرانے کو عَضَب کہتے ہیں۔ میم گرانے کے بعد فاعلتُن بچتا ہے اسے مفتعِلن سے بدل لیا جاتا ہے جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے اعضب کہتے ہیں۔ یہ زحاف صدر وابتدا سے مخصوص ہے۔

(۲۴) **عَقْل**: سببِ ثقیل کے دوسرے متحرک کو حذف کرنا بشرطیکہ وہ رکن کا پانچواں حرف ہو جیسے: مفاعلتن سے مفاعلن جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے معقول کہتے

ہیں۔بعض عروضیوں نے کہا کہ عقل مفاعلتن میں عصب وقبض کے اجتماع کا نام ہے۔اس صورت میں بھی مفاعلتن مفاعلن ہوگا لیکن یہ زحاف مفرد نہ رہ کر زحاف مرکب ہوجائے گا۔یہ زحاف بھی عام ہے۔

(۲۵) **وَقْص**:سببِ ثقیل کے دوسرے متحرک کو حذف کرنا بشرطیکہ وہ رکن کا دوسرا حرف ہو جیسے: متفاعلن سے مفاعلن جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے موقوص کہتے ہیں۔یہ زحاف بھی عام ہے۔

بیانِ زحافاتِ مزدوجہ

(۱) **ثَرْم** : فعولن میں قبض مع الخرم کرکے اسے فعلُ بنانا۔فعولن قبض سے فعولُ ہوا اور فعولُ ثرم سے فعلُ ہوگیا۔جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے اثرم کہتے ہیں۔یہ زحاف صدر وابتدا سے مخصوص ہے۔

(۲) **خَبْل** :اجتماعِ طے وخبن۔جیسے مستفعلن سے فَعِلَتن، مستفعلن طَے سے مُستَعِلن اور مُستَعِلن خبن سے مُتَعِلن ہوا اسے فعِلَتن سے بدل لیا۔اور جیسے مفعولات سے فعِلات،مفعولات طے سے مفعُلات اور مفعُلات خبن سے معُلات ہوگیا اسے فعِلات سے بدل لیا۔یہ زحاف عروض وضرب کے علاوہ ہر رکن میں آسکتا ہے جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے مخبول کہتے ہیں۔

(۳) **خَرْب** : مفاعیلن میں کف مع الخرم کرکے اسے مفعولُ بنانا۔مفاعیلن کف سے مفاعیلُ ہوا اور مفاعیلُ خرم سے فاعیلُ ہوگیا،اسے مفعولُ سے بدل لیا۔جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے اخرب کہتے ہیں۔اور یہ صدر وابتدا سے مخصوص ہے

(۴) **خَلْع** : اجتماعِ خبن وقطع: جیسے مستفعلن سے فعولن۔مستفعلن خبن سے مُتَفْعِلن ہوا اور مُتَفْعِلن قطع سے مُتَفْعِن ہوگیا،اسے فعولن سے بدل لیا۔یہ زحاف عروض و ضرب کے ساتھ خاص ہے اسے تخلیع بھی کہتے ہیں جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے مخلوع اور مُخَلَّع کہتے ہیں۔

(۵) **رَبْع** : اجتماعِ خبن وبتر بمعنی قطع مع الحذف: جیسے : فاعلاتن سے فعَلْ ،

فاعلاتن خبن سے فعِلاتن ہوااور فعِلاتن قطع سے فَعِلَتن ہوااور فعِلتن حذف سے فعِل ہوگیا، جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے مربوع کہتے ہیں۔اور یہ عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۶) **شَتْر**: مفاعیلن میں قبض مع الخرم کر کے اسے فاعلن کرنا۔مفاعیلن قبض سے مفاعلن ہوااور خرم سے فاعلن ہوگیا۔جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے اشتر کہتے ہیں۔یہ زحاف صدروابتدا سے مخصوص ہے۔

(۷) **شَکْل** : اجتماعِ کف وخبن :جیسے فاعلاتن سے فعِلاتُ۔فاعلاتن کف سے فاعلاتُ ہوااور فاعِلاتُ خبن سے فعِلاتُ ہوگیا۔اور جیسے مس تفع لن سے مفاعلُ۔مس تفعِ لن کف سے مُس تفعِلُ ہوااور مُس تفعِلُ خبن سے مُتَفْعِلُ ہوگیا اسے مفاعلُ سے بدل لیا، یہ زحاف عروض وضرب کے سوا ہر رکن میں آسکتا ہے جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے مشکول کہتے ہیں۔

(۸) **بَتْر**:اس کے تین معنی ہیں:

ا۔ثلم: فعولن میں اجتماعِ ثلم وحذف۔فعولن ثلم سے فعلن اور فَعْلن حذف سے فع ہوجاتا ہے۔

۲۔ اجتماع حذف وقطع۔جیسے فاعلاتن سے فَعْلن۔فاعلاتن حذف سے فاعلن اور فاعلن قطع سے فَعْلن ہوگیا

۳۔اجتماع خرم و جبّ۔جیسے مفاعیلن سے فع۔مفاعیلن خرم سے فاعیلن اور فاعیلن جبّ سے فع ہوگیا

نوٹ:بتر کے اولیٰ الذکر دونوں معنوں میں تکلف ہے۔اگر اسے زحافِ مرکب نہ مان کر زحافِ مفرد کے تحت رکھا جائے تو بڑی آسانی سے اولیٰ الذکر دونوں معنیٰ ایک زحاف کے تحت آجاتے ہیں اس طرح کہ: جس رکن کے آخر میں سببِ خفیف ہواور اس سے پہلے وتدِ مجموع ہوتو اس وتدِ مجموع کے ساقط کرنے کو بتر کہتے ہیں جیسے فعولن سے فع اور جیسے فاعلاتن سے فَعْلن۔آخر الذکر معنی (اجتماع خرم وجب) کے اعتبار سے بتر زحافِ مرکب ہے اور وہ رباعی کے ساتھ خاص ہے۔

(۹) **جَحْف**: فعِلاتن مخبون کا فاصلۂ صغریٰ حذف کرنا یعنی فعلاتن سے فع کرنا (اصل تن) جس رکن میں یہ زحاف ہوا سے مجحوف کہتے ہیں۔بعض محققینِ فن نے فرمایا کہ جحف اجتماعِ بتر وحذف کو کہتے ہیں۔بتر سے فاعلاتن کا ''عِلا'' گرااور حذف سے ''تُن'' گرا

باقی ''فا'' بچا اسے فع سے بدل لیا۔

(۱۰) **زَلَل** : مفاعیلن میں ہتم (یعنی حذف مع القصر) کے ساتھ خرم کر کے کر کے مفاعیلن کو فاع بنانا، مفاعیلن حذف سے مفاعی ہوا اور قصر سے مفاعی بسکون یا ہوا پھر خرم سے فاعی بسکون یا ہو گیا اسے فاع سے بدل لیا۔ جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے ازل کہتے ہیں۔ یہ زحاف عروض و ضرب سے مخصوص ہے۔

(۱۱) **نحر** : رکنِ مجدوع کے آخری حرف کو ساقط کرنا) جیسے: مفعولات سے فع مفعولات جدع سے فاع ہوا (اصل لات بسکون تا) اور نحر سے فع ہو گیا۔ جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے منحور کہتے ہیں۔

(۱۲) **ھَتْم** : مفاعیلن میں حذف مع القصر کر کے اسے فعولْ بسکونِ لام کرنا۔ مفاعیلن میں حذف سے ''لُن'' گرا باقی رہا ''مفاعی '' اس میں قصر سے عینِ متحرک گر گیا باقی رہا مفاعی بسکونِ یا۔ اسے فعولْ سے بدل لیا۔ جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے اہتم کہتے ہیں۔ اور یہ عروض و ضرب سے مخصوص ہے۔

(۱۳) **جَمَم** : مفاعلتن میں عقل مع الخرم کر کے فاعلن بنانا۔ مفاعلتن عقل سے مفاعِتن ہوا اور مفاعِتن خرم سے فاعِتن ہو گیا اسے فاعلن سے بدل لیا۔ جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے اَجَمّ کہتے ہیں۔ اور یہ صدر و ابتدا سے مخصوص ہے۔

(۱۴) **خَزْل** : اجتماعِ اِضمار و طے: جیسے متفاعلن سے مفتعلن۔ اضمار سے ''متفاعلن'' متْفاعلن بسکونِ تا ہو گیا، پھر طے سے متْفعِلن ہو گیا اسے مفتعلن سے بدل لیا، جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے مخزول کہتے ہیں۔ یہ زحاف عام ہے۔

(۱۵) **نَقْص** : اجتماعِ عصب و کف: جیسے مفاعلتن سے مفعولُ۔ مفاعلتن عصب سے مفاعلْتن بسکونِ لام ہوا پھر کف سے مفاعلْتُ ہو گیا اسے مفاعیلُ سے بدل لیا، جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے منقوص کہتے ہیں۔ یہ زحاف عام ہے۔

(۱۶) **قَصْم** : مفاعلتن میں عصب مع خرم کر کے اسے مفعولن بنانا۔ مفاعلتن عصب سے مفاعلْتن بسکونِ لام ہوا پھر خرم سے فاعلْتن ہو گیا اسے مفعولن سے بدل لیا۔ جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے اقصم کہتے ہیں۔ یہ زحاف صدر و ابتدا سے مخصوص ہے۔

(۱۷) **قَطْف**: اجتماعِ حذف وعصب۔ جیسے مفاعلتن سے فعولن۔ مفاعلتن حذف سے مفاعِلَ ہوا پھر عصب سے مفاعِلْ ہوگیا اسے فعولن سے بدل لیا۔ یہ زحاف عروض وضرب سے مخصوص ہے۔

(۱۸) **عَقْص**: مفاعلتن میں نقص مع الخرم کرکے اسے مفعولُ بنانا۔ مفاعلتن نقص سے مفاعلْتُ بسکونِ لام ہوا، اور مفاعِلْتُ خرم سے فاعلتُ ہوگیا، اسے مفعولُ سے بدل لیا۔ جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے اعقص کہتے ہیں اور یہ صدر وابتدا سے مخصوص ہے۔

زحافات کا محل:

عام زحافات: یعنی وہ زحافات جو صدر وابتدا، حَشْوَین اور عروض وضرب سب میں آسکتے ہیں یہ ہیں: (۱) اِضمار (۲) خبل (۳) خبن (۴) خزل (۵) رفع (۶) شکل (۷) طَے (۸) عصب (۹) عقل (۱۰) قبض (۱۱) کف (۱۲) نقص (۱۳) وقص

صدروابتدا سے مخصوص زحافات: (۱) ثرم (۲) ثلم (۳) جمم (۴) خرب (۵) خرم (۶) شتر (۷) عضب (۸) عقص (۹) قصم۔

عروض وضرب سے مخصوص زحافات: (۱) اِذالہ (۲) بتر (۳) ترفیل (۴) تسبیغ (۵) تشعیث (۶) جبّ (۷) جحف (۸) جدع (۹) حذذ (۱۰) حذف (۱۱) خلع (۱۲) ربع (۱۳) زلل (۱۴) صلم (۱۵) قصر (۱۶) قطع (۱۷) کشف (۱۸) نحر (۱۹) وقف (۲۰) ہتم۔

نوٹ: اذالہ وتسبیغ کا حشو میں واقع ہونا بھی جائز ہے۔

ضبطِ زحافات

ابتدا میں یہ بات بیان کی جاچکی ہے کہ اجزا صورۃً آٹھ اور حکماً دس ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) فعولن (۲) فاعلن (۳) مفاعیلن (۴) مفاعلتن
(۵) متفاعلن (۶) مفعولات (۷) فاعلاتن متصل (۸) فاع لاتن منفصل
(۹) مستفعلن متصل (۱۰) مستفع لن منفصل

اب ہر ایک کے فروع وزحافات بیان کیے جارہے ہیں۔ زحافات کے سبب

مذکورہ اجزا کی بدلی ہوئی شکلیں ان اجزا کی فروع کہلاتی ہیں۔

فعولن کی فروع وزحافات

فعولن کی فروع وزحافات آٹھ ہیں۔

(۱) **قبض**: (پانچویں ساکن کو گرانا) فعولن سے فعولُ بضم لام۔ مقبوض مخنق فَعْلُ یا فاعِ ہے جو کہ صورۃً اثرم ہے۔

(۲) **حذف**: (رکن سالم کے آخر سے سببِ خفیف کو گرانا) فعولن سے فَعَل (اصل فعو)۔ محذوف مخنق فع ہے جو کہ صورۃً ابتر ہے۔

(۳) **قصر**: فعولن سے فعولْ بسکونِ لام۔ مقصور مخنق فاعْ ہے۔

(۴) **ثلم**: فعولن سے فعْلن (اصل عولن)۔ یہ فعولن سے مخنق بھی ہے۔

(۵) **ثرم**: فعولن سے فَعْلُ یا فاعِ (اصل عول)۔

(۶) **بتر**: فعولن سے فع۔

(۷) **تسبیغ**: فعولن سے فعولان۔

(۸) **ثلم مع تسبیغ**: فعولن سے فعْلان (اثلم مسبغ)۔

فاعلن کی فروع وزحافات

فاعلن کی فروع وزحافات دس ہیں۔

(۱) **خبن**: فاعلن سے فَعِلن بکسرِ عین۔ مخبون مسکن فعْلن ہے جو کہ صورۃً مقطوع ہے۔

(۲) **قطع**: فاعلن سے فعْلن بسکونِ عین۔

نوٹ: جب فعْلن بسکون عین عروض وضرب کے علاوہ میں یا تمام شعر میں آئے تو اسے مخبون مسکّن کہنا چاہیے اور عروض وضرب میں واقع ہو تو مقطوع جاننا چاہیے۔

(۳) **خلع**: فاعلن سے فَعِل بکسر عین وبسکون لام۔

(۴) **حذذ**: فاعلن سے فع۔

(۵) **اذالہ**: فاعلن سے فاعلان۔

(۶) **تَرْفِیْل**: فاعلن سے فاعلاتن۔

(۷) **خبن مع اذالہ**: فاعلن سے فَعِلان بکسرِ عین (مخبون مذال)۔

(۸) **خبن مع ترفیل**: فَعِلاتن (مخبون مرفل)۔

(۹) **قطع مع اذالہ**: فاعلن سے فُعْلان بسکون عین۔اس کی جگہ مفعولْ بھی کہاجاتا ہے(مقطوع مذال) یہ مخبون مذال مسکن بھی ہے۔

(۱۰) **خبن مع ترفیل وتسکین**: مفعولن (اصل فعْلاتن بسکونِ عین۔مخبون مرفل مسکن)۔

مفاعیلن کی فروع وزحافات

مفاعیلن کی فروع وزحافات سترہ ہیں۔

(۱) **خَرْم**: مفاعیلن سے مفعولن (اصل فاعیلن) مفاعیلن سے مخنق بھی مفعولن ہے۔

(۲) **کَفّ**: مفاعیلن سے مفاعیلُ بضم لام۔

(۳) **قَصْر**: مفاعیلن سے مفاعیل بسکون لام۔اس کی جگہ فعولان بھی بولا جاتا ہے۔اسے مقصور کے علاوہ مخذوف مسبّغ بھی کہاجاسکتا ہے۔

(۴) **قَبْض**: مفاعیلن سے مفاعلن ۔

(۵) **شَتْر**: مفاعیلن سے فاعلن ۔مقبوض مخنق بھی فاعلن ہے۔

(۶) **حَذْف**: مفاعیلن سے فعولن (اصل مفاعی)۔

(۷) **خَرْب**: مفاعیلن سے مفعولُ (اصل فاعیل) مکفوف مخنق بھی مفعولُ ہے۔

(۸) **هَتْم**: مفاعیلن سے فعولْ بسکون لام (اصل مفاع بسکون عین) یہ زحاف مصرع کے آخر میں آتا ہے۔

(۹) **جَبّ**: مفاعیلن سے فَعَل بفتحِ عین وسکون لام (اصل مفا)۔

(۱۰) **زَلَلْ**: مفاعیلن سے فاع۔اہتم مخنق بھی فاعْ ہے۔

(۱۱) **بَتْر**: مفاعیلن سے فع (اصل فا)۔مجبوب مخنق بھی فع ہے۔

(۱۲) **تَسْبِیْغ**: مفاعیلن سے مفاعیلان (مسبغ)۔

(۱۳) **قبض مع تسبیغ**: مفاعیلن سے مفاعلان (مقبوض مسبغ)

(۱۴) **خرم مع تسبیغ**: مفاعیلن سے مفعولان (اخرم مسبغ)۔یہی مسبغ مخنق بھی ہے۔

(۱۵) **شتر مع تسبیغ**: مفاعیلن سے فاعلان (اشتر مسبغ) مقبوض مسبغ مخنق بھی فاعلان ہے۔

(۱۶) **خرم مع حذف**: مفاعیلن سے فَعُلن (اخرم محذوف)۔محذوف مخنق بھی فعُلن ہے۔

(۱۷) **خرم مع قصر**: مفاعیلن سے فعْلان بسکون عین (اخرم مقصور)۔مقصور مخنق بھی فعْلان ہے۔

مفاعلتن کی فروع وزحافات

مفاعلتن کی فروع وزحافات آٹھ ہیں۔

(۱) **عَصْب**: مفاعلتن سے مفاعیلن (اصل مفاعلْتن بسکونِ لام)۔

(۲) **عَضَب**: مفاعلتن سے مفتعلن (اصل فاعلتن)۔

(۳) **قَصْم**: مفاعلتن سے مفعولن (اصل فاعلْتن بسکون لام)۔

(۴) **عَقْل**: مفاعلتن سے مفاعلن (اصل مفاعِتن) مفاعلن معقول بحر وافر سے مخصوص ہے اس کے علاوہ میں نہیں آتا ہے۔

(۵) **جَمَم**: مفاعلتن سے فاعلن (اصل فاعِتن)۔

(۶) **نَقْص**: مفاعلتن سے مفاعیلُ بضم لام (اصل مفاعلْتُ)۔

(۷) **عَقْص**: مفاعلتن سے مفعولُ (اصل فاعلْتُ)۔

(۸) **قَطْف**: مفاعلتن سے فعولن (اصل مفاعلْ)۔

متفاعلن کی فروع وزحافات

متفاعلن کی فروع وزحافات سولہ ہیں۔

(۱) **اِضْمَار:** متفاعلن سے مستفعلن (اصل مُتْفاعلن بسکونِ تا)۔

(۲) **وَقْص:** متفاعلن سے مفاعلن ۔مفاعلن موقوص بحر کامل کے ساتھ خاص ہے۔

(۳) **خَزْل:** متفاعلن سے مفتعلن (اصل متفعلن)۔

(۴) **قَطْع:** متفاعلن سے فَعِلاتن بکسرِ عین۔

(۵) **حَذَذْ:** متفاعلن سے فَعِلن بکسرِ عین (اصل مُتَفا)۔

(۶) **اِذَالَہ:** متفاعلن سے متفاعلان۔

(۷) **تَرْفِیْل:** متفاعلن سے متفاعلاتن۔

(۸) **اِضمار مع اذالہ:** متفاعلن سے مستفعلا ن (مضمر مذال)۔

(۹) **وقص مع اذالہ:** متفاعلن سے مفاعلان (موقوص مذال)۔

(۱۰) **خزل مع اذالہ:** متفاعلن سے مفتعلا ن (مخزول مذال)۔

(۱۱) **حذذ مع اذالہ:** متفاعلن سے فَعِلا ن بکسرعین (احذ مذال)۔

(۱۲) **اضمار مع ترفیل:** متفاعلن سے مستفعلا تن (مضمر مرفل)

(۱۳) **وقص مع ترفیل:** متفاعلن سے مفاعلاتن (موقوص مرفل)

(۱۴) **خزل مع ترفیل:** متفاعلن سے مفتعلا تن (مخزول مرفل)۔

(۱۵) **قطع مع اضمار:** متفاعلن سے مفعولن (مقطوع مضمر)۔

(۱۶) **حذذ مع اضمار:** متفاعلن سے فعْلن بسکون عین (محذوذ مضمر)۔

مفعولات کی فروع وزحافات

مفعولات کی فروع وزحافات سترہ ہیں۔

(۱) **وَقْف:** مفعولات سے مفعولانْ بسکونِ نون (اصل مفعولاتْ بسکونِ تا)۔

(۲) **طَیّ:** مفعولات سے فاعلاتُ بضم تا (اصل مفعُلا ت)۔

(۳) **خَبُل:** مفعولات سے فعلاتُ بضم تا (اصل معلات)۔

(۴) **کَشُف:** مفعولات سے مفعولن (اصل مفعولا)۔

(۵) **رَفُع:** مفعولات سے مفعولُ بضم لام (اصل عولات)۔

(۶) **صَلُم:** مفعولات سے فَعْلن بسکون عین (اصل مفعو)۔

(۷) **جَدُع:** مفعولات سے فاع بسکون عین (اصل لات)۔

(۸) **نَحُر:** مفعولات سے فع (اصل لت)۔

فائدہ: مجدوع اور منحور ہم وزن شمار کیے جاتے ہیں۔

(۹) **خَبُن:** مفعولات سے مفاعیلُ بضم لام۔

(۱۰) **طی مع وقف:** مفعولات سے فاعلانْ بسکون نون (مطوی موقوف)۔

(۱۱) **طی مع کشف:** مفعولات سے فاعلن (مطوی مکشوف)۔

(۱۲) **خبن مع وقف:** مفعولات سے مفاعیلْ بسکون لام عام طور پر اس کی جگہ فعولانْ بولتے ہیں (مخبون موقوف)۔

(۱۳) **خبن مع کشف:** مفعولات سے فعولن (مخبون مکشوف)

(۱۴) **خبن مع رفع:** فعول (مخبون مرفوع)۔

(۱۵) **خبل مع وقف:** مفعولات سے فعلاتْ بضم عین وسکون تا (مخبول موقوف) اس کی جگہ فِعِلان بکسرِ عین بھی مستعمل ہے۔

(۱۶) **خبل مع وقف وتسکین:** مفعولات سے فعْلان بسکون عین (مخبول موقوف مسکن)۔

(۱۷) **خبل مع کشف:** مفعولات سے فعِلن بکسر عین (مخبول مکشوف)

فاعلاتن متصل کی فروع وزحافات

فاعلاتن کی فروع وزحافات سولہ ہیں۔

(۱) **خَبْن**: فاعلاتن سے فَعِلاتن بکسر عین۔ فَعِلاتن سے مخبون مسکن مفعولن ہے جو کہ صورۃً مشعث ہے۔

(۲) **کَفّ**: فاعلاتن سے فاعلاتُ بضم تا۔

(۳) **قَصْر**: فاعلاتن سے فاعلانْ بسکون نون (اصل فاعلات بسکون تا)۔

(۴) **تَشْعِیْث**: فاعلاتن سے مفعولن۔

(۵) **شَکْل**: فاعلاتن سے فَعِلاتُ بکسر عین وضم تا یہ زحاف بحر مضارع میں نہیں آتا ہے اس لیے کہ خبن و کف جمع ہونے کا نام شکل ہے اور بحر مضارع کے فاع لاتن میں خبن ہی نہیں ہوتا۔

(۶) **حَذْف**: فاعلاتن سے فاعلن۔

(۷) **بَتْر**: فاعلاتن سے فَعْلن (اصل فاعل بسکون لام) فعلن کو ابتر کے علاوہ مشعث محذوف، مخبون محذوف مسکن، مقطوع اور مقطوع محذوف بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔

(۸) **رَبْع**: فاعلاتن سے فَعِل بکسر عین وسکون لام۔

(۹) **جَحْف**: فاعلاتن سے فع۔

(۱۰) **تَسْبِیْغ**: فاعلاتن سے فاعلیّان (اصل فاعلاتان)۔

(۱۱) **خبن مع قصر**: فاعلاتن سے فَعِلاتْ (بکسر عین وسکون تا) مخبون مقصور اس کی جگہ فَعِلان بھی بولتے ہیں۔

(۱۲) **خبن مع قصر وتسکین**: فاعلاتن سے فعْلان بسکون عین و نون (مخبون مسکن مقصور) اسے مشعث مقصور، مقطوع مسبغ اور ابتر مسبغ بھی کہا جاسکتا ہے۔

(۱۳) **خبن مع حذف**: فاعلاتن سے فَعِلن (مخبون محذوف)۔

(۱۴) **جحف مع تسبیغ**: فاعلاتن سے فاعْ بسکون عین (مجحوف مسبغ)۔

(۱۵) **خبن مع تسبیغ**: فاعلاتن سے فَعِلیّان بکسر عین ولام وتشدید یا (مخبون مسبغ)۔

(۱۶) **تشعیث مع تسبیغ**: فاعلاتن سے مفعولان مشعث مسبغ اسے مخبون مسکن مسبغ بھی کہتے ہیں۔

فاع لاتن منفصل کی فروع وزحافات

فاعِ لاتن منفصل میں عموماً تین زحافات ہوتے ہیں۔

(۱) **کَفّ**: فاع لاتن سے فاع لاتُ بضم تا۔

(۲) **قَصْر**: فاع لاتن سے فاع لاتْ بسکون نون (اصل فاعلات بسکون تا)۔

(۳) **حَذْف**: فاعلاتن سے فاع لن (اصل فاعلا)۔

مستفعلن متصل کی فروع وزحافات

مستفعلن متصل کی فروع وزحافات بیس ہیں۔

(۱) **خَبْن**: مستفعلن سے مفاعلن (اصل مُتَفْعلن بسکون فا)۔

(۲) **طَیّ**: مستفعلن سے مفتعلن (اصل مستعلن)۔

(۳) **قَطْع**: مستفعلن سے مفعولن (اصل مستفعل بسکون لام)۔

(۴) **خَبْل**: مستفعلن سے فَعِلَتُن (اصل مُتَعِلن)۔

(۵) **خَلْع**: مستفعلن سے فعولن (اصل مُتَفْعِلْ بفتح تا وسکون فا وکسر عین و سکون لام)۔

(۶) **رَفْع**: مستفعلن سے فاعلن (اصل تفْعِلن)۔

(۷) **رفع مع خبن**: فَعِلن (مرفوع مخبون) مرفوع مخبون مسکن فعْلن بسکونِ عین ہے جو کہ صورۃً احذ ہے۔

(۸) **رفع مع اذالہ**: فاعلان۔

(۹) **حَذَذ**: مستفعلن سے فعْلن بسکونِ عین (اصل مستف)۔

(۱۰) **اِذَالَہ**: مستفعلن سے مستفعلان۔

(۱۱) **تَرْفِیْل**: مستفعلن سے مستفعلاتن۔

(۱۲) **خبن مع اذالہ:** مستفعلن سے مفاعلان (مخبون مذال)۔
(۱۳) **طی مع اذالہ:** مستفعلن سے مفتعلان (مطوی مذال)۔
(۱۴) **طی مع ترفیل:** مفتعلاتن (مطوی مرفل)۔
(۱۵) **خبل مع اذالہ:** مستفعلن سے فعِلَتان بتحریک عین و لام (مخبول مذال)۔
(۱۶) **خبن مع ترفیل:** مستفعلن سے مفاعلاتن (مخبون مرفل)
(۱۷) **حذذ مع حذف:** مستفعلن سے فع (محذوذ محذوف) مجدوع مقطوع بھی فع ہے۔
(۱۸) **حذذ مع قصر:** مستفعلن سے فاع (محذوذ مقصور)۔
(۱۹) **جدع:** فعِل۔
(۲۰) **جدع مع اِذالہ:** فعول۔

مس تفع لن منفصل کی فروع وزحافات

مس تفع لن منفصل کی فروع وزحافات سات ہیں۔
(۱) **خَبن:** مس تفع لن سے مفاع لن (اصل متفع لن)۔
(۲) **قَصر:** مس تفع لن سے مفعولن (اصل مس تفعل بسکون لام)۔
(۳) **شَکُل:** مس تفع لن سے مفاعلُ بضم لام۔
(۴) **صلم:** فعْلن۔
(۵) **تَسبِیغ:** مس تفع لن سے مستفعلان (مستفع لان)۔
نوٹ: مستفعلن متصل سے مستفعلان مذال کہلاتا ہے اور منفصل سے مسبغ۔
(۶) **کَفّ:** مس تفع لن سے مُس تفعلُ بضم لام۔
(۷) **خبن مع قصر:** مس تفع لن سے فعولن (مخبون مقصور)۔
(۸) **خبن مع اذالہ:** مس تفع لن سے مفاعلان (مخبون مذال)۔

بحروں سے خاص حذف وعدمِ حذف

بحروں سے خاص حذف وعدمِ حذف کی تین صورتیں ہیں:

(۱) مُعَاقَبَہ (۲) مُراقَبَہ (۳) مُکانَفَہ

مُعَاقَبَہ: دوسبب خفیف جمع ہونے کی صورت میں دونوں میں سے کسی بھی ایک کے ساکن کا عدم حذف لازم ہونا اس طرح کہ دونوں کو یا ایک کو باقی ہی رکھیں۔ مثلاً بحرِ مجتث میں مس تفع لن کی سین اور نون کے درمیان معاقبہ ہے۔ تو اس میں دونوں کو ایک ساتھ گرانا جائز نہیں۔

مُرَاقَبَہ: دوسبب خفیف جمع ہونے کی صورت میں اُن میں سے لازماً ایک کو ہی باقی رکھنا۔ مثلاً بحرِ مضارع میں مفاعیلن کی ''ی'' اور ''ن'' کے درمیان مراقبہ ہے لہٰذا ان میں سے ایک کو حذف کرنا بہر صورت لازم ہوگا۔

مُکَانَفَہ: دوسبب خفیف جمع ہونے کی صورت میں کسی کو بھی باقی رکھنے اور گرانے کا عدمِ لزوم۔ مثلاً بحرِ سریع میں مستفعلن میں سین اور فا کے درمیان مکانفہ ہے، چاہیں تو دونوں کو باقی رکھیں یا دونوں کو حذف کر کے فَعِلَتُن کرلیں یا ایک کو حذف کر کے مفاعلن یا مفتعلن بنالیں۔

حدائق بخشش میں استعمال شدہ بحور واوزان کی تفصیل

حدائق بخشش اول و دوم میں ۸۹ رباعیات چھوڑ کر کل ۱۱۹ کلام ہیں جن کی تفصیل بحور کی تعیین کے ساتھ درج ذیل ہے۔

بحرِ ہزج

بحر ہزج بحورِ مفردہ میں سے ہے جو کہ مفاعیلن کی تکرار سے حاصل ہوتی ہے۔
امام علم وفن شہنشاہ ملک سخن سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس بحر میں متعدد کلام لکھے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بحرِ ہزج مثمن سالم: مفاعیلن ۴+۴ بار

اس کے عروض وضرب مسبغ یعنی مفاعیلان بھی آتے ہیں اور کبھی ایک مسبغ ہوتا ہے اور دوسرا سالم اور اس میں درمیانِ مصرع بھی تسبیغ جائز ہے بعض شعرا نے بحر ہزج مثمن سالم کو مضاعف بھی استعمال کیا ہے۔

حدائقِ بخشش (اول و دوم) میں سات کلام ہزج مثمن سالم میں ہیں اور وہ یہ ہیں:

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا ۱ نظر آتا ہے اِس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا
زمانہ حج کا ہے جلوہ دیا ہے شاہد گل کو ۲ الٰہی طاقتِ پرواز دے پر ہائے بلبل کو
اندھیری رات ہے غم کی، گھٹا عصیاں کی کالی ہے ۳ دلِ بیکس کا اِس آفت میں آقا تو ہی والی ہے
گنہگاروں کو ہاتف سے نوید خوش مآلی ہے ۴ مبارک ہو شفاعت کے لیے احمد سا والی ہے
نہ عرش ایمن اِنّی ذاھبٌ میں میہمانی ہے ۵ نہ لُطفِ اُدنُ یا احمد نصیبِ لن ترانی ہے
اَلَا یَا اَیُّھَا السَّاقِی! اَدِر کَاسًا وَّ نَا وِلُھَا ۶ کہ بر یادِ شہِ کوثر بنا سازیم محفلہا
بکارِ خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللّٰہ ۷ پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللّٰہ

ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف/مقصور: مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن/فعولان ۲ بار

اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول و دوم) میں درجِ ذیل دو کلام ہیں:

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماوا ہے ہمارا ۱ خاکی تو وہ آدم جدِ اعلیٰ ہے ہمارا
سر تا بہ قدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول ۲ لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

ہزج مثمن اخرب مکفوف مکفوف مخنق سالم الآخر: مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن ۲ بار

اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول و دوم) میں درجِ ذیل تین کلام ہیں:

شورِ مہِ نو سن کر تجھ تک میں دواں آیا ۱ ساقی! میں ترے صدقے مَے دے رمَضاں آیا
مومن وہ ہے جو ان کی عزّت پہ مَرے دل سے ۲ تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مَرے دل سے
سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے ۳ جب ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

نوٹ: اس بحر میں حشو اول مسبغ (مفاعیلان) بھی ہو سکتا ہے۔

ہزج مسدس محذوف/مقصور: مفاعیلن مفاعیلن فعولن/فعولان ۲ بار

اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول ودوم) میں درجِ ذیل پانچ کلام ہیں:

ترا ذرہ مہِ کامل ہے یا غوث ۱ ترا قطرہ یم سائل ہے یا غوث
جو تیرا طفل ہے کامل ہے یا غوث ۲ طفیلی کا لقب واصل ہے یا غوث
بدل یا فرد جو کامل ہے یا غوث ۳ ترے ہی در سے مستکمل ہے یا غوث
طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث ۴ مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث
زعکست ماہِ تاباں آفریدند ۵ زبوئے تو گلستاں آفریدند

ہزج مسدس اخرب مقبوض مخنّق محذوف/مقصور: مفعول مفاعلن فعولن /فعولان ۲ بار

اس بحر میں تخنیق کے عمل سے مفعول کی جگہ مفعولن اور مفاعلن کی جگہ فاعلن آسکتا ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر صدر وابتدا مفعول آئے تو حشو مفاعلن آئے گا اور اگر صدر وابتدا مفعولن ہو تو حشو فاعلن ہوگا اور عروض وضرب محذوف (فعولن) یا مقصور (فعولان) ہوں گے۔

اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول ودوم) میں درجِ ذیل تین کلام ہیں:

غم ہو گئے بے شمار آقا ۱ بندہ تیرے نثار آقا
اللہ کے نبی سے ۲ فریاد ہے نفس کی بدی سے
ایمان ہے قالِ مصطفائی ۳ قرآن ہے حالِ مصطفائی

بحر ہزج کے اوزان

نوٹ: اختلافِ ارکان وزِحافات کے سبب جس بھی بحر کے مصرعے سکتہ اور تکلّف کے ساتھ پڑھے جائیں اسے شکستہ بحر کہتے ہیں بیانِ اوزان کے دوران صرف رائج ومتداول بحروں کو ذکر کیا جائے گا شکستہ غیر متداول اور نامانوس بحروں کو حاشیہ میں ذکر کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

۱۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن ۲ بار (بحر ہزج مثمن سالم) جیسے:

بکارِ خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ

۲۔مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن/فعولان ۲ بار (ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف / مقصور) جیسے:

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماوا ہے ہمارا — خاکی تو وہ آدم جدِ اعلیٰ ہے ہمارا

۳۔مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن ۲ بار (ہزج مثمن اخرب مکفوف مکفوف مخنّق سالم الآخر)

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے — جب ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

اس میں عروض وضرب مسبغ لانا بھی درست ہے اور دونوں مصرعوں کے حشوِ اول میں تسبیغ بھی روا ہے۔

۴۔فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن ۲ بار (ہزج مثمن اشتر مکفوف مقبوض مخنّق سالم الآخر) جیسے:

ہم ہیں مصطفیٰ والے مصطفیٰ ہمارے ہیں — وہ ہمیں دو عالم میں جان و دل سے پیارے ہیں ﷺ

۵۔مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن ۲ بار (ہزج مثمن مقبوض) جیسے:

حضور سید الانام جانِ کائنات ہیں — نگاہِ اہلِ حق میں وہ حقیقۃً حیات ہیں

اس میں عروض وضرب مسبغ (مفاعلان) لانا جائز ہے۔

۶۔مفاعیلن مفاعیلن فعولن/فعولان (ہزج مسدس محذوف الآخر/مقصور الآخر) جیسے:

بدل یا فرد جو کامل ہے یا غوث — ترے ہی در سے مستکمل ہے یا غوث

کہے کیا ہائے زخمِ دل ہمارا — ذہن پایا لب گویا نہ پایا

۷۔مفعول مفاعلن فعولن/فعولان (ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف یا مقصور) جیسے:

ایمان ہے قالِ مصطفائی — قرآن ہے حالِ مصطفائی

بیضاویِ صبح کابیاں ہے — تفسیرِ کتابِ آسماں ہے

اس وزن میں تخنیق کے عمل سے مفعول کی جگہ مفعولن اور مفاعلن کی جگہ فاعلن آ سکتا ہے۔

۷۔مفاعیلن مفاعیلن/مفاعیلان ۲ بار (ہزج مربع سالم/مسبغ) جیسے:

ہلالِ عیدِ جاں افزا — دکھائی دے گیا ہر جا

۸۔ مفاعیلن فعولن (ہزج مربع محذوف/مقصور) جیسے:

مدینے کا چمن ہے عجب اس کی پھبن ہے

۹۔ مفاعلن مفاعلن (ہزج مربع مقبوض) جیسے:

یہ کیا ہوا تجھے صنم ہے چشمِ ناز کیسے نم

۱۰۔ مفاعلن فَعَل/فعول (ہزج مربع مقبوض مجبوب/اہتم) جیسے:

یہیں رہا کرو ستم سہا کرو

۱۱۔ مفعول مفاعیلن/مفاعیلان (ہزج مربع اخرب سالم الآخر/مسبغ الآخر) جیسے:

واللہ تری چاہت ہے سب سے بڑی دولت

۱۲۔ مفعول فعولن/فعولان (ہزج مربع اخرب مقصور الآخر/محذوف الآخر) جیسے:

اللہ رے تری شان دل تجھ پہ ہے قربان

حاشیہ: بحرِ ہزج کے اوزانِ غیر متداولہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن فعولن/فعولان (ہزج مثمن محذوف/مقصور) جیسے: نہ گھر کا ہوں نہ اس در کا یہ حالت ہوگئی ہے۔

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن فع (بحر ہزج مثمن ابتر) جیسے: تڑپتا ہے بلکتا ہے ترا شیدائی۔

مفاعیل مفاعیل مفاعیل فعولن/فعولان (ہزج مثمن مکفوف محذوف/مقصور) جیسے: دغا باز! ابھی بھاگ ترا کام نہیں ہے۔

مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلن (ہزج مثمن مکفوف سالم الآخر) جیسے: نہیں کوئی خطا کار زمانے میں مرے جیسا۔

مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع (ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف اہتم مخنق) جیسے: رہنے کی ہمیں یہاں یہی ہے اک راہ۔

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلن (ہزج مثمن اخرب مکفوف مکفوف سالم) جیسے: ہم آکے ترے پاس رہے پیاس کے مارے کیوں۔

مفعولن فاعلن مفاعیل فعل (ہزج مثمن اخرب مقبوض مخنق مکفوف مجبوب) جیسے: لب پر تھا خیر سے ترا نام وہاں

مفعول مفاعیلن مفعول فعول (ہزج مثمن اخرب مکفوف مکفوف مخنق اہتم) جیسے: احسان کرے ہم پر اللہ کریم۔

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن (ہزج مسدس سالم) جیسے: مری کیا ہے ترے آگے کوئی ہمت۔

فاعلن مفاعلن مفاعلن (ہزج مسدس مقبوض) جیسے: حقیقتاً تمھیں تو ہو مرے عدو۔

مفاعیل مفاعیل فعولن/فعولان (ہزج مسدس مکفوف محذوف/مقصور) جیسے: چلے آؤ محبت سے مرے پاس۔

مفعول مفاعلن مفاعیلن (ہزج مسدس اخرب مقبوض سالم الآخر) جیسے: آجا تو یہاں، ابھی وہاں مت جا۔

مفعول مفاعلن مفاعلن (ہزج مسدس اخرب مقبوض) جیسے: مت جاؤ وہاں کبھی، یہیں رہو۔

مفعول مفاعیل مفاعیلن (ہزج مسدس اخرب مکفوف سالم الآخر) جیسے: تم بھی تو ہمارے تھے ہمارے ہو۔

مفعول مفاعیل فعولن/فعولان (ہزج مسدس اخرب مکفوف محذوف/مقصور) جیسے: ہر سمت مصیبت کی گھٹا ہے۔

مفعولن فاعلن فعولن/فعولان (ہزج مسدس اخرب مقبوض مخنق محذوف/مقصور) جیسے: پوری کر تو مری ضرورت۔

مفعول مفاعیل فعَل/فعول (ہزج مسدس اخرب مکفوف مجبوب/اہتم) جیسے: کیا درد تری بات میں ہے۔

نوٹ: تخنیق کے عمل سے اس وزن کے کئی متبادل اوزان نکل سکتے ہیں۔

بحر رجز مثمن سالم (مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ۲ بار)

اس بحر کے عروض وضرب مذال (مستفعلان) بھی آسکتے ہیں۔ اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول ودوم) میں درج ذیل دو کلام ہیں:

شب زلف یا مشکِ ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں ۱ رخ دن ہے یا مہرِ سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

جانِ دل وروح رواں یعنی شہِ عرش آستاں ۲ اے شافعِ تر دامناں وے چارۂ دردِ نہاں

بحر رجز مثمن مطوی مخبون/مخبون مذال (مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن/مفاعلان ۲ بار)

اس بحر میں حشو اول مذال (مفاعلان) بھی روا ہے۔

اس وزن پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے چار کلام ہیں:

کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں ۱ پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں

دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں ۲ پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں

بیٹھے بٹھائے بدنصیب سر پہ بلا اٹھائی کیوں ۳ یادِ وطن ستم کیا دشتِ حرم سے لائی کیوں

جانِ مراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے ۴ عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے

رجز مسدس مخبون، مرفوع، مخلوع مضاعف (مفاعلن فاعلن فعولن، مفاعلن فاعلن فعولن ۲ بار)

اِس وزن پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے دو کلام ہیں:

۱۔ اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے

زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

۲۔ وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لیے تھے

نوٹ: ان دونوں کلاموں کی تقطیع بحرِ مقتضب مثمن مخبون مرفوع مخبون مرفوع مسکن مضاعف (فعول فعْلن فعول فعْلن فعولُ فعْلن فعولُ فعْلن ۲ بار) پر بھی کی جاسکتی ہے۔

بحر رجز کے اوزان

۱۔ مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ۲ بار جیسے:

رخ دن ہے یا مہرِ سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں　　　شب زلف یا مشکِ ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

۲۔ مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن/ مفاعلان (بحر رجز مثمن مطوی مخبون/مخبون مذال)

جیسے:

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں　　　دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

نوٹ: اس بحر میں حشو اول مذال (مفاعلان) بھی روا ہے۔

۳۔ مفاعلن فاعلن فعولن (رجز مسدس مخبون، مرفوع، مخلوع) جیسے:

وہی قرارِ قُلوبِ مضطر　　　وہی بہارِ گلِ معطَّر

بعض کتابوں میں اس طرح کے اشعار کی تقطیع "فعولُ فعلن فعولُ فعلن" سے کی گئی ہے اور اِس وزن کو بحرِ متقارب مقبوض اثلم قرار دیا گیا ہے جبکہ یہ بالکل غلط اور غیر حقیقی تقطیع ہے اِس لئے کہ "فعولُ فعلن فعولُ فعلن" کو بحرِ متقارب مقبوض اثلم ماننے کی صورت میں حشو اور عروض وضرب میں ثلم ماننا پڑے گا جبکہ ثلم صدر وابتدا سے خاص ہے۔ البتہ اس وزن کو بحرِ متقارب مقبوض اثلم کے بجائے بحرِ مقتضب مثمن مخبون مرفوع مخبون مرفوع مسکن قرار دیکر "فعول فعْلن فعول فعْلن" ۲ بار۔ سے تقطیع کی جاسکتی ہے۔ بعض مہربانوں نے "مفاعلاتن مفاعلاتن" سے تقطیع کی ہے اور اس وزن کو رجز مخبون مرفل قرار دیا ہے جبکہ یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ ترفیل عروض وضرب کے ساتھ خاص ہے صدر وابتدا اور حشو میں اس کا وقوع ماننا اصولِ فن کی خلاف ورزی ہے۔

۵۔ مستفعلن مستفعلن ۲ بار (رجز مربع سالم) جیسے:

یہ غوث کا دربار ہے　　　پائیں گے جو درکار ہے

۶۔ مفتعلن مفاعلن ۲ بار (رجز مربع مطوی مخبون) جیسے:

دل کو قرار اب کہاں　　　چارۂ کار اب کہاں

حاشیہ: بحر رجز کے اوزانِ غیر متداولہ:

مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن/مفتعلان (رجز مثمن مطوی) جیسے: دور نہ جا، دور نہ جا، پاس میں آ، پاس میں آ۔

مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن (رجز مثمن مخبون مطوی) جیسے: رہے دعائے سَحَری ملے وہی رشکِ پری۔

فاعلن مفاعلن فاعلن مفاعلن (رجز مثمن مرفوع مخبون) جیسے: اب تجھے یہ کیا ہوا؟ آ مجھے بتا ذرا۔

مستفعلن مستفعلن مستفعلن (رجز مسدس سالم) جیسے: یوں ہی نہ جا، یہ تو بتا، تو کون ہے؟

مفتعلن مفتعلن مفتعلن (رجز مسدس مطوی) جیسے: تیرے لیے، دکھ نہ رہے، سکھ ہی رہے۔

بحر رمل

اس کا اصل وزن ''فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن'' ۲ بار ہے یہ بحر مثمن، مسدس، مربع معشر اور مضاعف بھی استعمال ہوتی ہے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس بحر میں مثمن، مسدس اور مربع تین طرح کلام لکھے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

رمل مثمن مخبون محذوف مسکن سالم الاول: فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن بسکون عین ۲ بار

اس بحر میں فعْلن محذوف مسکن کو فعِلن بکسر عین مخبون محذوف اور فعْلان بسکون عین مشعث مقصور اور فعِلان بکسر عین مخبون مقصور بھی لایا جاسکتا ہے اس کے رکنِ اول کو سالم (فاعلاتن) اور مخبون (فعِلاتن) دونوں طرح سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول و دوم) میں ۱۹ کلام ہیں اور چند اشعار کے سوا سارے کلام سالم الصدر والابتدا ہیں۔ تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا ا ''نہیں'' سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

(رمل مثمن مخبون محذوف مسکن سالم الاول)

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

(رمل مثمن مخبون محذوف مسکن مقصور العروض)

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا

(رمل مثمن مخبون محذوف العروض سالم الاول)

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب　　سچے سورج وہ دل آرا ہے اجالا تیرا

(رمل مثمن مخبون محذوف مسکن، والعروض مشعث مقصور)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا ۲ اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا ۳ تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

الاماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا ۴ مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا ۵ ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلمدان گیا

(رمل مثمن مخبون محذوف سالم الاول)

تابِ مرآت سحر گرد بیابان عرب ۶ غازۂ روئے قمر دود چراغان عرب

پھر اٹھا ولولۂ یاد مغیلان عرب ۷ پھر کھنچا دامنِ دل سوئے بیابان عرب

جو بنوں پر ہے بہارِ چمن آرائی دوست ۸ خلد کا نام نہ لے بلبلِ شیدائی دوست

بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبدالقادر ۹ سرّ باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبدالقادر

گزرے جس راہ سے وہ سید والا ہو کر ۱۰ رہ گئی ساری زمیں عنبرِ سارا ہو کر

نارِ دوزخ کو چمن کر دے بہارِ عارض ۱۱ ظلمتِ حشر کو دن کر دے نہارِ عارض

عشق مولا میں ہوں خوں بار کنارِ دامن ۱۲ یا خدا جلد کہیں آئے بہارِ دامن

زائرو پاسِ ادب رکھو ہوس جانے دو ۱۳ آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ان کو ترس جانے دو

چمنِ طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو ۱۴ حور بڑھ کر شکن ناز پہ وارے گیسو

یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن و جاں ہم کو ۱۵ پھر دکھا دے وہ رُخ اے مہرِ فروزاں ہم کو

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو ۱۶ کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی ۱۷ مشکل آسان الٰہی! مری تنہائی کی

کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اجالا کیا ہے ۱۸ ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے

نہ مرا نوش زتحسیں نہ مرا نیش زطعن ۱۹ نہ مرا گوش بمدحے نہ مرا ہوشِ ذمے

بحر رمل مثمن محذوف الآخر/ مقصور الآخر: فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن/ فاعلان ۲ بار

اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول و دوم) میں درجِ ذیل ۱۶ کلام ہیں۔

بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا ۱ لمعۂ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا

عارضِ شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں ۲ عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں

ہے لبِ عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں ۳ سنگ ریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

راہِ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رو محرم نہیں ۴ مصطفیٰ ہے مسندِ ارشاد پر کچھ غم نہیں

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو ۵ جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمھاری واہ واہ ۶ قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

رونقِ بزمِ جہاں ہیں عاشقانِ سوختہ ۷ کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبانِ سوختہ

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے ۸ یا رسول اللہ کرم کیجے خدا کے واسطے

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی ۹ دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے ۱۰ آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

مژدہ باد اے عاصیو! شافع شہِ ابرار ہے ۱۱ تہنیت اے مجرمو! ذاتِ خدا غفار ہے

صبحِ طیبہ میں ہوئی، بٹتا ہے باڑا نور کا ۱۲ صدقہ لینے نور کا، آیا ہے تارا نور کا

السلام اے احمدت صہر و برادر آمدہ ۱۳ حمزہ سردارِ شہیداں عمِ اکبر آمدہ

اے بدور خود امامِ اہلِ ایقاں آمدہ ۱۴ جانِ اِنس و جانِ جان و جانِ جاناں آمدہ

ایکہ صد جاں بستہ در ہر گوشۂ داماں توئی ۱۵ دامن افشانی و جاں بارد چرا بیجاں توئی

یا خدا بہرِ جنابِ مصطفیٰ امداد کن ۱۶ یا رسول اللہ از بہرِ خدا اِمداد کن

آخر الذکر کلام کے ضمن میں ۹ اور کلام ہیں اور وہ یہ ہیں:

مرتضیٰ شیرِ خدا مرحب کشا، خیبر کشا ۱ سرورا! لشکر کشا مشکل کشا امداد کن

یا شہیدِ کربلا یا دافعِ کرب و بلا ۲ گل رخا شہزادۂ گلگوں قبا امداد کن

باقرِ اَسیاد یا سجاد یا شاہِ جواد ۳ خضرِ ارشاد آدمِ آلِ عبا امداد کن

یللے خوش آمدم درکوئے بغداد آمدم ۴ رقصم و جوشد زہر مویم ندا امداد کن

آہ یا غوثاہ یا غیثاہ یا امداد کن ۵ یا حیاۃ الجود یا روح السنا امداد کن

یَا ابْنَ هٰذَا الْمُرتَجٰی یا عبدَ رزّاقِ الْوَرٰی ۶ تا کے باشد رزقِ ما عشقِ شما امداد کن

شاہِ برکات اے ابو البرکات اے سلطانِ جود ۷ بارک اللہ اے مبارک بادشا امداد کن

بندہ ام وَالْاَمْرُ اَمْرُکْ آنچہ دانی کن بمن ۸ من نمی گویم مرا بگذار یا امداد کن

یا الٰہی ذیلِ ایں شیراں گرفتم بندہ را ۹ از سگانِ شاں شمار و دائما امداد کن

بحر رمل مثمن مشکول: فعِلاتُ فاعلاتن فعِلاتُ فاعلاتن ۲ بار

اس وزن پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا ایک کلام مستزاد کی صورت میں ہے اور وہ یہ ہے:

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا

تجھے حمد ہے خدایا تجھے حمد ہے خدایا

اس وزن کے عروض وضرب میں فاعلیّان مسبغ بھی درست ہے۔

بحر رمل مسدس محذوف/مقصور: فاعلاتن فاعلاتن فاعلن/ فاعلان

اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول ودوم) میں درجِ ذیل ۷ کلام ہیں:

لطف اُن کا عام ہو ہی جائے گا ۱ شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

پاٹ وہ کچھ دھار یہ کچھ زار ہم ۲ یا الٰہی! کیوں کر اتریں پار ہم

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجیے ۳ نار سے بچنے کی صورت کیجیے

دشمنِ احمد پہ شدت کیجیے ۴ ملحدوں کی کیا مروت کیجیے

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا ۵ دل تھا ساجد نجدیا! پھر تجھ کو کیا

گریہ کن بلبلا! از رنج و غم ۶ چاک کن اے گل! گریباں از الم

داد عشقم جامِ وصلِ کبریا ۷ بس بگفتم بادہ ام را سویم آ

(وظیفۂ قادریہ)

بحر رمل مسدس مخبون محذوف مسکن سالم الاول: فاعلاتن فعلاتن فعلن

اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول ودوم) میں درجِ ذیل ۵ کلام ہیں:

آنکھیں رورو کے سجانے والے ۱ جانے والے نہیں آنے والے

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے ۲ بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے

راہ پر خار ہے کیا ہونا ہے ۳ پاؤں اَفگار ہے کیا ہونا ہے

ذرّے جھڑ کر تری پیزاروں کے ۴ تاجِ سر بنتے ہیں سیّاروں کے

انبیا کو بھی اجل آنی ہے ۵ مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

بحر رمل مسدس مخبون محذوف مسکن مضاعف سالم الاول: فاعلاتن فعلاتن فعلن فاعلاتن فعلاتن فعلن ۲ بار

اس بحر میں سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کا یہ کلام دادِ فصاحت دے رہا ہے:

وصفِ رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرحِ والشمس وضحیٰ کرتے ہیں
ان کی ہم مدح وثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

اس بحر کے عروض وضرب میں قصر واقع ہوتو فعلن کی جگہ فعلانْ آجاتا ہے۔

بحر رمل مربع: فاعلاتن فاعلاتن ۲ بار

اس بحر میں سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے دو کلام ہیں:

مصطفیٰ خیر الوریٰ ہو ۱ سرورِ ہر دوسرا ہو
ملکِ خاصِ کبریا ہو ۲ مالکِ ہر ما سوا ہو

بحر رمل کے اوزان

۱۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن ۲ بار (رمل مثمن سالم) جیسے:

یا نبی ہم کو بچالو، بحرِ عصیاں سے نکالو ڈوبنے والی ہے کشتی، جلد آؤ اور سنبھالو

اس میں عروض وضرب مسبغ (فاعلیّان) بھی ہوسکتے ہیں۔

۲۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلن/فعِلن (بحر رمل مثمن مخبون محذوف مسکن رمخبون محذوف/سالم الاول) اس میں پہلے جز کو سالم فاعلاتن اور مخبون فعِلاتن بھی لایا جاسکتا ہے اور آخری جز محذوف مسکن فعْلن، مخبون محذوف فعِلن، مشعت مقصور فعْلان اور مخبون مقصور فعِلان بھی ہوسکتا ہے جیسے:

واہ کیا جودو کرم ہے شہِ بطحا تیرا "نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
طلبِ یار کے رستے میں نہ گھبرائیں عبید اُسے پانے کے لیے جاں سے گزر جائیں عبید

۳۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن/ فاعلان (رمل مثمن محذوف الآخر/مقصور الآخر) جیسے:

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

کون کہتا ہے کہ زینت خلد کی اچھی نہیں لیکن اے دل فرقتِ کوئے نبی اچھی نہیں

۴۔ فَعِلاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن (بحر رمل مثمن مشکول) جیسے:

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا

۵۔ فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن (رمل مثمن مکفوف مخبون مسکن مکفوف مخبون مسکن) جیسے

آپ رو دیے ناحق سن کے مسکراتا تھا یہ کوئی حقیقت تھی یہ تو اک فسانہ تھا

۶۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن (رمل مثمن مخبون) جیسے:

تری رویت کی وہ مستی کہ کبھی ہوش نہ آئے جو تجھے دیکھے کفن میں بھی وہ پھولے نہ سمائے

یہ وزن مضاعف (سولہ رکنی) بھی مستعمل ہے جیسے:

اے دلِ زار ٹھہر، فکر نہ کر، آہ نہ بھر، کاہے کا ڈر، ایک نظر دیکھ اِدھر یار کا رخسار

وہ رہا وہ، مرا حامی، مرا یاور، مرا دلبر، مرا رہبر، مرا سرور، مرا شافع، مرا غمخوار

اس میں صدر و ابتدا کا سالم اور عروض و ضرب کا مسبغ ہونا بھی جائز ہے

۷۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن/ فاعلان (رمل مسدس محذوف الآخر/مقصور الآخر) جیسے:

ہے لڑائی اب تو آجا سامنے صلح میں مجھ سے بہت پردہ کیا

۸۔ فاعلاتن فاعلاتن (رمل مربع سالم) جیسے:

یا نبی تشریف لاؤ دید کا شربت پلاؤ

۸۔ فاعلاتن فاعلن/ فاعلان (رمل مربع محذوف/مقصور) جیسے:

دل ہم اپنا دیں تمھیں؟ منھ تو دیکھو، کیا کہیں

۸۔ فعلات فاعلاتن (رمل مربع مشکول) جیسے:

ترا نام بھی نرالا ترا کام بھی نرالا

۹۔ فعلاتن فعلاتن (رمل مربع مخبون) جیسے:

مرے حامی مرے یاور مرے آقا مرے دلبر

اس وزن میں پہلے رکن کا سالم ہونا بھی جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ ایک شعر کے صدر و ابتدا میں رکن سالم و مخبون کو جمع کیا جائے۔

حاشیہ: بحر رمل کے اوزانِ غیر متداولہ

فعلاتن فعلاتن فعلاتن مفعولن (رمل مثمن مخبون مشعث) جیسے: مرے ہمدم میں ترا ساتھ نہیں دے سکتا ہوں۔

فعِلا تن فاعلاتن فعِلا تن فاعلاتن (رمل مثمن مخبون سالم مخبون سالم) جیسے: تو وہیں چل پھر وہیں رہ، تو یہاں پر مت کہیں رہ۔

فاعلاتن/فعِلا تن فعلاتن فعلاتن فع (رمل مثمن مخبون محذوف) جیسے: تو نے سوچا ہی نہیں میری ضرورت کو۔

فاعلاتن فعلان (رمل مربع مشعث مقصور) جیسے: نازمت کراے یار۔

فعلاتن فعلاتن فعلن/فعِلن/فعلان/فعِلان (رمل مسدس مخبون محذوف مسکن/محذوف/مخبون مقصور/مخبون مسکن مقصور) جیسے: تجھے سینے سے لگالوں گا میں۔

نوٹ: اس وزن میں صدر وابتدا میں فعلاتن مخبون کی جگہ فاعلاتن سالم بھی آسکتا ہے اور حشو میں مفعولن بھی درست ہے۔

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن (رمل مسدس سالم) جیسے: ہم یہاں ہیں تم کہاں ہو آ بھی جاؤ۔ اس میں عروض وضرب مسبغ (فاعلیان) بھی آسکتے ہیں۔

فعِلا تن فعِلا تن فعِلا تن (رمل مسدس مخبون) جیسے: نہیں آتا وہ کسی وقت مرے گھر۔

فعِلا تن فعلاتن فعلیان (رمل مسدس مسبغ) جیسے: وہاں جاتا ہوں ابھی میں سرِ بازار۔

نوٹ: ۔یہ وزن سالم الاول بھی ہوسکتا ہے جیسے: کب نکل سکتی ہے بلبل کی پھر آواز۔

بحر کامل مثمن سالم: متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن ۲ بار

اس میں عروض وضرب مذال (متفاعلان) بھی درست ہے۔اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول ودوم) میں درجِ ذیل ۲ کلام ہیں:

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

نظر اک چمن سے دوچار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے
عجب اس کے گل کی بہار ہے کہ بہار بلبلِ زار ہے

بحر کامل کے اوزان

ا۔متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن ۲ بار (کامل مثمن سالم) جیسے:

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

یہ وزن مربع بھی مستعمل ہے جیسے:

کسے دھینگا مشتی کا لاغ ہے = نہ فراغ تھا نہ فراغ ہے (متفاعلن متفاعلن ۔ کامل مربع)

حاشیہ: بحر کامل کے اوزانِ غیر متداولہ

متفاعلن مستفعلن متفاعلن مستفعلن ۲ بار (کامل مثمن سالم الاول والثالث مضمر الثانی والرابع) جیسے: تجھے بس جفا سے کام ہے مجھے بس وفا سے کام ہے۔

نوٹ: اس وزن میں سالم و مضمر کی ترتیب الٹ بھی سکتی ہے اور بلا ترتیب بھی سالم و مضمر آسکتے ہیں نیز ایک جز مضمر اور تین سالم بھی ہو سکتے ہیں۔

متفاعلن متفاعلن متفاعلن (کامل مسدس سالم) جیسے: تو کہاں گیا، یہ بتا ذرا، مرے پاس آ۔

متفاعلن مستفعلن مستفعلن/مستفعلان (کامل مسدس مضمر، مضمر مذال) جیسے: تری چاہ میں مرمر کے جینا ہے مجھے/قبول

مستفعلن مفاعلن متفاعلن (کامل مسدس مضمر موقوص) جیسے: گزرے تمھاری یاد میں مری زندگی۔

بحر وافر مثمن سالم : مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن ۲ بار

یہ بحر اردو میں مستعمل نہیں ہے اہلِ عروض نے بطورِ نمونہ جو اردو اشعار کتابوں میں درج کیے ہیں وہ پُر تکلّف، بے مزا اور طبیعت پر گراں ہیں عربی میں مستعمل ہے تو سہ رکنی جس میں تیسرا رکن سالم کے بجائے مقطوف (فعولن) ہوتا ہے لیکن سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس بحر میں چار سالم ارکان پر مشتمل ایک انتہائی فصیح و بلیغ اور شستہ ورواں کلام لکھ کر اہلِ فن کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ:

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم　　جس سمت آگئے ہو سِکّے بٹھا دیے ہیں

جس بحر میں عربی کے اندر تین سالم ارکان پر مشتمل کلام نایاب ہے اسی بحر میں چار سالم ارکان پر مشتمل ایک ایسی نعت لکھنا جس میں ایک طرف الفاظ و معانی کی سطوت ضَوفگن ہے تو دوسری طرف سلاست وروانی کا آبشار نغمہ زن، یقیناً یہ دنیائے شعر و عروض کے لیے ایک زبردست چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے اس کلام کا مطلع یہ ہے:

زمین و زماں تمھارے لیے مکین و مکاں تمھارے لیے
چنین و چناں تمھارے لیے بنے دو جہاں تمھارے لیے

اوزان بحرِ وافر

ا۔ مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن (بحر وافر مثمن سالم) جیسے:

زمین وزماں تمھارے لیے مکین ومکاں تمھارے لیے
چنین وچناں تمھارے لیے بنے دو جہاں تمھارے لیے

۲۔مفاعلتن مفاعلتن (وافر مربع سالم) جیسے:

وہ پیارا نبی دِلارا نبی ہمارا نبی تمھارا نبی

حاشیہ: بحر وافر کے اوزانِ غیر مانوسہ

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن (وافر مسدس سالم) جیسے: یہ دھوم مچی کہ آئے وہی ہمارے لئے۔
مفاعلتن مفاعلتن فعولن (وافر مسدس مقطوف) جیسے: تم آہی گئے تو پاہی گئے عطاتم۔

بحر متقارب مثمن سالم: فعولن فعولن فعولن فعولن ۲ بار

اس میں عروض وضرب مسبغ بھی ہو سکتے ہیں۔اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول و دوم) میں درجِ ذیل تین کلام ہیں۔

زہے عــزت و اِعتلائے محمــد ۱ کہ ہے عــرشِ حق زیرِ پائے محمــد
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے ۲ مــرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
نبی ســرورِ ہر رسول و ولی ہے ۳ نبی رازدارِ مَعَ اللّٰــہ لی ہے

متقارب اثرم، مقبوض مخنق، مقبوض مخنق، مخنق (فعلن فعلن فعلن فعلن ۲ بار)

یہ وزن ''فَعْلُ فعولُ فعولُ فعولن'' کی ایک تخنیقی شکل ہے اس اصل پر نظر کرتے ہوئے اس کے صدر وابتدا فَعْلُ، فَعْلن، حشوین فعولُ، فعولن، فَعْلن اور عروض وضرب فَعْلن اور فعولن آتے ہیں۔

یہاں فَعْلُ کو اثلم مقبوض بھی کہا جا سکتا ہے اِس طرح کہ ثلم کے سبب ''فعولن'' کا حرفِ اول یعنی فا گرا اور قبض کے سبب اس کا حرفِ پنجم یعنی نون گرا، باقی ''عُولُ'' رہا اسے فَعْلُ سے بدل لیا۔ یہ وزن دو چند بھی مستعمل ہے۔

اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول ودوم) میں درجِ ذیل ۲ دو چند کلام ہیں:

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعت نبی لکھنے کو روحِ قُدُس سے ایسی شاخ

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

بحر متقارب کے اوزان

۱۔فعولن فعولن فعولن فعولن/فعولان (متقارب مثمن سالم/مسبغ) جیسے:

نبی سرورِ ہر رسول و ولی ہے نبی رازدارِ مع اللہ لی ہے

نوٹ:۔یہ وزن مربع بھی مستعمل ہے جیسے: مری جان ہیں وہ = مری شان ہیں وہ (فعولن فعولن۔متقارب مربع سالم)

۲۔فعولن فعولن فعولن فعَل/فعول (متقارب مثمن اثلم محذوف الآخر/مقصورالآخر) جیسے:

مجھے جاں سے پیارا ہے شہرِ نبی مری زندگی ہی ہے بہرِ نبی

۳۔فعلن فعولن فعلن فعولن (متقارب مثمن اثلم مقبوض مخنق سالم الآخر) جیسے:

کرتے تھے مذکور میرا تمھارا فرہاد و شیریں، مجنوں و لیلیٰ

اس میں دونوں مصرعوں میں حشو میں بجائے فعولن "فعولان مسبغ" لانا بھی درست ہے۔

۴۔فعلن فعْلن فعلن فعلن ۲ بار (متقارب اثرم، مقبوض مخنق، مقبوض مخنق، مخنق)

اس میں صدر وابتدا فعْلُ، فعْلن، حشوین فعولُ، فعولن، فعْلن اور عروض وضرب فعْلن اور فعولن آسکتے ہیں، جیسے:

آؤ ہم بھی طیبہ دیکھیں پیارے نبی کا جلوہ دیکھیں

۵۔فعْلُ فعولُ فعولُ فعولن/فعولان (متقارب مثمن اثرم مقبوض سالم الآخر/مسبغ) جیسے:

پہلے کسی نے یہ سچ ہی کہا ہے جان لٹانے کا نام وفا ہے

تخنیق کے عمل سے اِس وزن کی چودہ متبادل صورتیں نکلتی ہیں سات سالم الآخر کی، سات مسبغ الآخر کی۔توضیح کے لئے سالم الآخر کی متبادل صورتیں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔صرف چوتھے رکن میں تخنیق سے یہ صورت بنتی ہے:

فعْلُ فعولُ فعولن فعْلن (اثرم، مقبوض، مقبوض، مخنق)

۲۔صرف تیسرے رکن میں تخنیق سے یہ صورت بنتی ہے:

فعْلُ فعولن فعْلُ فعولن (اثرم، مقبوض، مقبوض مخنق، سالم)

۳۔صرف دوسرے رکن میں تخنیق سے یہ صورت بنتی ہے:
فعلن فعلُ فعولُ فعولن (اثرم ،مقبوض مخنق ،مقبوض ،سالم)

۴۔چوتھے اور تیسرے رکن میں تخنیق سے یہ صورت بنتی ہے:
فعلُ فعولن فعلن فعلن (اثرم ،مقبوض ،مقبوض مخنق ،مخنق)

۵۔تیسرے اور دوسرے رکن میں تخنیق سے یہ صورت بنتی ہے:
فعلن فعلن فعلُ فعولن (اثرم ،مقبوض مخنق ،مقبوض مخنق ،سالم)

۶۔چوتھے ،تیسرے اور دوسرے رکن میں تخنیق سے یہ صورت بنتی ہے:
فعلن فعلن فعلن فعلن (اثرم ،مقبوض مخنق ،مقبوض مخنق ،مخنق)

۷۔چوتھے اور دوسرے رکن میں تخنیق سے یہ صورت بنتی ہے:
فعلن فعلُ فعولن فعلن (اثرم ،مقبوض مخنق ،مقبوض ،مخنق)

اسی طریقے پر آپ متقارب مثمن اثرم مقبوض مسبغ الآخر کی بھی سات متبادل صورتیں نکال سکتے ہیں۔

۶۔فعلُ فعولُ فعولُ فعَل/فعول ۲ بار (متقارب مثمن اثرم مقبوض محذوف/مقصور) جیسے:

آجا تجھے بھی بتائیں عمل تاکہ تو پائے لڑائی سے کل

تخنیق کے عمل سے اِس وزن کی بھی چودہ متبادل صورتیں نکلتی ہیں سات محذوف کی، سات مقصور کی

۷۔فعلُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعَل/فعول ۲ بار (متقارب مثمن اثرم مقبوض محذوف مضاعَف/مقصور مضاعَف)

اس وزن میں ایک ایک رکن پر تخنیق کے عمل سے 7+7=14 دو دو رکن پر تخنیق کے عمل سے 21+21=42 تین تین رکن پر تخنیق کے عمل سے 35+35=70 چار چار رکن پر تخنیق کے عمل سے بھی 35+35=70 پانچ پانچ رکن پر تخنیق کے عمل

سے 21+21=42 چھ چھ رکن پر تخنیق کے عمل سے 7+7=14 سات سات رکن پر تخنیق کے عمل سے 1+1=2 متبادل اوزان حاصل ہوتے ہیں اس طرح کل متبادل اوزان: 14+42+70+70+42=14+2=254 ہوئے اور دو بنیادی اوزان (ایک محذوف مضاعف کا، ایک مقصور مضاعف کا) ملا کر کل 256 اوزان ہوئے جن میں 128 اوزان متقارب مثمن اثرم مقبوض محذوف مضاعف کے ہیں اور 128 اوزان متقارب مثمن اثرم مقبوض مقصور مضاعف کے ہیں۔(تفصیل معراج العروض میں دیکھی جاسکتی ہے)

۸۔فعولن فعولن فعولن ۲ بار (متقارب مسدس سالم) جیسے:

تمھاری شجاعت مسلّم تمھاری عدالت مسلّم

اس وزن میں عروض وضرب مسبغ (فعولان) بھی درست ہے۔

۹۔فعولن فعولن فعَل/فعول (متقارب مسدس محذوف/مقصور) جیسے:

ذرا ہوش کر مہرباں! تو آیا ہوا ہے کہاں

بحر متدارک مثمن سالم: فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن ۲ بار

اس کے عروض وضرب میں بجائے فاعلن ''فاعلان'' مذال بھی درست ہے۔

اور یہ وزن مضاعف بھی مستعمل ہے۔اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول و دوم) میں درجِ ذیل دو کلام ہیں۔

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ؂ سب سے بالا و والا ہمارا نبی

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ؂ شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

(متدارک مثمن سالم مذال الآخر)

بحر متدارک مثمن مخبون مسکن (فعْلن) مخبون (فعِلن) (فعلن فعلن فعلن فعلن ۲ بار)

نوٹ: اس میں فعْلن ساکن العین کے ساتھ فعِلن مکسور العین لانا بھی جائز بلکہ رائج ہے اور یہ وزن مضاعف (دوچند) بھی مستعمل ہے۔

اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول ودوم) میں درج ذیل دومُضاعف کلام ہیں:

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے، تجھ کو شہِ دوسرا جانا

اس ثانی الذکر کلام میں ایک شعر اس طرح ہے:

یَا قَافِلَتِیْ زِیْدِیْ اَجَلَکْ ، رحمے بر حسرت تشنہ لبک
مورا جیرا لرجے درک درک، طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

اس کے مصرعِ دوم کے جزوِ اول کی تقطیع کے سلسلے میں درج ذیل توجیہات ناچیز کے سامنے آئیں۔

ایک یہ کہ اس میں ''درک درک'' میں درک اول کاف کی تشدید کے ساتھ ہے یعنی درکّ درک۔

دوسرے یہ کہ ممکن ہے کہ ''دھک دھک'' کتابت کی غلطی سے درک درک ہوگیا ہو۔ پہلی صورت میں تقطیع اس طرح ہوگی:

مُرَ جے = فِعْلُن رالر = فِعْلُن جِ دَرَک = فَعِلُن ک دَرَک = فَعِلُن

اور دوسری صورت میں اس طرح ہوگی:

مورا = فِعْلُن جیرا = فِعْلُن لرجے = فِعْلُن دھک دھک = فِعْلُن

بحر متدارک کے اوزان

۱۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن (متدارک مثمن سالم) جیسے:

سب سے اَولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا و والا ہمارا نبی

یہ وزن مربع بھی مستعمل ہے جیسے:

اے مرے ہم نشیں کوئی تجھ سا نہیں

۲۔ فاعلن فاعلن فاعلن فع (متدارک مثمن محذوف) جیسے:

بھائی جان! السلام علیکم   آ بھی جاؤ ہمارے یہاں تم

یہ وزن مضاعف بھی مستعمل ہے۔

۳۔ فَعِلن فَعِلن فَعِلن فَعِلن (متدارک مثمن مخبون) جیسے:

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم   نہ ادھر کے رہے، نہ ادھر کے رہے

اس میں بعض رکن ساکن العین (مقطوع) بھی جائز ہیں۔

۴۔ فَعْلن فَعْلن فَعْلن فَعْلن بسکونِ عین (متدارک مثمن مقطوع) اسے متدارک مثمن مخبون مسکن بھی کہتے ہیں جیسے:

ہر دم کرتا ہوں میں زاری   دیکھی بس بس تیری باری

نوٹ: یہ وزن متقارب مثمن اثرم، مقبوض مخنق، مقبوض مخنق، مخنق (فعلن فعلن فعلن فعلن) بھی ہوسکتا ہے۔ دونوں بحروں میں مابہ الامتیاز یہ ہے کہ متقارب مثمن اثرم، مقبوض مخنق، مقبوض مخنق، مخنق میں فُعْلُ فعولن اور فعول بھی جمع ہوسکتے ہیں اور متدارک میں نہ فعولن آسکتا ہے نہ فعل واقع ہوسکتا ہے اور نہ فعول۔ اس لیے کہ اس کا سالم رکن فاعلن ہے اور فاعلن کی کوئی فرع نہ فعلُ آتی ہے نہ فعولُ۔ متدارک مقطوع کی تقطیع رمل مسدس مشعث ابتر میں لے جا کر بھی کر سکتے ہیں۔ اس کا وزن ہے "مفعولن مفعولن فعلن"

۵۔ فَعْلن فَعْلن فَعْلن فع (متدارک مثمن مخبون مسکن محذوذ) جیسے:

کیا کہیے کیسا کچھ تھا   البتہ ایسا کچھ تھا

۶۔ فاعلن فاعلن فاعلن فَعْلن بسکون عین ۲ بار (بحر متدارک مثمن مقطوع الآخر)

اس بحر میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کا یہ کلام ہے۔

فوجِ غم کی برابر چڑھائی ہے   دافعِ غم تمھاری دہائی ہے

فاعلن فاعلن فاعلن (متدارک مسدس سالم) جیسے:

ہم نے محوِ تکلّم رہیں   تیری یادوں میں گم صم رہیں

۷۔ فاعلن فاعلن فَعَل (متدارک مسدس مخلّع) جیسے:

خوبرو ہے سراپا سر   نیک خو ہے سراپا سر

بحورمرکبہ

بحرمنسرح: مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات ۲بار

یہ بحراردو میں سالم مستعمل نہیں ہے۔

منسرح مطوی مکشوف : مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن ۲بار

اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول ودوم) میں درجِ ذیل ایک کلام ہے:

کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروڑوں درود طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

اس میں یہ بھی جائز ہے کہ حشو میں دوسرا رکن مطوی مکشوف (فاعلن) واقع ہو اورعروض وضرب میں مطوی موقوف (فاعلات) آئے اور یہ بات بھی جائز ہے کہ حشو اور عروض وضرب تینوں میں فاعلن یا فاعلات لائیں اوران کو جمع کریں۔

اوزان بحرمنسرح

ا۔ مفتعلن فاعلن/ فاعلات، مفتعلن فاعلن/ فاعلات ۲بار) منسرح مثمن مطوی مکشوف/ مطوی موقوف) جیسے:

کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروڑوں درود طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

حاشیہ: بحرمنسرح کےاوزانِ غیرمتداولہ

مفتعلن فاعلات مفتعلن فع/ فاع (منسرح مثمن مطوی منحور) جیسے: کوئی نہیں آس پاس خوف نہیں کچھ۔اس کے حشو میں مطوی مکشوف یعنی فاعلن بھی درست ہےاورعروض وضرب مجدوع (فاع) بھی ہو سکتے ہیں۔

مفتعلن فاعلات مفتعلن ۲بار(منسرح مسدس مطوی الحشو) جیسے: دل میں تری یاد کا چراغ جلے۔

مفتعلن فاعلات مفعولن (منسرح مسدس مطوی مقطوع) جیسے: آنکھوں میں مے کا خمار اب تک ہے۔

بحرمضارع مثمن سالم: مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن ۲بار

اس کی مثال ہے''تمھارا گھرایک بنگلہ ہمارا گھرجھونپڑا ہے'' یہ وزن اردو میں مستعمل نہیں۔

مضارع مثمن اخرب مکفوف مخنق سالم/مسبغ: مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن ۲ بار

اس میں عروض وضرب مسبغ (فاع لیان) بھی آتے ہیں اور حشو میں بھی (فاعلیان) آسکتا ہے۔ اس وزن پر حدائقِ بخشش میں درج ذیل ایک کلام ہے:

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں　　جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیے ہیں

مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف/مقصور: مفعول فاع لات مفاعیل فاعِلن/فاعِلان ۲ بار

اس وزن میں بقاعدۂ تخنیق حشو میں فاع لات کو فاع لاتن اور مفاعیل کو مفعول کرنا جائز ہے گو کہ اس سے وزن شکستہ ہو جاتا ہے جیسے:

کرتے ہیں کب سے حضرت کا انتظار ہم

(مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن)

اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول ودوم) میں درج ذیل نو کلام ہیں:

۱ للہ لے خبر مری للہ لے خبر	اے شافعِ اُمم شہِ ذی جاہ لے خبر
۲ پامالِ جلوۂ کفِ پا ہے جمالِ گل	کیا ٹھیک ہو رخِ نبوی پر مثالِ گل
۳ ذرہ ترا جو اے شہِ گردوں جناب ہوں	رشکِ قمر ہوں رنگِ رخِ آفتاب ہوں
۴ جاتی ہے امتِ نبوی فرش پر کریں	اہلِ صراط روحِ امیں کو خبر کریں
۵ سدرہ سے پوچھو رفعتِ بام ابو الحسین	برتر قیاس سے ہے مقامِ ابو الحسین
۶ جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو	پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
۷ باغِ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے	سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
۸ جس پر نثار جان فلاح وظفر کی ہے	شکرِ خدا کی آج گھڑی اُس سفر کی ہے
۹ کلیاں کھلیں دلوں کی، ہوا یہ کدھر کی ہے	بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے

اوزان بحر مضارع

۱۔ مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن/ فاعلیان ۲ بار (مضارع مثمن اخرب مکفوف مخنق سالم الآخر/مسبغ) جیسے:

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیے ہیں

۲۔ مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن/ فاع لان (مضارع مثمن اخرب مکفوف الحشوین محذوف الآخر/مقصور الاخر) جیسے:

اے شافعِ اُمم شہِ ذی جاہ لے خبر للّٰہ لے خبر مری للّٰہ لے خبر

۳۔ مفاعیلُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لن/ فاعِ لان (مضارع مثمن مکفوف محذوف/ مقصور) جیسے:

اے جان سے عزیز مری ذات ہوگئی مجھے جس سے تھا گریز وہی بات ہوگئی

حاشیہ: بحرِ مضارع کے اوزانِ غیر متداولہ

مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن/ فاع لان (مضارع مثمن اخرب مکفوف مکفوف مخنق محذوف/مقصور) جیسے: پہلو میں ہوگیا ہے مثلِ کباب دل۔

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لاتن (مضارع مثمن اخرب مکفوف سالم الآخر) جیسے: "گھٹ گھٹ کے جی رہے ہو تو جینے سے فائدہ کیا۔

مفعولن فاع لاتن مفعولن فاع لیان (مضارع مثمن اخرم مکفوف مخنق مسبغ) جیسے: یہ دنیا کا تماشا دو دن کا کھیل ہے یار۔

مفعول مفاعیل فاع لاتن ۲ بار (مضارع مسدس اخرب مکفوف سالم الآخر) جیسے: آ ؤ تو سہی دیکھ لو بہاریں۔

مفعولُ فاعِ لاتن مفعولن (مضارع مسدس اخرب مکفوف مخنق) جیسے: دیکھو وہ ماہِ کامل جیسا ہے۔

مفعول فاع لات مفاعیلن ۲ بار (مضارع مسدس اخرب مکفوف سالم الآخر جیسے: بھائی کو لیکے آ ؤ ضرورت ہے۔

نوٹ: اس کے عروض وضرب مسبغ مفاعیلان آسکتے ہیں۔

مفعولُ فاعِ لاتُ فعِلن/فعِلان (مضارع مسدس اخرب مکفوف محذوف مخنق) جیسے: آتی ہے یاد تیری مجھ کو۔

مفعولُ فاعِ لاتُ فعَل/فعول (مضارع مسدس اخرب مکفوف مجبوب/اہتم) جیسے: آجاؤ اب نہ دیر کرو۔

مفاعیلُ فاعِ لاتُ فعولن/فعولان ۲ بار (مضارع مسدس مکفوف محذوف/مقصور) جیسے: کوئی کام کر دکھاؤ جہاں میں۔

مفاعلن فاع لاتن مفاعلن ۲ بار (مضارع مسدس مقبوض) جیسے: تمھارا گھر ہوگیا ہے ہمارا گھر۔

مفعول مفاعیل فاع لن/ فاع لان ۲ بار (مضارع مسدس اخرب مکفوف محذوف الآخر مقصور الآخر) جیسے: کیوں چاک گریبان گل نہ ہو۔

مفعول فاع لات فعولن/فعولان ۲ بار (مضارع مسدس اخرب مکفوف محذوف الآخر/مقصور الآخر) جیسے: دل کھینچتا ہے آہِ شرر بار۔

بحر مجتث مثمن: مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ۲ بار

یہ بحر اردو میں سالم مستعمل نہیں۔

نوٹ: اس بحر میں مس تفع لن منفصل کی سین اور نون میں معاقبہ ہے یعنی ایک ساتھ دونوں کا گرنا جائز نہیں۔

مجتث مثمن مخبون محذوف/مخبون مقصور/محذوف مسکن/مقصور مسکن: مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعِلن/فعِلان/فعْلن /فعْلان

اس وزن پر حدائقِ بخشش (اول ودوم) میں درجِ ذیل پانچ کلام ہیں:

۱ حضورِ خاکِ مدینہ خمیدہ ہونا تھا	نہ آسمان کو یوں سرکشیدہ ہونا تھا
۲ تمھارے کوچے سے رخصت نے کیا نہال کیا	خرابِ حال کیا دل کو پر ملال کیا
۳ تمھارے نعل کی ناقص مثَل ضیائے فلک	تمھارے ذرے کے پرتَو ستارہ ہائے فلک
۴ خوشا سرے کہ کنندش فدائے آلِ رسول	خوشا دلے کہ دہندش وِلائے آلِ رسول
۵ اندھیری رات ہے سنی تھی چراغ لے کے چلے	لحد میں عشقِ رخِ شہ کا داغ لے کے چلے

اوزان بحر مجتث

۱۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن/فعِلن/فعْلان/فعِلان ۲ بار (مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن/مخبون محذوف/مخبون مسکن مقصور/مخبون مقصور) جیسے:

اندھیری رات ہے سنی تھی چراغ لے کے چلے	لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
کرم کا چشمۂ جاری ہے بارھویں تاریخ	سحابِ رحمتِ باری ہے بارھویں تاریخ

حاشیہ: بحرِ مجتث کے اوزانِ غیر متداولہ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن ۲ بار (مجتث مثمن مخبون) جیسے: تمھارے دم سے ہے دنیا تمھارے دم سے ہے عقبیٰ۔

نوٹ:۔ یہ وزن مربع بھی آتا ہے جیسے: تمھارا گھر مرا گھر ہے۔

مفاعلن مفعولن مفاعلن فعلن/فعْلان (مجتث مثمن مشعث مخبون محذوف/مخبون مسکن مقصور) جیسے: کسی کو ہرگز اپنا نہ جانیو اے شاد۔

مفاع لن فعلاتن فعلاتن ۲ بار (مجتث مسدس مخبون) جیسے: ترے لئے مرے دلبر مری جاں ہے۔

بحر خفیف

اس کا اصل وزن صرف ''فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن'' مسدس ہے جیسے:

یہ کہا ہے اس بے وفا نے یہاں پر

لیکن قدمائے فارس نے اسے فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن مثمن بھی استعمال کیا ہے۔ یہ بحر اردو میں سالم مستعمل نہیں ہے۔

بحر خفیف مسدس مخبون محذوف/مخبون محذوف مسکن/مخبون مقصور/مخبون مسکن مقصور سالم الاول: فاعلاتن مفاعلن فعِلن/فعْلن/فعِلان/فعْلان)

اس میں صدر وابتدا مخبون (فعِلاتن) بھی ہو سکتے ہیں۔

اس وزن پر حدائق بخشش (اول و دوم) میں درج ذیل تین کلام ہیں:

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں ۱ تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے ۲ بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے

اِمتان و سیاہ کاریہا ۳ شافع حشر و غم گساریہا

بحر خفیف کے اوزان

۱۔ فعلاتن مفاعلن فعِلن/فعِلان/فعْلن/فعْلان (خفیف مسدس مخبون محذوف/مخبون مقصور/محذوف مسکن/مقصور مسکن) جیسے:

شکنِ زلفِ عنبریں کیا ہے نگہِ چشمِ سُرمگیں کیا ہے

اس میں صدر وابتدا سالم بھی لایا جاسکتا ہے مثلاً وہ جو مانگے تو جان بھی دے دوں

۲۔ فاعلاتن مفاعلن/ مفاعلان (خفیف مربع مخبون/مخبون مذال) جیسے:

منتظر ہم رہے ہزار وہ نگاہیں ہوئیں نہ چار

نوٹ: اس میں فاعلاتن (''فعلاتن'' مخبون) بھی ہوسکتا ہے۔

حاشیہ: بحرِ خفیف کے اوزانِ غیر متداولہ

فاعلاتن مس تفع لن مفعولن (خفیف مسدس مشعث) جیسے: ہم ہوئے رسوا ہی وفا کر کے بھی۔

فعلاتن مفاعلن فعلاتن ۲ بار (خفیف مسدس مخبون) جیسے: دلِ مضطر تڑپ رہا ہے ہمارا۔

نوٹ: اس میں صدر وابتدا سالم (فاعلاتن) لاسکتے ہیں۔

فاعلاتن مفاعلن فعلیان (خفیف مسدس مخبون مسبغ) جیسے: یوں ہنسا کر ہمیں رلاتا تھا اے واہ۔

فاعلاتن مفاعلن فع ۲ بار (خفیف مسدس مخبون محذوف) جیسے: کم نہیں ہے تری رسائی۔

بحرِ مقتضب

اس کا اصل وزن مفعولاتُ مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن ہے اور یہ بحر اردو میں سالم مستعمل نہیں ہے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے دو کلام بحرِ مقتضب مثمن مخبون مرفوع، مخبون مرفوع مسکن مضاعف میں ہیں تفصیل درجِ ذیل ہے:

مقتضب مثمن مخبون مرفوع، مخبون مرفوع مسکن مضاعف (فعولُ فعْلن فعولُ فعْلن فعولُ فعْلن فعولُ فعْلن ۲ بار)

۱۔ اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

۲۔ وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لیے تھے

نوٹ: اِن دونوں کلاموں کی تقطیع ''مفاعلن فاعلن فعولن مفاعلن فاعلن فعولن'' ۲ بار (رجز مسدس مخبون ،مرفوع ،مخلوع مسدس مضاعف) پر بھی کی جاسکتی ہے۔

بحرِ مقتضب کے اوزان

۱۔ فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن (مقتضب مثمن مطوی مقطوع) جیسے:

یا نبی خبر لیجے رنج وغم کے ماروں کی　　　اپنے دلفگاروں کی ہم گناہگاروں کی

نوٹ: یہ بحر بحرِ ہزج مثمن اشتر مکفوف مقبوض مخنق سالم الآخر سے مل جاتی ہے اس لیے کہ بحر ہزج مثمن اشتر مکفوف مقبوض مخنق سالم الآخر کا وزن ہے'' فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن'' ۲ بار۔ مگر خیال رہے کہ مقتضب مثمن مطوی ہو کر یعنی مفتعلن بن کر بھی آجاتا ہے اور یہی بحر ہزج مثمن اشتر مکفوف مقبوض مخنق سالم الآخر اور بحر مقتضب مطوی میں باعثِ تمیز ہے۔

۲۔ فعول فعْلن فعول فعْلن ۲ بار (مقتضب مثمن مخبون مرفوع مخبون مرفوع مسکن) جیسے:

خدا ہی دے ہم سبھی کو ہمت　　　خدا ہی دے ہم سبھی کو عزت

یہ وزن مسدس مضاعف (فعول فعْلن فعول فعْلن فعول فعْلن) اور مثمن مضاعف (فعول فعْلن فعول فعْلن فعول فعْلن فعول فعْلن) بھی مستعمل ہے۔

حاشیہ: بحرِ مقتضب کے اوزانِ غیر متداولہ

فعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن ۲ بار (مقتضب مثمن سالم) جیسے: ہم قسمت سے آئے یہاں ورنہ اتنی ہمت کہاں۔

فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن ۲ بار (مقتضب مثمن مطوی) جیسے: تجھ بغیر رشک پری کیا خوش آئے سیرِ چمن۔

فاعلات مفتعلن فاعلات مفعولن ۲ بار (مقتضب مثمن مطوی مقطوع) جیسے: تیری یاد آئے تو میں زار زار روتا ہوں۔

فاعلات فاعلن فاعلات فاعلن ۲ بار (مقتضب مثمن مطوی مرفوع) جیسے: مجھ کو ہر گناہ سے اے مرے خدا بچا۔

تکملہ

حدائق بخشش (اول و دوم) میں اِن سات بحروں کا استعمال نہیں کیا گیا ہے:

۱۔ مدید　　۲۔ جدید　　۳۔ سریع　　۴۔ طویل

۵۔ بسیط　　۶۔ قریب　　۷۔ مشاکل

ان میں صرف بحرِ مدید، جدید اور سریع کا ایک ایک وزن قدرے مانوس ہے بقیہ سب کے سارے اوزان غیر مانوس، غیر متداول اور اکثر متروک ہیں، قدرے مانوس بحریں یہ ہیں:

۱۔ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن/ فاعلان ۲ بار (مدید مثمن سالم مذال) جیسے:

آپ میری جان ہیں آپ میری شان ہیں　　　آپ کے اَلطاف پر جان و دل قربان ہیں

یہ وزن مربع بھی مستعمل ہے جیسے:

آؤ کچھ ایسا کریں　　　چل کے طیبہ میں مریں

اِس بحر (بحرِ مدید) میں فاعلاتن کے نون اور فاعلن کے الف کے درمیان معاقبہ ہے یعنی ان دونوں کو ایک ساتھ گرانا جائز نہیں، دونوں کو باقی رکھیں اور گرانا ہو تو کسی ایک کو ہی گرائیں۔

فاعلات مس تفع لن (جدید مربع مکفوف) جیسے: اتنے مہرباں مت بنو۔

مفتعلن مفعولن فع/ فاع (سریع مسدس مطوی مقطوع منحور/ مجدوع) جیسے:

تو ہے سراپا حسن و ناز میں ہوں مجسم سوز و گداز

حاشیہ: اوزانِ غیر متداولہ بحرِ مدید، جدید، سریع، طویل، بسیط، قریب، مشاکل۔

بحرِ مدید: فَعِلاتن فَعِلن فَعِلاتن فَعِلن ۲ بار (مدید مثمن مخبون) جیسے: مرا رہبر تو نہیں مرا دلبر تو نہیں۔

فاعلاتُ فاعلن فاعلاتُ فاعلن ۲ بار (مدید مثمن مکفوف) جیسے: کون ہوں کہاں کا ہوں کوئی جانتا بھی ہے؟

بحر جدید: اس بحر کا اصلی وزن یہ ہے: فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن یعنی یہ بحر مثمن نہیں ہے۔ دیگر اوزانِ غیر متداولہ یہ ہیں: فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن ۲ بار (جدید مسدس سالم) جیسے: لے گیا وہ بے مروت آرام دل۔

فعلاتن فعلاتن مفاع لن (جدید مسدس مخبون) جیسے: مجھے حاصل نہیں ہوتا قرارِ دل۔

بحر سریع کے اوزانِ غیر متداولہ: (یہ بحر مثمن مستعمل نہیں) مستفعلن مستفعلن مفعولان/مفعولن (سریع مسدس موقوف/مکشوف) جیسے: فرقت میں تیری میں تڑپتا ہوں اب۔

مستفعلن مفعولات مستفعلن ۲ بار (سریع مسدس سالم) جیسے: اللہ نے سرکاروں کو کتنا دیا۔

مفتعلن مفتعلن فاعلن/ فاعلان (سریع مسدس مطوی مکشوف/ موقوف) جیسے: آنکھ کو وہ اپنی نہیں کھولتا۔

مفتعلن مفتعلن فع/ فاع (سریع مسدس مطوی منحور/ مجدوع) جیسے: میں نے تجھے پیار کیا ہے۔

مستفعلن مستفعلن فعولن (سریع مسدس مخبون مکشوف) جیسے: وہ آ گئے دن ہو گیا اٹھو تم۔

بحر طویل کے اوزان: (بحر طویل اردو میں مستعمل نہیں، اس کا اصل وزن "فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن" ہے) فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن ۲ بار (طویل مثمن سالم) جیسے: نہ کر تو جفا کاری نہ کر تو ادا کاری۔

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن ۲ بار (طویل مثمن مقبوض الآخر) جیسے: اٹھو دین کی خاطر کریں ہم فدا یہ جاں۔

بحر بسیط کے اوزان: مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن ۲ بار (بسیط مثمن سالم) جیسے: یہ تو مری جان ہیں کیسے اِنھیں چھوڑ دوں۔

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن ۲ بار (بسیط مثمن مطوی) جیسے: اہلِ وطن شاد ہوں قید سے آزاد ہوں۔

مفاعلن فَعِلن مفاعلن فَعِلن (بسیط مثمن مخبون) جیسے: رہے بایں ہمہ شاں، وہاں فدا مری جاں۔

مفتعلن فاعلن مفتعلن (بسیط مسدس مطوی) جیسے: تیرے لئے تو فدا ہے دل و جاں۔

بحر قریب کے اوزان: (اس کا اصل وزن مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ۲ بار ہے جیسے: خدارا تم یہاں آؤ ہم کھڑے ہیں۔ لیکن یہ بحر مزاحف مستعمل ہے۔

مفاعیل مفاعیل فاع لاتن (قریب مسدس مکفوف) جیسے: ترے غم میں نکل جائے گا مرا دل۔

مفاعیل مفاعیل فاع لن/ فاع لان (قریب مسدس مکفوف محذوف/ مقصور) جیسے: تری بات بہت خوب ہے صنم!

مفعول مفاعیل فاع لاتن (قریب مسدس اخرب مکفوف سالم الآخر) جیسے: سنسار ترے نام پر فدا ہے۔

مفعول مفاعیل فاع لن/ فاع لان (قریب مسدس اخرب مکفوف محذوف/ مقصور) جیسے: شیطان! ترا کام ہے یہی۔

مفعولن مفعول فاع لاتن (قریب مسدس اخرب مکفوف مخنق سالم الآخر) جیسے: دکھ بھگتے اس عشق کی بدولت۔

مفعول مفعولن فاع لاتن (قریب مسدس اخرب سالم مخنق سالم) جیسے: پیارے چلو اب جلدی کھڑے ہو۔

بحر مشاکل کے اوزان: اس کا اصل وزن یہ ہے: فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن ۲ بار۔ یعنی یہ بحر مسدس الاصل ہے لیکن بعض قدمانے اسے مثمن (فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن) بھی استعمال کیا ہے۔ اردو میں یہ بحر بہت کم اور مزاحف مستعمل ہے۔

فاع لات مفاعیل فاعلات فعولن/فعولان (مشاکل مثمن مکفوف محذوف /مقصور) جیسے: یہ حیات ترے کام کی نہیں تو بری ہے۔

فاعلات مفاعیل فعولن/فعولان (مشاکل مسدس مکفوف محذوف/مقصور) جیسے: کچھ لحاظ کسی کا بھی نہیں ہے۔

بیانِ قافیہ

علمِ قافیہ: ایسا علم ہے جس میں شعر کے آخری لفظ کے تناسُب اور عیوب سے بحث کی جاتی ہے۔

موضوع: شعر کا آخری لفظ باعتبارِ تناسُب وعدمِ تناسُب

غرض و غایت: مقام کے مناسب اور عیوب سے خالی قافیوں کے ساتھ شعر کہنا۔

موجد: اِمرؤالقیس کا ماموں مہلہل بن ربیعہ

قافیہ: وہ مُعیَّن حرف مع مخصوص سوابق ولواحق جو مطلع کے دونوں مصرعوں میں اور اُس کے سوا ہر شعر کے آخر میں مختلف لفظوں کے سابقے کے ساتھ آتا ہے اسے قافیہ کہتے ہیں، ہر بند یا ہر شعر میں قافیہ کے بعد مستقل طور پر (بغیر کسی بدلاؤ کے) آنے والے الفاظ ردیف کہلاتے ہیں۔

قافیہ کی باعتبار حروف نو قسمیں ہیں:

۱۔ روی ۲۔ قید ۳۔ تاسیس ۴۔ دخیل ۵۔ رِدف
۶۔ وصل ۷۔ خروج ۸۔ مزید ۹۔ نائرہ

رَوِیْ: مطلع اور ہر دوسرے مصرع کے آخر میں واقع وہ حرف جس پر پوری نظم کی بنیاد ہو اور اس کا ترک شاعر کے اختیار سے باہر ہو۔

نوٹ: اصل قافیہ روی ہی ہے اور متعلقہ سوابق ولواحق مجازا قافیہ کہلاتے ہیں۔

قَیْد: وہ حرفِ ساکن غیرِ مدہ جو متصلاً روی سے پہلے ہو جیسے وجد اور نجد میں جیم پوری نظم میں روی کے ساتھ ایک ہی حرفِ قید کا استعمال بہتر ہے۔

تَاسِیْس : وہ الفِ ساکن ہے کہ اس کے اور روی کے درمیان ایک حرف کا فاصلہ ہو جیسے: سراسر اور برابر کا الف۔ تمام اشعار میں تاسیس کی رعایت ضروری نہیں اس لیے برابر کی جگہ ''معتبر'' لا سکتے ہیں۔

دَخِیْل : وہ حرف جو تاسیس اور روی کے بیچ میں ہو جیسے: عاقل میں قاف اور جاہل میں ہا۔

رِدْف : وہ حرفِ مد (الف ماقبل مفتوح، واو ماقبل مضموم اور یا ماقبل مکسور) جو حرف روی سے پہلے ہو جیسے یار، نور اور میر میں الف، واو اور یا۔ اسے رِدفِ اصلی اور رِدفِ مطلق بھی کہتے ہیں اور جو حرفِ ساکن ردفِ اصلی اور روی کے درمیان واقع ہو اسے ردفِ زائد کہتے ہیں جیسے دوست کی سین اور گوشت کی شین۔ رِدفِ زائد کے لیے چھ حروف مخصوص ہیں۔

۱۔ ''نون'' جیسے: چاند اور ماند۔

۲۔ ''خا'' جیسے: تاخت اور ساخت۔

۳۔ ''شین'' جیسے: کاشت اور برداشت۔

۴۔ ''سین'' جیسے: دوست اور پوست۔

۵۔ ''ر'' اجیسے: کارد اور اور آرد۔

۶۔ ''فا'' جیسے: بافت اور یافت۔

بہت سے اساتذۂ فن نے اسے رِدف نہ مان کر روی مضاعف نام دیا ہے۔

وَصْل : حرف روی کے بعد کا حرف جو کہ حرف روی سے متصل ہو جیسے: بیقراری اور غفلت شعاری کی ''یا'' اور موڑا اور چھوڑا کا ''الف''

خُرُوْج : وصل کے بعد آنے والا حرف جیسے: آنا، جانا، دکھلانا، فرمانا۔ ان میں نون سے پہلے کا الف حرفِ روی ہے نون حرفِ وصل ہے اور نون کے بعد کا الف خروج ہے۔

مَزِیْد : خروج کے بعد بلا فاصلہ آنے والا حرف جیسے: کہے گا، رہے گا، بہے گا، سہے گا ان میں ہا حرفِ روی ہے یا حرفِ وصل ہے گاف حرفِ خروج ہے اور الف حرفِ مزید

نَائِرَہ : مزید کے بعد بلا فاصلہ آنے والا حرف جیسے: ''کہوں گا'' اور ''رہوں گا'' ان میں ہا حرفِ روی ہے واو حرفِ وصل ہے۔ نون غنہ حرفِ خروج ہے گاف حرفِ مزید ہے اور الف نائرہ ہے۔

نوٹ: روتا رہے گا، سوتا رہے گا، جیسی مثالوں میں واو حرفِ روی ''ت'' حرفِ وصل الف حرفِ خروج اور ''رہے گا'' ردیف ہے۔

نوٹ: اگر قافیہ میں حرفِ روی کے ساتھ کوئی اور حرف نہ ہو روی تنہا ہو تو اسے قافیہ مجردہ کہتے ہیں اور اگر روی کے ساتھ حرفِ قید، ردف، تاسیس یا دخیل ہو تو اسے قافیہ مُردَفہ اور قافیہ موسَّسہ کہتے ہیں، اگر قافیہ میں روی کے ساتھ وصل خروج، مزید یا نائرہ ہو تو اسے قافیہ موصولہ کہتے ہیں۔ قافیہ میں حرفِ روی ساکن ہو تو اسے قافیہ مقیدہ کہتے ہیں اور اگر حرفِ روی متحرک ہو تو اسے قافیہ مطلقہ کہتے ہیں۔

نوٹ: روی کے بعد مستقلاً جو بھی کلمات آئیں وہ ردیف ہیں۔

حرکات قافیہ

حرکاتِ قافیہ چھ ہیں:

(۱) توجیہ (۲) مجریٰ (۳) رس (۴) اِشباع

(۵) حذو (۶) نفاذ

تَوْجِیْہ : روی ساکن کے ماقبل کی حرکت جیسے: کل اور غل کا ضمہ۔

مَجْریٰ : روی متحرک کی حرکت جیسے : بیقراری اور غفلت شعاری میں را کا کسرہ۔

رَسْ : تاسیس کے ماقبل کی حرکت جیسے : سراسر اور برابر میں الف سے پہلے والی را کی حرکت۔

اِشْبَاع : حرف دخیل کی حرکت جیسے : عاقل میں قاف اور جاہل میں ہا کی حرکت۔

حذو: ردف اور قید کے ماقبل کی حرکت کا نام۔

نفاذ : حرف وصل، خروج، مزید اور نائرہ کی حرکت۔

عیوبِ قافیہ

عیوب قافیہ آٹھ بیان کیے جاتے ہیں:

(۱)اِقواء (۲)اِکفاء (۳)اِیطاء (۴)تضمین

(۵)سِناد (۶)معمول (۷)غلو (۸)تحریفِ روی

(۱) **اِقْوَاء** : توجیہ (یعنی روی کے ماقبل کی حرکت) کا مختلف ہونا جیسے: دِل کے مقابل دَل وغیرہ اس طرح کا قافیہ ناروا ہے۔

(۲) **اِکْفَاء** : حرفِ روی کا مختلف ہونا، بعض نے کہا روی کا اختلاف متقارب المخرج ہوتو اِکفاء ہے ورنہ اجازہ جیسے: بال کے مقابل پان وغیرہ۔

(۳) **اِیْطَاء** : اہلِ فن کے درمیان اس کے معنی ومصداق کولیکر بہت اختلاف ہے۔فارسی میں اسے شایگان کہتے ہیں قابل اعتنا قول یہ ہے کہ اختلاف روی کے ساتھ حروف زائد (وصل، خروج، مزید، نائرہ) کو کسی ایک ہی معنی کے حصول کے لیے تکرار کے ساتھ لانا ایطاء ہے۔

فائدہ : اگر لفظ کی تکرار ہو لیکن دونوں لفظ الگ الگ معنی میں ہوں تو ایطاء نہیں بلکہ تجنیس ہے جیسے: ہار بمعنی شکست اور ہار بمعنی گلے کا زیور۔

اگر حروفِ زائد کی تکرار خوب ظاہر ہو تو ایطاءِ جلی ہے جیسے: لگاؤں گا، نکالوں گا لگاؤں گا میں حرف روی ''لگا'' کا الف ہے اور نکالوں گا میں حرف روی ''نکالوں'' کا لام ہے اس لیے کہ ان کی اصل ''لگا'' اور ''نکال'' ہے بعد کے حروف زائد ہیں جن کے حذف کر دینے سے حرفِ روی میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

اور جیسے: لپٹا ہے، رہتا ہے پہلی مثال میں ''ٹ'' اور دوسری مثال میں ''ت'' حرف روی ہے اور بعد کے حروف حروف زائد ہیں۔

اور جیسے: باندھوں، اور پہنوں اس میں اگر باندھ اور پہن کے مابعد کو حذف کر دیا جائے تو روی میں موافقت نہیں رہے گی۔اگر اختلافِ روی کے ساتھ حروفِ زائدہ کی تکرار خوب ظاہر نہ ہو تو ایطائے خفی ہے، اس کا مسئلہ مُختَلَف فیہ ہے اور راجح یہ ہے کہ ایطائے خفی

عیب نہیں ہے اس کی مثال وہ افعال ہیں جن کے تعدیہ میں الف آئے یا جن افعالِ لازمہ کے امر میں الف پایا جائے ان میں ایطائے جلی نہیں ہوگا جیسے اٹھنا کو متعدی بنائیں گے تو اٹھانا بنے گا اور چلنا سے چلانا بنے گا ان دونوں مثالوں میں امر کا حرف جو کہ ساکن تھا اسے متحرک کر کے الف سے ملا دیا گیا ہے اس صورت میں تکرارِ معنی پوشیدہ ہوگئی ہے اور الفِ تعدیہ لفظ کا جز بن کر لفظ میں شامل ہوگیا ہے اگر چہ حقیقت میں الگ ہے اس لیے ایسے قافیے کو ایطائے خفی کہیں گے بلکہ ایک جماعت سرے سے ان میں ایطا کی ہی قائل نہیں اس لیے کہ ان کے نزدیک ان میں الف وصلی نہیں بلکہ اصلی ہے اس طرح کہ فعل کے حروفِ اصلی وہ ہیں جو امر میں باقی رہتے ہیں اور کسی بھی گردان میں ساقط نہیں ہوتے مذکورہ الفاظ اسی قبیل کے ہیں اسی طرح فارسی میں گلاب بمعنی آبِ گل اور آب کا قافیہ ہے کہ گل کے ملنے سے آب کی صورتِ حال بدل گئی اور حرفِ مد نکل گیا اور وہ ایک مخصوص خوشبودار پانی کا نام ہوگیا اس طرح تکرارِ معنی پوشیدہ ہوگئی اور ایطائے خفی ہوگیا اگر اس کا املا گل آب قائم رہتا تو تکرار کے ظاہر ہونے کی وجہ سے ایطائے جلی ہوتا۔"کھا" اور "جا" دونوں امر ہیں ان میں حرفِ زائد نہیں ہے اس لیے ان کا قافیہ کرنے سے ایطا کا تحقق نہیں ہوتا۔"آ" اور "سنا" کو قافیہ کرنے سے ایطا نہیں ہوتا اس لیے کہ "آ" امر لازم ہے، اس میں الف زائد نہیں ہے اور "سنا" امر متعدی ہے اس میں الفِ تعدیہ ہے پس حرف روی ہم معنی نہیں ہے اس لیے ایطا نہیں ہے یوں ہی اگر قافیہ میں ایک جگہ الف اصلی ہو اور ایک جگہ الف وصلی ہو اور دونوں کو روی بنائیں تو ایطا نہیں ہے کیونکہ روی کے معنی بدل گئے جیسے پایا اور بنایا اس میں "پا" امر لازم ہے اس کا الف جدا نہیں ہوسکتا جبکہ "بنا" امر متعدی ہے اس کا الف جدا ہوسکتا ہے اس کو الفِ تعدیہ کہیں گے اس لیے دونوں کے معنی جدا جدا ہوئے اور دونوں کا قافیہ کرنا جائز ہوا جیسے:

طالبِ دید کسی گل کا جو پایا مجھ کو شکلِ نرگس ہمہ تن چشم بنایا مجھ کو

یوں ہی اگر حرف روی ایک جگہ امر متعدی کا الف اور دوسرے مصرع میں ماضی کا الف ہو تو بھی ایطا نہ ہوگا جیسے:

جب کہا ہاتھ مت لگا مجھ کو اس نے اک داغِ دل دیا مجھ کو

نوٹ: ایطائے جلی و خفی کے احکام صرف مطلع سے متعلق ہوتے ہیں۔

(۴) **تَضْمِیْن** :ایک مصرع میں ایسا قافیہ لانا کہ اس کے معنی دوسرے مصرع پر موقوف ہوں یہ مطلقاً معیوب نہیں ہے بلکہ اس وقت معیوب ہے جب کہ اس کا استعمال معمول کے خلاف اور طبیعت پر شاق ہو۔

(۵) **سِنَاد**: اِشباع (حرفِ دخیل کی حرکت) اور حذو (رِدف وقید کے ماقبل کی حرکات) کے اختلاف کو کہتے ہیں۔ اختلافِ اِشباع کی مثال جیسے:

شہِ عالَم نکل آیا وہی عالِم نکل آیا

پہلے جز میں عالَم بفتح لام ہے اور دوسرے میں عالِم بکسر لام۔

نوٹ : اگر روی کے ساتھ حرفِ وصل مل کر متحرک ہو جائے تو حرکتِ اِشباع کا اختلاف جائز ہے جیسے: حاضری اور داوری۔

اختلافِ حذو بمعنی رِدف کے ماقبل کی حرکت کے اختلاف کی مثال جیسے: نور بالضم کے مقابل دَور بالفتح اور دیر بالکسر کے مقابل سَیر بالفتح۔

اختلافِ حذو: بمعنی قید کے ماقبل کی حرکت کا اختلاف جیسے:

اٹھ گیا افسوس اپنے عصر سے کم نہ تھا وہ بھی عزیز مصر سے

فائدہ : اگر حرفِ روی متحرک ہو جائے تو اختلافِ حذو ردف وقید دونوں میں جائز ہے ورنہ ناجائز۔

(۶) **مَعْمُوْل**: اسے کہتے ہیں کہ ایک مصرع میں قافیہ واحد ہو اور دوسرے مصرع میں ترکیب سے حاصل ہو جیسے:

صادق مثال شمس و قمر کی سنہ آئی نا؟ کیا تاب؟ منھ تو دیکھو جو بر رو ہو آئنہ

معمول متاخرین کے نزدیک عیب نہیں بلکہ صنعت و کمال ہے۔

(۷) **غلو**: ایک مصرع میں حرفِ روی ساکن اور دوسرے میں متحرک ہونا جیسے: مار اور مارا۔

(۸) **تَحْرِیفِ رَوِی**: ایک لفظ کو دوسرے لفظ کا ہم قافیہ بنانے کے لیے اس کی مستعمل شکل تبدیل کر کے استعمال کرنا جیسے: گاؤ کے مقابل خواب کو خواؤ کرنا اور جیسے: جینا کے مقام پر جینے اور جینے کی مقام پر جینا بولنا۔

رباعی

رباعی بحر ہزج مثمن سالم سے کشید کیے گئے مخصوص اوزان کی نظم ہے اس میں کل دو بیت (شعر) یعنی چار مصرعے ہوتے ہیں جن میں تیسرے مصرع کو چھوڑ کر سارے مصرعوں کا ہم قافیہ ہونا لازم ہوتا ہے۔ رباعی کے کل چوبیس اوزان ہوتے ہیں اور ایک رباعی میں رباعی کا ایک ہی وزن لانا کوئی ضروری نہیں بلکہ اس کے چاروں مصرعوں میں رباعی کے چوبیس مختلف اوزان میں سے کوئی بھی وزن لایا جاسکتا ہے۔ رباعی مستزاد بھی مستعمل ہے اس کے لیے رباعی کے آخر میں ایک رکن اخرب یا اخرب مخبّق لیکر اس کے ساتھ کوئی رکن مجبوب (فعَل) مجبوب مخنق (فع) اہتم (فعولُ) یا اہتم مخنق (فاع) لاحق کردیتے ہیں۔

رباعی کے چوبیسوں اوزان رباعی کے چار بنیادی اوزان میں تخنیق کے عمل سے حاصل ہوتے ہیں۔ بنیادی اوزان یہ ہیں:

۱۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعَل

۲۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولُ

۳۔ مفعولُ مفاعلن مفاعیلُ فعَل

۴۔ مفعولُ مفاعلن مفاعیلُ فعولُ

۱۔ پہلا بنیادی وزن "مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعَل" ہے اس کے چوتھے رکن "فعَل" میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے: ۲۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلن فع

۳۔ اس کے تیسرے رکن "مفاعیل" میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے:

مفعولُ مفاعیلن مفعولُ فعَل

۴۔ دوسرے رکن "مفاعیل" میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے:

مفعولن مفعولُ مفاعیلُ فعَل

۵۔ چوتھے اور تیسرے رکن میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے:

مفعولُ مفاعیلن مفعولن فع

۶۔تیسرے اور دوسرے رکن میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے:

مفعولن مفعولن مفعولُ فعَل

۷۔چوتھے اور دوسرے رکن میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے:

مفعولن مفعولُ مفاعیلن فع

۸۔چوتھے، تیسرے اور دوسرے رکن میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے:

مفعولن مفعولن مفعولن فع

۱۔دوسرا بنیادی وزن یہ ہے ''مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولُ'' اس کے چوتھے رکن ''فعولُ'' میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے: ۲۔مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلن فاع

۳۔اس کے تیسرے رکن ''مفاعیل'' میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے:

مفعولُ مفاعیلن مفعولُ فعولُ

۴۔دوسرے رکن ''مفاعیل'' میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے:

مفعولن مفعولُ مفاعیلُ فعولُ

۵۔چوتھے اور تیسرے رکن میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے:

مفعولُ مفاعیلن مفعولن فاع

۶۔تیسرے اور دوسرے رکن میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے:

مفعولن مفعولن مفعولُ فعولُ

۷۔چوتھے اور دوسرے رکن میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے:

مفعولن مفعولُ مفاعیلن فاع

۸۔چوتھے، تیسرے اور دوسرے رکن میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے:

مفعولن مفعولن مفعولن فاع

۱۔تیسرا بنیادی وزن یہ ہے'' مفعولُ مفاعلن مفاعیلُ فعَل'' اس کے چوتھے رکن ''فعَل'' میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے: ۲۔مفعولُ مفاعلن مفاعیلن فع

نوٹ: چونکہ تخنیق کے لیے متعلقہ رکن کا وتدِ مجموع اور اس سے پہلے والے رکن کا متحرک الآخر ہونا ضروری ہے اس لیے تیسرے اور چوتھے بنیادی وزن کے تیسرے رکن میں تخنیق کا عمل نہیں ہوسکتا اس لیے کہ اس کا ماقبل

''مفاعلن'' ساکن الآخر ہے۔

۳۔تیسرے بنیادی وزن کے دوسرے رکن ''مفاعلن'' میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے: مفعولن فاعلن مفاعیلُ فعَل

۴۔چوتھے اور دوسرے رکن میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے:

مفعولن فاعلن مفاعیلن فع

ا۔چوتھا بنیادی وزن یہ ہے''مفعولُ مفاعلن مفاعیلُ فعولُ''اس کے چوتھے رکن میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے: ۲۔مفعولُ مفاعلن مفاعیلن فاع

۳۔دوسرے رکن میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے:

مفعولن فاعلن مفاعیلُ فعولُ

۴۔چوتھے اور دوسرے رکن میں تخنیق کرنے سے یہ وزن بنتا ہے:

مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع

اس طرح رباعی کے کل اوزان چوبیس ہوگئے۔محققینِ عروض نے اس مقام پر ایک بہت تحقیقی، باوزن اوردل بھاتی بات کہی ہے کہ مذکورہ چاروں اوزان میں اگر تیسرے رکن کومقبوض (مفاعلن)استعمال کیا جائے جیسا کہ تیسرے اور چوتھے بنیادی وزن کے دوسرے رکن میں استعمال کیا گیا ہے اورقواعدِ عروض کے عین مطابق ہونے کی وجہ سے اس کی پوری گنجائش ہے تو رباعی کے چار اور بنیادی اوزان حاصل ہوں گے۔

ا۔مفعولُ مفاعیلُ مفاعلن فعَلُ

۲۔مفعولُ مفاعلن مفاعلن فعَلُ

۳۔مفعولُ مفاعیلُ مفاعلن فعولُ

۴۔مفعولُ مفاعلن مفاعلن فعولُ

اوران چاروں بنیادی اوزان پر تخنیق کے عمل سے رباعی کے مزید بارہ اوزان نکل آئیں گے۔فی الحال ہم ان اوزان کی تخریج نہ کر کے رباعی کے چوبیس اوزانِ مشہورہ کو ایک خاص ترتیب سے پیش کرتے ہیں جس سے عزیز طلبہ انھیں بآسانی یاد رکھ سکیں۔

اوزان رباعی اخرب الصدر والابتدا (غیر مخنق)

۱۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
اخرب مکفوف مکفوف مجبوب مخنق

۲۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
اخرب مکفوف مکفوف اہتم مخنق

۳۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
اخرب مقبوض مکفوف مجبوب مخنق

۴۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
اخرب مقبوض مکفوف اہتم مخنق

۵۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعَل
اخرب مکفوف مکفوف مجبوب

۶۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
اخرب مکفوف مکفوف اہتم

۷۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعَل
اخرب مقبوض مکفوف مجبوب

۸۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
خرب مقبوض مکفوف اہتم

۹۔ مفعول مفاعیلن مفعول فعَل
اخرب مکفوف مکفوف مخنق مجبوب

۱۰۔ مفعول مفاعیلن مفعول فعول
اخرب مکفوف مکفوف مخنق اہتم

۱۱۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فع
اخرب مکفوف مکفوف مخنق مجبوب مخنق

۱۲۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع
اخرب مکفوف مکفوف مخنق اہتم مخنق

اوزانِ رباعی اخرب الصدر والابتدا (مخنّق)

۱۳۔ مفعولن مفعولن مفعولن فع
اخرب مکفوف مخنق مکفوف مخنق مجبوب مخنق

۱۴۔ مفعولن مفعولن مفعولن فاع
اخرب مکفوف مخنق مکفوف مخنق اہتم مخنق

۱۵۔ مفعولن مفعولن مفعول فعَل
اخرب مکفوف مخنق مکفوف مخنق مجبوب

۱۶۔ مفعولن مفعولن مفعول فعول
اخرب مکفوف مخنق مکفوف مخنق اہتم

۱۷۔ مفعولن مفعول مفاعیلن فع
اخرب مکفوف مخنق مکفوف مجبوب مخنق

۱۸۔ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع
اخرب مکفوف مخنق مکفوف اہتم مخنق

۱۹۔ مفعولن مفعول مفاعیل فعَل
اخرب مکفوف مخنق مکفوف مجبوب

۲۰۔ مفعولن مفعول مفاعیل فعول
اخرب مکفوف مخنق مکفوف اہتم

۲۱۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
اخرب مقبوض مخنق، مکفوف، مجبوب مخنق

۲۲۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
اخرب مقبوض مخنق مکفوف اہتم مخنق

۲۳۔مفعولن فاعلن مفاعیل فعَل ۲۴۔مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
اخرب مقبوض مخنق مکفوف مجبوب اخرب مقبوض مخنق مکفوف اہتم

نوٹ:"لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه" رباعی کے ایک وزن "مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع" (اخرب مکفوف مکفوف اہتم مخنق) کے مطابق ہے۔

رباعیات رضا

(۱)

آتے رہے انبیا کَمَا قِیْلَ لَهُمْ ۷
وَالْخَاتَمُ حَقُّكُمْ کہ خاتم ہوئے تم ۷
یعنی جو ہوا دفترِ تنزیل تمام ۶
آخر میں ہوئی مہر کہ اَكْمَلْتُ لَكُمْ ۵

(۲)

شب لحیہ وشارب ہے رخِ روشن دن ۱
گیسو و شبِ قدر و براتِ مومن ۲
مژگاں کی صفیں چار ہیں دو ابرو ہیں ۳
وَالْفَجْر کے پہلو میں لَیَالٍ عَشْرٍ ۴

(۳)

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ ۵
اِن سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ ۵
قرآن تو ایمان بتاتا ہے اِنھیں ۵
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ ۵

(۴)

بوسہ گہِ اصحاب وہ مہرِ سامی ۱
وہ شانۂ چپ میں اس کی عنبر فامی ۳
یہ طرفہ کہ ہے کعبۂ جان ودل میں ۱
سنگِ اسود نصیبِ رکنِ شامی ۲۱

(۵)

کعبہ سے اگر تربتِ شہ فاضل ہے ۱
کیوں بائیں طرف اس کے لیے منزل ہے ۱
اس فکر میں جو دل کی طرف دھیان گیا ۵
سمجھا کہ وہ جسم ہے یہ مرقد دل ہے ۳

(۶)

تم چاہو تو قسمت کی مصیبت ٹل جائے ۲
کیوں کر کہوں ساعت سے قیامت ٹل جائے ۲
للہ اٹھا دو رخِ روشن سے نقاب ۲
مولا! مری آئی ہوئی شامت ٹل جائے ۲

(۷)

یاں شبہ شبیہ کا گزرنا کیسا ۳
بے مثل کی تمثال سنورنا کیسا ۱
ان کا متعلق ہے ترقی پہ مدام ۶
تصویر کا پھر کھیے اترنا کیسا ۱

(۸)

یہ شہ کی تواضع کا تقاضا ہی نہیں ۵
تصویر کھنچے ان کو گوارا ہی نہیں ۵
معنی ہیں یہ مانی! کہ کرم کیا مانے ۱
کھنچنا تو یہاں کسی سے ٹھہرا ہی نہیں ۳

(۹)

پیشہ مرا شاعری نہ دعویٰ مجھ کو ۳
ہاں شرع کا البتہ ہے جنبہ مجھ کو ۱
مولا کی ثنا میں حکمِ مولا کا خلاف ۸
لوزینہ میں سیر تو نہ بھایا مجھ کو ۳

(۱۰)

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ ۴
بیجا سے ہے المنۃ للّٰہ محفوظ ۲
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی ۳
یعنی رہے احکامِ شریعت ملحوظ ۲

(۱۱)

محصور جہاں دانی وعالی میں ہے ۱
کیا شبہ رضا کی بے مثالی میں ہے ۳
ہر شخص کو اک وصف میں ہوتا ہے کمال ۶
بندے کو کمال بے کمالی میں ہے ۳

(۱۲)

کس منہ سے کہوں رشکِ عنادل ہوں میں ۱
شاعر ہوں فصیحِ بے مُماثل ہوں میں ۳
حقّا کوئی صنعت نہیں آتی مجھ کو ۱
ہاں یہ ہے کہ نقصان میں کامل ہوں میں ۱

(۱۳)

توشہ میں غم واشک کا ساماں بس ہے ۱
افغانِ دلِ زارِ حُدی خواں بس ہے ۱
رہبر کی رہِ نعت میں گر حاجت ہو ۱
نقشِ قدمِ حضرتِ حسّاں بس ہے ۱

(۱۴)

ہر جا ہے بلندیٔ فلک کا مذکور ۲
شاید ابھی دیکھے نہیں طیبہ کے قصور ۶
انسان کو انصاف کا بھی پاس رہے ۵
گو دور کے ڈھول ہیں سہانے مشہور ۴

(۱۵)

کس درجہ ہے روشن تنِ محبوبِ الٰہ ۲
جامہ سے عیاں رنگِ بدن ہے واللہ ۲
کپڑے یہ نہیں میلے ہیں اس گل کے رضا ۵
فریاد کو آئی ہے سیاہی گناہ ۲

(۱۶)

ہے جلوہ گہِ نور الٰہی وہ رو ۱
قوسین کے مانند ہیں دونوں ابرو ۱
آنکھیں یہ نہیں سبزۂ مژگاں کے قریب ۲
چرتے ہیں فضائے لامکاں میں آہو ۳

(۱۷)

معدوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثقلین ۲
اس نور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حسنین ۴
تمثیل نے اس سایہ کے دو حصے کیے ۵
آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین ۸

(۱۸)

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ! ۱
عقبیٰ میں نہ کچھ رنگ دکھانا مولیٰ! ۱
بیٹھوں جو درِ پاکِ پیمبر کے حضور ۲
ایمان پر اُس وقت اٹھانا مولیٰ! ۱

(۱۹)

خالق کے کمال ہیں تجدُّد سے بری ۷
مخلوق نے محدود طبیعت پائی ۱
بالجملہ وجود میں ہے اک ذاتِ رسول ۸
جس کی ہے ہمیشہ روز افزوں خوبی ۳

(۲۰)

"ہوں" کردو تو گردوں کی بنا گر جائے ۱

ابرو جو کھینچے تیغِ قضا کر جائے ۱

اے صاحبِ قوسین بس اب روسہ کرے ۵

سہمے ہوؤں سے تیرِ بلا پھر جائے ۱

(۲۱)

نقصان نہ دے گا تجھے عصیاں میرا ۱

غفران میں کچھ خرچ نہ ہوگا تیرا ۱

جس میں تجھے نقصان نہیں کردے معاف ۶

جس میں ترا کچھ خرچ نہیں، دے مولیٰ! ۱

نظمِ معطّر

اس نظم میں رباعی کی صورت میں سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نے تاجدارِ اولیا سلطانِ اتقیا شہبازِ لا مکانی محبوبِ سبحانی سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اپنی نیاز مندی اور نسبت غلامی کے والہانہ جذبات کے اظہار کے ساتھ مدح وثنا کے وہ پھول کھلائے ہیں جو بجا طور پر انھیں کا حصہ ہیں۔

اب "دانائے راز آید کہ نادید" کی فکر چھوڑ کر اوزان کے اشاریہ کے ساتھ امام عاشقاں کی یہ نظم پڑھیں اور عشق ووارفتگی کی موج میں ڈوب جائیں۔

نوٹ: عروضی پیمائش کے وقت ناچیز کے روبرو ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی صاحب کا مصحح نسخہ تھا اسی کو معیار بنا کر تقطیع کا اشاریہ ذکر کیا گیا ہے۔

حَمْدًا لَّکَ یَا مُفْضِلَ عبدِ القادر　　یا ذا الاِفْضال　　(۱) اخرب مجبوب مخنق

یَا مُنْعِمَ یَا مُجْمِلَ عبدِ القادر　　اَنْتَ الْمُتَعَال　　(۱) اخرب اہتم

مَولَایَ بِمَا مَنَنْتَ بِالْجُوْدِ عَلَیْہ　　مِنْ دُوْنِ سُوَال　　(۸) اخرب اہتم

اُمْنُنْ وَاَجِبْ سَائِلَ عبدِ القادر　　جُدْ بِالْاٰمَال　　(۱) اخرب اہتم مخنق

صلوٰۃ

بارد ز خدا بر جدِ عبد القادر	۱۔مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
محمودِ خدا حامدِ عبد القادر	۱۔مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
بارانِ درود دے کہ چکیدہ زرُخش	۵۔مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
بارد بسرِ سید عبد القادر	۱۔مفعول مفاعیل مفاعیلن فع

تمہید

یارب کہ دمد ستائے عبدالقادر	۳۔مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
ہر حرف کند ثنائے عبدالقادر	۳۔مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
ہمزہ بردیفِ الف آید یعنی	۱۔مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
خم کردہ قدش برائے عبدالقادر	۳۔مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

ردیف الالف

یَامَنْ بِسَنَاهُ جَاءَ عبدُ القادر	۳۔مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
یَامَنْ بِثَنَاهُ بَاءَ عبدُ القادر	۳۔مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
اِذْاَنْتَ جَعَلْتَهٗ کَمَاکُنْتَ تَشَاءُ	۸۔مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
فَاجْعَلْنِیْ کَیْفَ شَاءَ عبدُ القادر	۲۱۔مفعولن فاعلن مفاعیلن فع

رَبِّیْ! اَرْبَی الرَّجَاءَ عبدُ القادر	۲۱۔مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
اِذْ عَوَّدَنَا الْعَطَاءَ عبدُ القادر	۳۔مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
اَلدَّارُ وَسِیْعَةٌ وَ ذُو الدَّارِ کَرِیْم	۸۔مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
بَوِّئْنَا حَیْثُ بَاءَ عبدُ القادر	۲۱۔مفعولن فاعلن مفاعیلن فع

ردیف الباء

در حشر گہ جناب عبد القادر ۳
چوں نشر کنی کتاب عبد القادر ۳
از قادریاں مجو جدا گانہ حساب ۸
مدّے شمر از حساب عبد القادر ۳

اللہ اللہ ربّ عبد القادر ۱۳
دارد واللہ حُبّ عبد القادر ۱۳
از وصف خدائے تو نصیبت دادند ۲
طوبیٰ لک اے مُحِبّ عبد القادر ۳

ردیف التاء

اے عاجز تو قدرت عبد القادر ۱
محتاج درت دولت عبد القادر ۱
از حرمت ایں قدرت و دولت بخشائے ۲
بر عاجز پُر حاجت عبد القادر ۱

تنزیل مکمّل ست عبد القادر ۳
تکمیل منزّل ست عبد القادر ۳
کس نیست جُز او دو کنارِ ایں سیر ۴
خود ختم و خود اوّل ست عبد القادر ۳

نوٹ: ''جز او دو'' کے بیچ میں ''در'' کا اضافہ کتابت کی غلطی ہے۔

مِمّا لَا تَعْلَمُو ست عبد القادر ۲۱
مستور ستورِ ہو ست عبد القادر ۳
میجو میگو پس آنچہ دانی کہ وراست ۲۴
از جُستن و گفتن اوست عبد القادر ۳

رباعی مستزاد

می گفت دلم کہ جاں ست عبدالقادر	گفتم اَحسنت	۳/اخرب اہتم مخنق
جاں گفت کہ دینِ ماں ست عبدالقادر	گفتم اٰمنت	۳/اخرب اہتم مخنق
دیں گفت حیاتِ من (ازاں جاں) گفتم	ایں جملہ صفات	۳/اخرب اہتم
از ذات بگو کہ آں ست عبدالقادر	گم شدمن وانت	۳/اخرب اہتم

(۱)دلم کہ جاں ست = تائے موقوف دریں جادر تقطیع ساقط شدہ است و" س" متحرک خواندہ می شود۔

(۳)۔قوسین میں دیے گئے الفاظ کی جگہ اصل میں بیاض ہے ناچیز نے سیاق وسباق کی مدد سے اسے اس طرح کر کے تقطیع کی ہے" دیں گفت حیات من (ازاں جاں) گفتم"

رباعی مستزاد

عقل و حصر صفات عبدالقادر	شبکور و نجوم	۲۱/اخرب اہتم
وہم و اِدراکِ ذاتِ عبدالقادر	وَہ شارق و بوم	۲۱/اخرب اہتم
عجز آنکہ بکنہِ قطرہ آبے نرسید	زعم آنکہ رسد	۸/اخرب مجبوب
تا تعریم و فرات عبدالقادر	قدرت معلوم	۲۱/اخرب اہتم مخنق

ردیف الثاء

دیں رااصلِ حدیث عبدالقادر ۲۱
اہلِ دیں را مغیث عبدالقادر ۲۱
او مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰیٰ ایں شرحش ۲۱
قرآن احمد حدیث عبدالقادر ۲۱

(۳)اس میں ینطق بسکون قاف ہے۔

ردیف الجیم

ردیف الحاء

(۲) اصل میں سہوِ کتابت سے "وجہ ست" کی جگہ "وجی ست" لکھ گیا ہے۔

ردیف الخاء

ردیف الدال

ردیف الذال

ردیف الراء

رباعی مستزاد

گفتم تاجِ روٗسس عبد القادر　سر خم گردید　۲۱ / اخرب اہتم مخنق
جاناروحِ نفوسس عبدالقادر　برخود بالید　۲۱ / اخرب اہتم مخنق
رزما او قلب فوجِ دیں راجانست　زد نوبتِ فتح　۲۲ / اخرب اہتم
بزما بزما عروسس عبد القادر　شاداں رقصید　۲۱ / اخرب اہتم مخنق

(۳) اصل میں اس مصرع میں "دل و" کا اضافہ سہو کاتب ہے۔

ردیف الشین

بالا ست بلند فرشِ عبد القادر　۳
برقدر بلند عرشِ عبد القادر　۳
آں بدرِ عریشِ بدرِ مہ پارہ عرش　۴
تابندہ ببیں بفرشِ عبد القادر　۳

گسترده بعرش فرشِ عبد القادر　۳
آورده بفرش عرشِ عبد القادر　۳
ایں کرد کہ کرد کرد شاہے کہ فزود　۸
بالاؤ فزود عرشِ عبد القادر　۳
عرشِ شرف ست فرشِ عبد القادر　۳
فرشِ شرف ست عرشِ عبد القادر　۳
یعنی سرتا بپائے (او) فرش نمود　۲۴
سرہا شده فرش عرش عبد القادر　۳

(۳) اس مصرع میں بپائے کے بعد "او" بڑھا کر تقطیع کی گئی ہے۔

ردیف الصاد

فن گرچہ نہ شد بر نصِ عبدالقادر ۱
جاں دارد مُہر از فصِ عبدالقادر ۱۷
گر ناقصم ایں نسبتِ کامل چہ خوش است ۶
کاں بندہ رضا ناقصِ عبدالقادر ۱

بالکسر منم مخلصِ عبد القادر ۱
سر بر قدم مُخلّصِ عبدالقادر ۱
بر کسر چو رحم آرد تحش چہ عجب ۹
بالفتح شوم مخلصِ عبد القادر ۱

ردیف الضاد

تمکین گل از ریاضِ عبدالقادر ۳
تلوین نم از حیاضِ عبدالقادر ۳
نور دل عارفاں کہ شبِ صبح نماست ۸
سطرے بود از بیاضِ عبدالقادر ۳

نوٹ: اصل میں مصرع اول وثانی میں ''گل اور نم'' سہو کتابت سے گلی اور نمی ہو گیا ہے۔

ردیف الطاء

ایں حبا وجہِ نشاط عبدالقادر ۲۱
آں حبا شمعِ صراط عبدالقادر ۲۱
بکشادہ (ہمہ وقت و) بنہادہ بجود ۲
دروازہ، صلا، سماط عبدالقادر ۳

(۳) اس مصرع میں بکشادہ میں ''ہ'' پر ہمزہ سہو کاتب قرار دے کر اس کے بعد ''ہمہ وقت و'' بڑھا کر تقطیع کی گئی ہے۔

ردیف الظاء

خوبانِ چو گل بوعظ عبد القادر ۳
اعیانِ رسل بوعظ عبد القادر ۳
پروانہ صفت جمع کہ خود جلوہ نماست ۶
شمعِ جز و کل بوعظ عبد القادر ۳

ردیف العین

خور راتب خور زشمعِ عبد القادر ۳
مہ آزقہ بر زشمعِ عبد القادر ۳
ایں نور و سرور شیرست از صبح زچیست ۸
دو دیست مگر زشمعِ عبد القادر ۳

ماہا! مگور زشمعِ عبد القادر ۳
مہری بنگر زشمعِ عبد القادر ۳
کاریکہ زخور سبہ نیم مہ دیدی بیں ۳
در نیم نظر زشمعِ عبد القادر ۳

بر وحدتِ او رابعِ عبد القادر ۱
یک شاہد و دو سابعِ عبد القادر ۱
انجامِ وے آغازِ رسالت باشد ۱
اینک گو ہم تابعِ عبد القادر ۱۷

رباعی مستزاد

ردیف الغین

ردیف الفاء

ردیف القاف

ردیف الکاف

ردیف اللام

ردیف المیم

ہر صبح رہے مسرام عبد القادر ۳
ہر شام درست مقام عبد القادر ۳
بگزر ز سپید و سیہ قادریاں ۵
از حرمت صبح و شام عبد القادر ۳

عبد القادر کریم عبد القادر ۲۱
عبد القادر عظیم عبد القادر ۲۱
رحمانت رب ورحمت عالم اب ۲۱
رحمت رحمت رحیم عبد القادر ۲۱

در جود سمر اے یم عبد القادر ۱
صد بحر ببر اے یم عبد القادر ۱
دور از تو سگے تشنہ لبے می میرد ۱
یک موج دگر اے یم عبد القادر ۱

صدیق صفت حلیم عبد القادر ۳
فاروق نمط حکیم عبد القادر ۳
مانند غنی کریم عبد القادر ۳
در رنگ علی علیم عبد القادر ۳

ردیف النون

دستے زدم اے ضامن عبد القادر ۱
در دامن جاں مامن عبد القادر ۱
یارب! چوخود ایں دامن گستردۂ تست ۱۰
گسترده مچیں دامن عبد القادر ۱

ردیف الواوٌ

ردیف الہاء

حمدًا لک اے اِلٰہ عبدالقادر ۳
اے مالک و بادشاہِ عبدالقادر ۳
اے خاک براہِ تو سرِ جملہ سراں ۷
کن خاک مرا براہِ عبدالقادر ۳

بے جان و بجانم شہ عبدالقادر ۱
کس جز تو ندانم شہ عبدالقادر ۱
بد بودم و بد کردم و بر نیکی تو ۱
نیک است گمانم شہ عبدالقادر ۱

بہرِ برِ "ھو" تجلیہ عبدالقادر ۱
ہم تجلیہ را تحلیہ عبدالقادر ۱
بر متنِ متینِ اَحَدیّتِ احمد ۱
شرح است براں منہیہ عبدالقادر ۱

از عارضہ نیست وجہ عبدالقادر ۳
ذاتی ست ولائے وجہ عبدالقادر ۳
ہر کس شدہ محبوب بوجہِ صفتے ۵
عبدالقادر بوجہِ عبدالقادر ۹

خور نور ستد از رہِ عبدالقادر ۱
ہم اذنِ طلوع از شہِ عبدالقادر ۱
ماہ ست گدائے درِ مہر واں حبا ۱
مہر ست گدائے مہِ عبدالقادر ۱

رباعی مستزاد

بر اوجِ ترقی شدہ عبد القادر　　تا نامِ خدا　　۱ / اخرب مجبوب

خیمہ مستزل زدہ عبد القادر　　ناس اندو ہدیٰ　　۱۷/اخرب مجبوب

بالجملہ بقرآن رشادوارشاد　　در بدء و ختام　　۲/اخرب　اہتم

بسم اللہ وناس آمدہ عبد القادر　　حمد ست ابدا　　۱/اخرب مجبوب

ردیف الیاء

اے قادرواے خدائے عبد القادر　۳

قدرتِ دہِ دستہائے عبد القادر　۳

بر عاجزیِ ما نظرِ رحمت کن　۱

رحم اے قادر برائے عبد القادر　۲۱

جاں بخش مرا بپائے عبد القادر　۳

جاں بخش ستِ لوائے عبد القادر　۳

ازصد چورضا گزشتے ازبہرِ رضاش　۸

اتہم بعلم برائے عبد القادر　۳

عین آمدہ ابتدائے عبد القادر　۳

ازرویتِ امررائے عبد القادر　۳

ازرویتِ اوعینِ مرا روشن کن　۱

روشن کنِ عین ورائے عبد القادر　۳

عیدِ یکتا لقائے عبد القادر　۲۱

دَر بارد و دُر عطائے عبد القادر　۳

عبدا ب لقائے او چو ہمزہ گم شد　۳

تا دریابی بپائے عبد القادر　۲۱

دل حرف مسـزن سوائے عبد القادر ۳

حاجت داند عطائے عبد القادر ۲۱

پیشش ہم از شفیع انگیز و بگو ۲۳

عبد القادر برائے عبد القادر ۲۱

(۳) اصل میں ''از و شفیع'' لکھا ہے۔ اس میں ''و'' سہو کتابت ہے۔

رباعی مستزاد

افتادہ دراوّل وبدایت باساں	الصاق طلب	۳/ اخرب مجبوب
گردیدہ درآ خر بجسس خنداں	من ساں بطرب	۱/ اخرب مجبوب
یعنی شہِ جیلاں زشہاں بس کہ ہمو نست	درصحفِ قُرب	۲/ اخرب مجبوب
بسم اللہ و ناس را شروع و پایاں	الحمدُ لِـرَب	۳/ اخرب مجبوب

(۱) اصل میں اس مصرع میں اول و بدایت کے درمیان ''و'' لکھنے سے رہ گیا ہے۔

(۲) اصل میں '' سین ساں'' کتابت کی غلطی ہے

(۳) اصل میں ''مصحف'' کتابت کی غلطی ہے۔

تم الکتاب والحمد للہ رب العالمین

جامعہ ام الخیر سعداللہ نگر بلرامپور یوپی

سنہ تاسیس: 2009ء

سنگ بنیاد: بدست خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند و احسن العلما رضی اللہ عنہما شیخ طریقت حضرت الحاج اسماعیل احمد جانی علیہ الرحمہ (مدفون جنت البقیع شریف)

سنہ افتتاح: نومبر 2011ء

افتتاح: بدست مخدومۂ اہلِ سنت شہزادیِ خاتونِ جنت والدۂ مکرمہ حضور سید اویس میاں صاحب قبلہ مدّ ظلہٗ النورانی بلگرام شریف یوپی

ناظم وسربراہ اعلیٰ: معمار قوم وملت فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ الحاج محمد رفیع نوری صاحب قبلہ سابق شیخ الحدیث جامعہ امام احمد رضا رتنا گیری

الحمدللہ جامعہ ہٰذا پیکر اخلاص ومحبت حضور رفیعِ ملت کی انتھک کاوشوں سے عرصۂ قلیل میں تعلیمی وتعمیری ترقی کا عظیم نمونہ وشاہکار بن چکا ہے، اس کی ابتدا گیارہ بچیوں سے ہوئی اور اس وقت ہاسٹل میں رہ کر علومِ نبوی کے جام سے سیراب ہونے والی طالبات کی تعداد ساڑھے تین سو تک پہنچ گئی ہے جن کے قیام وطعام اور تعلیم وتربیت کا جامعہ ذمہ دار ہے۔

